صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

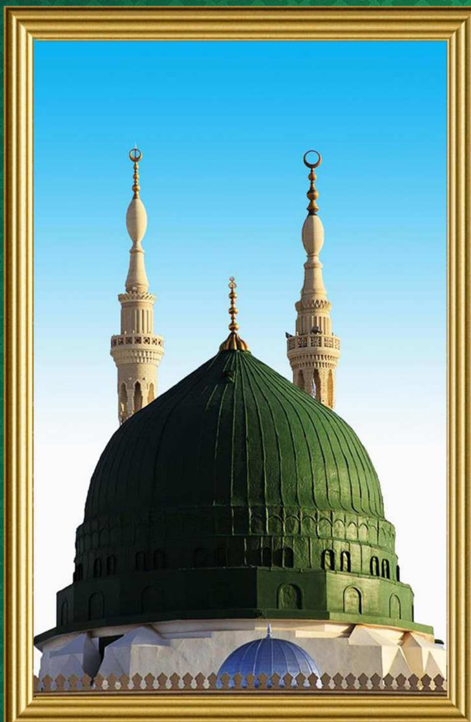

سیّد حماد رضا بخاری

صَلُّوا عَلَيۡهِ وَآلِهٖ

(فضائل دُرود و سلام)

تالیف: سیّد حماد رضا بُخاری

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہ
تالیف	سیّد حماد رضا بخاری
پروف ریڈنگ	ریحان حیدر
کمپوزنگ	بخاری گرافکس، فیصل آباد
ناشر	معراج کمپنی، لاہور، پاکستان
طبع اوّل	مئی ۲۰۱۷ء
قیمت	
ای میل مؤلف	hrbukhari@hotmail.com
فون نمبر مؤلف	0300-9655650

ملنے کا پتہ

معراج کمپنی

بیسمنٹ میاں مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور

فون نمبر: 042-37361214, 0321-4971214

فہرست

تمہید	16
ہدیہ	19
انتساب	20
صَلُّوا عَلَیۡہِ وَآلِہٖ	21
صلوٰۃ یعنی درود کی تعریف	25
"وَسَلِّمُوا تَسۡلِیۡمًا" کی تعریف	28
درود پڑھنے کا طریقہ	29
صلوٰۃِ ناقص	34
اہل بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	40
مفہومِ اہل بیت (علیہم السلام) آیتِ تطہیر اور حدیثِ کساء کی روشنی میں	41
حدیث کساء	52
مفہومِ اہل بیت (علیہم السلام) آیتِ مباہلہ کی روشنی میں	60
ذریت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	63
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسنین علیہم السلام میرے بیٹے ہیں	64
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ہی اولادِ فاطمہ علیہا السلام کا نسب ہوں	64
اہل بیت علیہم السلام سے بغض رکھنا	70
حسنین علیہم السلام سے محبت کرنا واجب ہے	71
اہل بیت علیہم السلام کی خاطر جان دینے والوں پر فرشتے درُود بھیجتے ہیں	71
صلوٰۃ اور اِرشاداتِ ربانی	72

آدم علیہ السلام سے ارشادِ الٰہی	72
موسیٰ علیہ السلام سے ارشادِ الٰہی	74
بنی اسرائیل کے فاسق وفاجر شخص کی شفاعت	75
بنی اسرائیل کے لیے حکم صلوٰۃ	76
بنی اسرائیل کے ذلیل وخوار ہونے کی وجہ	76
صلوٰۃ کے طفیل بنی اسرائیل کی حفاظت وکفالت	77
عذابِ فرعون سے بنی اسرائیل کی نجات	77
ضربِ کلیمی کا معجزہ اور صلوٰۃ	77
عیسیٰ علیہ السلام سے ارشادِ الٰہی	79
آدم علیہ السلام کی پیشانی کا نور	79
پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسرّت	80
عظیم جسامت والا فرشتہ	82
ہزاروں پروں والا فرشتہ	82
ہزار ہاتھ اور اُنگلیوں والا فرشتہ	83
سنہری بالوں والا فرشتہ صلوٰۃ	84
صلوٰۃ اور حضرت میکائیل علیہ السلام	84
اُمت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میزانِ عمل	84
نور کا عمامہ	85
جنت کے محل	86
آسمانوں میں پہاڑ اور فرشتے	87
انسان کے ساتھ مقرر کردہ دس فرشتے	88

ملائکہ کا دُرود اور جنت کی توسیع	88
دُرود پڑھنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح کرنا ہی ہے	89
دُرود پڑھنا ایسے ہے جیسے سجدہ میں ہونا	90
بغیر وضو کے واجب نماز	91
صلوٰۃ اور خداوند تعالیٰ	92
وصالِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ملائکہ کی درود خوانی	92
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اطہر پر ملائکہ کی دُرود خوانی	92
ملائکہ کو حاضری کی سعادت صرف ایک بار	93
ہر صلوٰۃ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے	93
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوٰۃ کا جواب دیتے ہیں	97
وقتِ نزع رسُول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعام	98
نورانی صحیفہ	98
ناقص الخلقت بچے کی شِفایابی	99
اندھے بہرے بچے کی شِفایابی	100
نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بوسہ	100
زیارت نامہ	101
رُوسیاہ پر رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم	102
ایک اور رُوسیاہ پر رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم	103
ایک فاسق وفاجر شخص کی شفاعت	105
دُرود کی برکت سے قرض کی ادائیگی اور خوشحالی	105
شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے عیدی	107

ایک حاجت مند مومن اور دولت مند مجوسی پر کرم	108
آسمان سے روزی	110
وزیر علی بن عیسیٰ	111
موئے مبارک	112
متفرق روایات	113
فیضانِ درُود	114
تین اعلیٰ ترین فیوض	114
درُود بھیجنے والے پر اللہ ربُ العزت درُود بھیجتا ہے	120
صلوٰۃ بھیجنے والے پر تمام مخلوق صلوٰۃ بھیجتی ہے	121
فرشتے کی شفاعت	122
گنہگاروں کے لیے نوید	122
لازم عمل	125
ایک بہترین عمل	126
تمام حاجات کے لیے ایک ہی وظیفہ	126
قبر میں پہلا سوال	127
پُل صراط کے لیے نُور	127
مشکل کشائی	128
مساجد کے اوتاد	129
سیّدۃُ نساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کے چار اعمال	130
قُربتِ الٰہی کا ذریعہ	130
نسیان سے نجات	131

تنگدستی و پریشانی سے نجات	132
نفاق سے حفاظت	133
دلوں کی پاکیزگی	133
طہارتِ اعمال	134
اعمالِ بد سے نجات	134
غیبت سے پناہ	135
جنت کا خاص میوہ دار درخت	135
شجرۂ طوبیٰ	136
ملتے اور مصافحہ کرتے وقت دُرود پڑھنا	138
اَبرِ رحمت	138
حاجت روی اور خیر و برکت	139
صلوٰۃ اور شیر خوار بچوں کا گریہ	139
ابلیس کی تھکن	139
ابلیس کی ذلت وخواری	140
حرم شریف میں اعانت	141
پاکیزہ خوشبو	141
صلوٰۃ کا انعام	142
سنہری اُنگلیاں	143
میں اُمت کو اتنا ہی جانتا ہوں جتنا وہ دُرود بھیجتے ہیں	143
شاہی باز	144
شبیہِ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دُرود کی برکت	145

دُرود اور قبر کی مشکل	146
مُردہ زندہ ہو گیا	146
ستر ہزار عقوبت زدہ افراد کی شفاعت	148
مولا علی مشکل کشا علیہ السلام کے دینار	148
حضرت فرید الدین گنج شکر کے دینار	149
رفعت و منزلت کی وجہ	149
سنگ تراش	150
تقسیم ہند کے موقع پر ایک مسلمان کی مدد	152
۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ	152
قدرتُ اللہ شہاب	153
صلوٰۃ اور حیوانات	155
صلوٰۃ اور شہد کی مکھی	155
صلوٰۃ اور اُونٹنی	156
صلوٰۃ اور کیڑا	157
صلوٰۃ اور مچھلی	158
صلوٰۃ اور ہرنی	158
صلوٰۃ اور گھوڑا	159
صلوٰۃ اور درندے	160
صلوٰۃ اور سانپ	160
دُرود پاک لکھنا	161
دُرود شریف لکھنا واجب ہے	164

بیاضِ دُرود	164
مجالسِ ذِکر وصلوٰۃ	164
ترک صلوٰۃ	166
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام گرامی کے ساتھ ''صلعم'' لکھنے کی وعید	166
''صلعم'' کے موجد کا ہاتھ کٹ گیا	166
ترکِ صلوٰۃ کی مذمت اور وعیدِ شدید	168
محرومِ دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	175
دُرود سے غافل شخص کا انجام	176
بغیر دُرود کے نماز باطل ہے	177
بغیر دُرود کے دُعا موقوف ہے	178
با آواز بلند دُرود پڑھنا	183
عجلت میں دُرود پاک پڑھنا	184
دُرود کی مقدار	185
کثرتِ دُرود کی تعریف	186
کثرت سے دُرود بھیجنے کا اَجر	187
ایک ہزار بار دُرود بھیجنے کا اَجر	190
ایک سو بار دُرود بھیجنے کا اَجر	190
پچاس بار دُرود بھیجنے کا اَجر	191
گیارہ بار دُرود بھیجنے کا اَجر	192
دس بار دُرود بھیجنے کا اَجر	193
تین بار دُرود بھیجنے کا اَجر	195

ایک بار دُرود بھیجنے کا اَجر	195
دُرود کے اوقات	200
نمازِ ظہر اور عصر کے درمیان دُرود پڑھنا	202
پنجگانہ نمازوں کے بعد دُرود پڑھنا	202
بروزِ جمعرات و جمعہ صلوٰۃ پڑھنا	202
بروزِ ہفتہ صلوٰۃ پڑھنا	207
بروزِ اتوار صلوٰۃ پڑھنا	207
منتخب دُرود شریف	208
دُرودِ ابراہیمی	209
ایک اور دُرودِ ابراہیمی	211
دُرودِ جامع ابراہیمی	212
دُرودِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	214
حبیبِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دُرود پاک	215
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک اور دُرود	216
دُرودِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	217
دُرودِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	218
دُرودِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	218
دُرودِ دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	219
دُرودِ علی علیہ السلام	220
دُرودِ رحمت و برکت	220
دُرودِ منیر	221

صلوٰۃ برائے اہل قبور	223
دُرودِ انعام	224
مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی صلوٰۃ	225
مختصر صلوٰۃ	225
مختصر مگر بہترین صلوٰۃ	225
ایک خاص صلوٰۃ	226
ثوابِ عظیم کی صلوٰۃ	227
ابوالفضل قرمسانی کا درود	227
دُرودِ ماہی	228
دُرودِ قادریہ	230
دُرودِ ہزارہ	231
دُرودِ دس ہزارہ	232
دُرودِ لکھا	232
دُرودِ باطن	237
دُرودُ العابدین	238
دُرودِ نجاتِ وبا	239
دُرودِ کمالیہ	239
ایک اور دُرودِ کمالیہ	240
دُرودِ حصول عزت	241
دُرودِ زاہدین	242
دُرودِ طالبین	243

درُودِ مکرم	244
درُودِ حفاظت	245
درُودِ بلندیٔ درجات	245
درُودِ چشتیہ	246
درُودِ اعتصام	247
درُودِ تُنَجِّیۡنَا	248
درُودِ عاشقین	250
درُودِ مقبول الرّسُول	251
دُعائے سلامتی و تعجیل امامِ زمان علیہ السلام	252
دُعا	253

تقریظ

حجۃُ الاسلام علامہ اظہر حسین بہشتی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

خداوندمتعال نے خود بھی محمد وآلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجا ہے اور دوسروں کو بھی اُن پر درُود بھیجنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے، ''اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۶﴾''

(بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی اُن پر درُود وسلام بھیجو جس طرح بھیجنے کا حق ہے۔ سورۃ الاحزاب، آیت ۵۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ رسول علیہم السلام پر کس طرح صلوٰۃ بھیجی جائے؟ اس بارے میں شیعہ اور اہلِ سُنت نے تواتر کے ساتھ روایات نقل کی ہیں۔ ''غایۃ المرام'' میں تیئس (۲۳) روایات اہلِ سُنت سے اور اُنیس (۲۹) روایات اہلِ تشیع سے نقل کی گئی ہیں۔

صلوٰۃ سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں شیخ صدوقؒ اپنی اسناد کے ساتھ ابنِ ابی حمزہ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت، ''اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۶﴾'' سے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا، صلوٰۃِ خدا سے مراد اُس کی رحمت ہے، فرشتوں کی صلوٰۃ سے مراد تزکیہ (پاکیزگی) ہے اور لوگوں کی صلوٰۃ سے مراد دُعا ہے اور ''وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا'' سے مراد یہ ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں اُسے تسلیم کرلو۔ (معانی الاخبار ص ۳۶۷)

درُود وسلام کی یہ فضیلت محمد وآلِ محمد علیہم السلام کے ساتھ مختص ہے اور کوئی دوسرا شخص اس

فضیلت میں اُن کے ساتھ شریک نہیں ہے۔

ہمارے برادرِ عزیز سیّد حماد رضا بخاری نے بھی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے طیّب وطاہر آل علیہم السلام کی خدمت میں کتاب ''صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہ'' کی صورت میں اظہارِ عقیدت پیش کیا ہے۔ برادرِ عزیز نے اِس کتاب میں کوشش کی ہے کہ شیعہ اور اہلِ سُنت کی آراء کو جمع کریں اور اپنی اِس کاوش میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی رہے ہیں۔

خداوندِ متعال سے دُعا ہے کہ وہ اِن کے زورِ قلم کو اور زیادہ کرے اور اِن کی اِس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین۔

اظہر حسین بہشتی

۲۸ محرم الحرام ۱۴۳۵ ہجری

۳ دسمبر ۲۰۱۳ء

تمہید

مطالعہ کا شوق مجھے بچپن سے ہے۔ میرے زیرِ مطالعہ زیادہ تر ادبی اور تاریخی نوعیت کی کتب ہی رہی ہیں۔ یہ عمر کا تقاضا تھا یا شاید علمائے کرام کی صحبت کا اثر کہ ایک عرصہ سے ادبی اور تاریخی کتب کی جگہ مذہبی کتابوں نے لے لی اور مطالعہ کا یہ شوق قرآنِ پاک کے تراجم سے ہوتا ہوا بہت آگے چلا گیا۔ میرا لکھنے کا شوق بھی مطالعہ کی طرح پرانا ہے لیکن رخشِ قلم زیادہ تر ادبی میدان میں ہی گامزن رہا اور محض اخباروں، ہفت روزہ رسالوں اور ماہناموں تک محدود رہا۔ پھر کسی سبب سے لکھنے کا عمل رُک گیا جس کا دورانیہ کافی طویل تھا۔ ایک روز میری والدہ محترمہ مجھے کہنے لگیں کہ کیا تم نے لکھنا بالکل ہی چھوڑ دیا ہے؟ میں شرمندہ سا ہو گیا اور کہا کہ وقت ہی نہیں ملتا حضور۔ کہنے لگیں کہ کچھ لکھو، ایسا، کہ نام زندہ رہے، اور میں حیرانی سے اُنھیں دیکھنے لگا۔

پھر، ایک شب، عالمِ خواب میں، وہ نُور میں لپٹا ہُوا سماں، سفید دُھند چاروں طرف پھیلی ہوئی، میں کہیں سے گزر رہا ہوں، ناگاہ ایسا لگا کہ اِس دُھند میں ماہِ رسالت ﷺ طلوع ہے۔ سیّد المرسلین ﷺ دکھائی دیے تو ڈرتے جھجکتے آپ ﷺ کی طرف بڑھا، میرے ہاتھ میں دُرود وسلام پر لکھی ہوئی کوئی کتاب (معلوم نہیں کس کی) ہے۔ میں وہ کتاب حضور ﷺ کی خدمت میں یہ عرض کرتے ہوئے پیش کرتا ہوں کہ سرکار ﷺ! مجھے معلوم نہیں اِس میں کونسی صلوٰۃ صحیح ہے اور کونسی نہیں، آپ ﷺ سے گزارش ہے کہ آپ ﷺ بذاتِ خود نشاندہی فرما دیجیے۔ حضور ﷺ نے میرے ہاتھ سے وہ کتاب لی اور کتاب میں موجود صلوٰۃ میں سے کچھ پر خطِ تنسیخ پھیر دیا، بعض پر صحیح کا نشان لگایا اور چند ایک میں تصحیح فرما دی۔

اُن دنوں میرا رجحان دُرود پڑھنے کی طرف زیادہ تھا اور مختلف انواع کے درود وسلام کی وجہ سے میں اُلجھن کا شکار رہتا تھا کہ ان میں کون سا بہتر ہے اور کون سا نہیں۔

میری آنکھ کھلی تو عجیب کیفیت سے دو چار تھا، میں زار وقطار رو پڑا۔ شاید آنکھیں نادم تھیں کہ بغیر وضو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی جسارت کیوں کر بیٹھیں اور اب عرقِ انفعال میں غرق ہو رہی تھیں۔

میرے مطالعہ کا رُخ اب پوری طرح دُرود وسلام کے موضوع پر لکھی ہوئی کتابوں کی طرف مڑ گیا تھا۔ دُرود وسلام کی کتب پڑھ کر کبھی تو مایوسی سے دو چار ہُوا کہ جب کوئی صلوٰۃِ ناقص نظر سے گزری، اور کبھی دِل عش عش کر اُٹھا کہ محبانِ محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دُرود وسلام کی لڑیوں میں کیسے کیسے موتی پرو رکھے ہیں۔ مختلف کتب کے مطالعہ کے بعد دِل میں خواہش پیدا ہُوئی کہ میں بھی ایک کتاب ترتیب دوں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں بطور ہدیہ و نذرانہ پیش کروں۔ اِس خواہش کا بیدار ہونا تھا کہ مجھے والدہ محترمہ کی بات یاد آ گئی اور میرے خیال کو ایک واضح سمت مل گئی۔ پھر میں پوری عقیدت واحترام اور محبت ولگن سے اِس کتاب کی ترتیب میں مصروف ہو گیا۔

کتاب کی ترتیب وتالیف کے دوران میں یہ ڈر ہمیشہ میرے دامن گیر رہا کہ اِس میں کوئی ایسی صلوٰۃ شامل نہ ہو جائے کہ جس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطِ تنسیخ پھیرا تھا یا تصحیح فرمائی تھی۔ اِس خدشہ کے پیشِ نظر میں کتاب کے آغاز سے اختتام تک علمائے کرام سے راہنمائی حاصل کرتا رہا۔ خصوصاً میں علامہ اظہر حسین بہشتی صاحب کا بہت ممنون ہوں جنہوں نے اپنی بے حد مصروفیات کے باوجود میری راہنمائی فرمائی۔ اللہ ربُ العزت اُن کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور اُن کا اور دیگر علمائے کرام کا، کہ جو مذہب وملّت کا قیمتی اثاثہ ہیں، سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین۔

دُرود شریف پر تمام اہلِ اسلام کا ایمان ہے پس میں نے بھی کوشش کی ہے کہ روایات کو بلا تفریقِ مسلک کتاب ہٰذا میں جمع کیا جائے۔ اس وجہ سے بعض روایات اور احادیثِ مبارکہ کی تکرار نظر آتی ہے لیکن باریک بینی سے جائزہ لینے پر معلوم ہوتا ہے کہ اُن میں کچھ نہ کچھ

فرق ضرور ہے۔ مثلاً راوی مختلف ہوں گے یا مفاہیم میں کمی بیشی ہوگی یا پھر موضوعِ گفتگو کے حوالے سے اُنھیں مکرر شامل کیا گیا ہوگا۔ پس، میں نے قارئین کرام کے زیادہ سے زیادہ استفادہ و تحقیق کی غرض سے اُن کو شامل کرلیا ہے۔ مزید برآں مختلف ابواب میں موضوع کے اعتبار سے ایسی احادیث مبارکہ یا روایات کو شامل نہ کرنے سے تشنگی کا احساس پیدا ہوتا، چنانچہ یہ امر بھی ملحوظ خاطر رکھا گیا۔

دِل لرزہ براندام ہے کہ باوجود اتنی احتیاط کے، اگر کوئی غلطی کتاب کی تالیف کے دوران میں سرزد ہوگئی ہوتو؟ میں اِس کے لیے جناب رحمۃً لِلّعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں دست بستہ معافی کا خواستگار ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری خطاؤں کو ضرور معاف فرمائیں گے اور میرے اس نذرانے کو شرفِ قبولیت عطا فرمائیں گے۔

سیّد حماد رضا بخاری
فیصل آباد، پاکستان
۳ جون، ۲۰۱۰ء
فون 92 300 9655650+
ای میل:hrbukhari@hotmail.com

ہدیہ

میں اِس کتاب کو
نہایت اَدب واحترام اور عاجزی کے ساتھ
جناب سرورِ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ رحمت
میں پیش کرتا ہوں۔

۞

انتساب

میرے والدین کے نام

کہ جن کی دُعاؤں، برکتوں اور مہربانیوں کے طفیل
مجھے یہ کتاب لکھنے کی توفیق نصیب ہوئی۔

رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيۡ صَغِيۡرًا ○

صَلّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
وَآلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطّٰھِرِیۡنَ الۡمَعۡصُوۡمِیۡنَ○

تمام حمد وثنا اللہ ربُ العزت کے لیے ہے جو سب سے زیادہ مہربان اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔ اُس کی مہربانیوں کو ناپنے کا کوئی آلہ نہیں، اُس کے رحم وکرم کی پیمائش کرنے کا کوئی پیمانہ نہیں، اُس کی عنایات کو گننے کا کوئی ذریعہ نہیں۔ جِدھر نگاہ کرو اُسی کی مہربانیاں نظر آتی ہیں، جہاں غور کرو اُسی کا لطف وکرم کارفرما ہے۔ زمین وآسمان، سورج وچاند، ستارے وسیارے، بحر وبر، چرند وپرند، نباتات وجمادات، موسم وہوائیں، پھل وپھول، اجناس اور رِزق، تمام اُسی کی نوازشات ہیں جو ہر جگہ موجود ہیں۔ وہ حکمت والا، مکمل اور بے عیب ہے، اُس کا ہر فرمان اور ہر کام بھی اُس کی طرح مکمل اور بے عیب ہے۔ اگر وہ ہم پر اِس جہان میں مہربان ہے تو اُس کی مہربانیوں کا سلسلہ اُس جہان تک بھی دراز ہے۔ وہ جانتا ہے شیطان ملعون اُس سے مہلت حاصل کر کے اُس کے بندوں کو بہکانے پر کمربستہ ہے تاکہ بندے دُنیا میں شر اور فساد میں مبتلا رہیں اور آخرت میں جہنم واصل ہوں، مگر ربِ کریم نے اپنے بندوں پر کرم کی اِنتہا کرتے ہوئے بخشش کے اَن گنت ذرائع پیدا کر دیے ہیں۔ ایک گناہ کرو تو صرف ایک کی جواب دہی مگر ایک نیکی کر و تو دس کا ثواب حاصل کر لو، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:[۱]

---

[۱] سورۃ الانعام، آیت ۱۶۰

''مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا‌ ۚ وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجۡزٰٓى اِلَّا مِثۡلَهَا وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ﴿۱۶۰﴾''

(جو شخص بھی نیکی کرے گا اُسے دس گُنا اجر ملے گا اور جو برائی کرے گا اُسے صرف اتنی ہی سزا ملے گی اور کوئی ظلم نہ کیا جائے گا۔)

اور اگر وہ، جو کائنات کا بادشاہ ہے، کچھ زیادہ مہربان ہو گیا تو سارے گناہ معاف۔ تمام عبادات اُسی کے لیے ہیں، اُسی کی خوشنودی کے لیے اُس کے احکامات کی تعمیل کی جاتی ہے کیونکہ وہ یہی چاہتا ہے۔ اُس کے احکامات اُس کے بندوں کے لیے ہیں خود اُس کے لیے نہیں۔ وہ ہر حکم سے بالاتر ہے مگر اُس کا ایک حکم ایسا بھی ہے جس پہ نہ صرف وہ خود عمل کرتا ہے بلکہ اُس کے ملائکہ بھی اُس کی تعمیل کرتے ہیں۔ سورۃ الاحزاب میں ارشاد ہوتا ہے:[۱]

''اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِىِّ‌ ؕ
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا﴿۵۶﴾''

(بے شک اللہ اور اُس کے (تمام) فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! (تم بھی) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود و سلام بھیجو۔ (جس طرح درُود بھیجنے کا حق ہے)

احکامِ الٰہی کی بجا آوری ہی عین عبادت ہے مگر وہ عبادت جو حُکمِ الٰہی کے ساتھ ساتھ سُنتِ الٰہی بھی ہو یقیناً تمام عبادات میں ایک منفرد اور اعلیٰ ترین مقام رکھتی ہے، پس درُود شریف وہ عبادت ہے جو قطعی القبول ہے اور اللہ جل شانہٗ کے غضب سے پناہ کا اور اُس کی عنایات ولطف وکرم کے حصول کا بہترین طریقہ اور نجات کا سب سے اعلیٰ ذریعہ ہے۔

ڈاکٹر علامہ طاہر القادری اپنی کتاب ''درُود وسلام اور عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''[۲] میں لکھتے ہیں کہ سورت الاحزاب کی مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں قاضی عیاض نے

---

[۱] سورۃ الاحزاب، آیت ۵۶

[۲] ڈاکٹر محمد طاہر القادری، درود وسلام کی فضیلت اور عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص ۱۳

''الشفاء (جلد ا ص ٦٠)'' میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے تمام فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود بھیجتے ہیں پھر مومنوں کو حکم ہوتا ہے کہ اے ایمان والو! تم بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر درُود بھیجو۔ یہ آیت مبارکہ جو بطورِ خاص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت وشان، علومرتبت اور مقامِ رفیع کے اظہار کے لیے نازل کی گئی ہے اِس میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے پہلے خبر دی ہے، ''اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ'' (بے شک اللہ اور اُس کے تمام فرشتے نبی مکرم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درُود بھیجتے رہتے ہیں) یعنی اِس خبر میں اللہ رَبُ العزت نے پہلے اپنا اور ملائکہ کا عمل بیان فرمایا، پھر ہمیں حکم دیا، ''يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۵۶'' (اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درُود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو)۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں اَلْحَمْدُ سے وَالنَّاسِ تک اِس مقام کے سوا کسی جگہ پر بھی ایسا حکم نہیں دیا کہ حکم دینے سے پہلے خبر دے کہ میں خود بھی یہ کام کرتا ہوں۔ اِس سے یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ:

ا) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ عظمت وخصوصیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نصیب ہے، جس کی کوئی اور مثال نہ پورے قرآن پاک میں ہے اور نہ ہی تمام انبیا علیہم السلام میں سے کسی نبی اور رسول کے بارے میں اس طرح کی کوئی آیت نازل ہوئی۔

۲) سیّدنا آدم علیہ السّلام کی عظمت کے اظہار کے لیے جو عمل منتخب کیا اُس میں اللہ تبارک وتعالیٰ خود شریک نہ ہُوا بلکہ یہ عمل فرشتوں سے کروایا، مگر جب اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت و شان بیان کرنے کا وقت آیا تو دُنیا والوں کو واضح طور پر مُطّلع کر دیا کہ سنو! میرے محبوب کی شان ملاءِ اعلیٰ میں کیا ہے، وہاں پر ایک ہی ذِکر ہوتا ہے جو اللہ بھی کرتا ہے اور اُس کے فرشتے بھی۔

یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ اللہ تعالیٰ خود تو اپنا ذِکر نہیں کرتا اور نہ ہی تسبیح بیان کرتا ہے بلکہ وہ صرف ایک ہی ذِکر کرتا ہے جس سے متعلق قرآنِ حکیم میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا ذِکر بلند کرتا ہے، ''وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝۴''[١] یعنی ہم نے

---

[١] سورۃ الشرح، آیت ۴

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذِکر اپنے ذِکر کے ساتھ ملا کر دُنیا و آخرت میں، ہر جگہ بلند فرما دیا۔ اور دوسرے مقام پر فرمایا، ''اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط'' (بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے نبی مکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود بھیجتے رہتے ہیں)، یاد رکھیں! کوئی عمل اور عبادت ایسی نہیں جس کا قبول ہونا حتمی اور قطعی ہو جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقہ وخیرات، جہاد و دیگر اعمالِ صالحہ۔ ہر عبادت ظنی القبول ہے، چاہے مولا قبول کرے چاہے نہ کرے مگر دُرود وسلام ایسا عمل ہے جو قطعی القبول ہے۔ اِدھر دُرود پڑھنے والا دُرود پڑھتا ہے، اُدھر اُسی لمحے اُسے شرفِ قبولیت بخشا جاتا ہے۔ فاسق وفاجر اور گنہگار کا کوئی اور نیک عمل تو رَد ہو سکتا ہے مگر دُرود وسلام ہرگز رَد نہیں ہوتا کیونکہ اِس کا عامل اُس کی اپنی ذات نہیں بلکہ خدا کی ذات ہوتی ہے۔ اِسی لیے یہ قطعی القبول ہے، جیسے نماز پڑھنا اُس کا حکم ہے اور اُس کا قائم کرنا ہم پر فرض ہے اِس لیے ہم کہتے ہیں: اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ﴿۴﴾ (یا اللہ! ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں)، مگر دُرود شریف پڑھنے سے متعلق اِرشاد فرمایا گیا، ''یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾'' (اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر دُرود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔)

اگر ہم اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نظامِ عبادات پر نگاہ دوڑائیں تو ہمیں کوئی عبادت ایسی دکھائی نہیں دیتی جس کی قبولیت کا کامل یقین ہو جبکہ دُرود وسلام ایک ایسی عبادت اور ایسا نیک عمل ہے جو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے۔ اِسی طرح تمام عبادات کے لیے مخصوص حالت، وقت، جگہ اور طریقِ کار کا ہونا ضروری ہوتا ہے جبکہ دُرود وسلام کو جس حال میں اور جس جگہ پر بھی پڑھا جائے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی تمام تر عبادات کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے وقت اوّل و آخر دُرود وسلام کا زینہ سجا دیتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے صدقے اُن کی بندگی اور عبادت کو قبول فرما لے۔

صلوٰۃ یعنی دُرود کی تعریف

لفظ ''صلوٰۃ'' لغتِ عرب اور شرع میں کئی معنوں میں مستعمل ہے مثلاً رحمت، برکت، تعریف، توجہ، محبت، تعظیم، دُعا، استغفار اور عبادت و نماز وغیرہ۔

اہل سنت کے عالم دین مولانا ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں، ''مسلمانوں کو دو چیزوں کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک ''صَلُّوْا عَلَیْہِ'' دوسرے ''وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا''۔ صلوٰۃ کا لفظ جب ''عَلیٰ'' کے ''صَلّٰہ'' کے ساتھ آتا ہے تو اس کے تین معانی ہوتے ہیں، ایک کسی پر مائل ہونا، اُس کی طرف محبت کے ساتھ متوجہ ہونا اور اُس پر جھکنا۔ دوسرے کسی کی تعریف کرنا اور تیسرے کسی کے حق میں دُعا کرنا۔ یہ لفظ جب اللہ تعالیٰ کے لیے بولا جائے گا تو ظاہر ہے کہ تیسرے معنی (یعنی دُعا) میں نہیں آسکتا کیونکہ اللہ کا کسی اور سے دُعا کروانا قطعاً ناقابل تصور ہے، اس لیے لامحالہ وہ صرف پہلے دو معنوں میں ہوگا۔ لیکن جب یہ لفظ بندوں کے لیے بولا جائے گا خواہ وہ فرشتے ہوں یا انسان تو وہ تینوں معنوں میں ہوگا۔ اس میں محبت کا مفہوم بھی ہوگا، مدح وثنا کا مفہوم بھی اور دُعائے رحمت کا مفہوم بھی۔ لہٰذا اہلِ ایمان کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں ''صَلُّوْا عَلَیْہِ'' کا حکم دینے کا مطلب یہ ہے کہ تم اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرویدہ ہو جاؤ، اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح وثنا کرو اور اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دُعا کرو۔[۱]

صحیح بخاری میں ابوالعالیہ سے مروی ہے کہ اللہ کا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجنا اپنے فرشتوں کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثنا وصفت کا بیان کرنا ہے اور فرشتوں کا دُرود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دُعا کرنا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دُعا سے مراد برکت کی دُعا ہے۔[۲]

---

[۱] سیّد ابوالاعلیٰ مودودی (متوفی ۱۹۷۹ء)، دُرود اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، ص ۶

[۲] ابوالفداء عمادُالدین ابن کثیر (متوفی ۱۳۳۱ء)، تفسیر ابن کثیر، باب سورۃ الاحزاب، ص ۶۹۸۔ صحیح بخاری، کتاب التفسیر

واضح ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت و برکت کی دُعا کے بھی محتاج نہیں ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو خود ''رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ'' ہیں جیسا کہ ارشادِ پروردگارِ عالم ہوتا ہے:[1]

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴿۱۰۷﴾

(ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تمام عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔)

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے رحمت و برکت کی دُعا کرنا تو محض آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کے لیے ہے اور ہمارا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پڑھنا یا بھیجنا تو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں التجا کرنا ہے کہ الٰہی ''تُو'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیج، بالفاظ دیگر ہمارا دُرود ''بھیجنا'' دراصل دُرود ''پڑھنا'' ہے کیونکہ نہ ہماری مجال ہے اور نہ ہی ہم اس پر قادر ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت و برکت نازل کرسکیں۔

نماز کو بھی شرع میں ''صلوٰۃ'' کہا جاتا ہے، اس لیے کہ نماز میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحمت و برکت کا نزول فرماتا ہے اور بندہ اللہ تعالیٰ سے نزولِ رحمت و برکت کی دُعا کرتا ہے یا اس لیے کہ دُرود شریف نماز کا ایک جزو یعنی حصّہ ہے اور بسا اوقات کُل کو جزو کا نام دے دیا جاتا ہے۔ ''صلوٰۃ''، کو ''صلی''، یعنی آگ میں داخل ہونے کے معنی میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔ اس معنی میں نماز کی وجہ تسمیہ ''صلوٰۃ'' سے یہ مراد لی جاتی ہے کہ حالتِ نماز میں نمازی دُنیا سے بے نیاز ہو کر انوارِ الٰہیہ کی حدّت محسوس کرتا ہے، پس محمد وآلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس طرح دُرود بھیجنا کہ تمام دُنیاوی افکار سے بے نیاز ہو کر اُن کی محبت و موّدت میں ڈوب جانا صلوٰۃ کہلاتا ہے۔ ایک گھوڑے کے پیچھے چلنے والے دوسرے گھوڑے کو بھی ''مصلّی'' کہتے ہیں۔ نماز پڑھنے والے کو ''مصلّی'' کہا جاتا ہے کیونکہ وہ خدا کے حکم کی پیروی کررہا ہوتا ہے۔ پس دُرود پڑھنے والا بھی ''مصلّی'' کہلاتا ہے کیونکہ وہ اس عمل کے ذریعے خداوند عالم کی پیروی کررہا ہوتا ہے۔ یعنی اللہ کہتا ہے دُرود پڑھو تو وہ حکم کی تعمیل کرکے پیروی کرتا ہے اور دوسری جانب اللہ خود صلوٰۃ بھیجتا ہے تو بندہ بھی صلوٰۃ پڑھ کر اللہ جل جلالہ کی تقلید کرتا ہے۔ پس اس طرح صلوٰۃ سے مراد حکم الٰہی کی تعمیل یا اللہ

---

[1] سورۃ الانبیاء، آیت ۱۰۷

عزوجل کی فرمانبرداری اور پیروی کرنا بھی ہے۔

شیخ الصدوق ابن بابویہ نے ''معانی الاخبار'' میں حضرت ابوحمزہ سے روایت کی ہے کہ اُنھوں نے آیت مبارکہ ''اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۶﴾'' کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ صلوٰۃ خدا کی طرف سے رحمت، ملائکہ کی طرف سے تزکیہ و پاکیزگی اور لوگوں کی طرف سے دُعا اور سلام نیز اُن چیزوں کے اقرار کا نام ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئیں۔ [۱] صلوٰۃ کے تقریباً یہی معانی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے بھی منقول ہیں۔ [۲]

''برقی'' نے کتاب ''محاسن'' میں اس آیت سے متعلق سوال کے جواب میں امام جعفر صادق علیہ السلام کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا، ''صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا'' سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح وثنا کرو اور اُن چیزوں کا اقرار کرو جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے (یعنی جو چیزیں نازل ہوئیں یا جن کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت دی)۔ [۳]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیفیت صلوٰۃ سے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: [۴]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ۝

---

[۱] احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۲۱۔ تفسیر قمی، ج ۲ ص ۱۹۲
علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء) بحار الانوار، ج ۹۴ باب ۲۹ ص ۵۵ روایت ۲۸۔ تاریخ الجرجان، ۱۴۸

[۲] علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء) بحار الانوار، ج ۹۴ ص ۵۱ راویۃ ۱۶ باب ۲۹

[۳] احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۲۲
علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار، ج ۹۴ ص ۶۰ روایت ۶۰ نقل از محاسن

[۴] محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع، ص ۳۵
علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار، ج ۹۴ ص ۵۶، روایہ ۲۹ باب ۲۹
احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ
رسالۃ المحکم والمتشابہ، ص ۱۹۔ ج ۱، ۱۵ / ۸۸ ح ۴ ۹۶۔ لب اللباب

''یا اللہ! دُرُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) پر''

پس دُرُود یا صلوٰۃ سے مراد اللہ اور اُس کے رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشنودی کے لیے محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی خدمت میں نہایت محبت ،عقیدت اور اہتمام کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تعلیم کردہ مندرجہ بالا کلمات یا اس طرح کے دیگر مروی کلمات کا نذرانہ پیش کرنا ہے۔

''وَسَلِّمُوا تَسلِیمًا'' کی تعریف

''وَسَلِّمُوا'' سے مراد سلام ہے۔''سلام'' کا لفظ دو معانی رکھتا ہے، ایک ہر طرح کی آفات اور نقائص سے محفوظ رہنا جس کے لیے ہم اُردو میں لفظ سلامتی بولتے ہیں، دوسرے صلح اور عدمِ مخالفت یعنی اس طرح تسلیم کرنا جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہو۔ بعض علمائے اہل سنت کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حق میں ''سَلِّمُوا تَسلِیمًا'' کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تم اُن کے حق میں کامل سلامتی کی دُعا کرو جبکہ بعض دوسرا مطلب یہ لیتے ہیں کہ تم پوری طرح دل وجان سے اُن کا ساتھ دو، اُن کی مخالفت سے پرہیز کرو اور اُن کے سچے فرماں بردار بن کر رہو۔[۱]

علمائے اہل تشیع بھی اسی دوسرے خیال سے اتفاق کرتے ہیں۔

حضرت ابن عبدالسلام بیان فرماتے ہیں کہ ''وَسَلِّمُوا'' کے بعد ''تَسلِیمًا'' کا لفظ صرف سلام پر زور دینے کے لیے ہے لیکن امام قسطلانی اور ابن الحاج زبیدی فرماتے ہیں کہ یہ لفظ تعظیماً بیان کیا گیا ہے یعنی، ''صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ تَسلِیماً'' پڑھنے سے فضیلتِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا اظہار ہے۔[۲]

---

[۱] سیّد ابوالاعلیٰ مودودی (متوفی ۱۹۷۹ء)، دُرود اُن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام اُن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر، ص ۶

[۲] طالب حسین کرپالوی، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سلام بر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، ج ۳۰ ص ۱۰

درُود پڑھنے کا طریقہ

درُود شریف کو نہایت عزت و احترام اور محبت و عقیدت سے پوری توجہ اور صمیم قلب کے ساتھ بکثرت پڑھنا چاہیے، اس یقین کے ساتھ کہ ہمارا درُود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا جاتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر و ناظر ہیں اور ہمارے درُود کو بنفسِ نفیس سماعت فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاجدارِ کائنات ہیں اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو پیشِ نظر رکھ کر ہدیہ صلوٰۃ پیش کرنا چاہیے۔ درُود و سلام کی قبولیت کسی بھی طرح مشکوک نہیں لہٰذا اس کی قبولیت اور اس کے عظیم اجر کا یقینِ کامل ہونا بھی ضروری ہے۔ نامکمل درُود یا صلوٰۃِ ناقص پڑھنے یا لکھنے سے قطعی اجتناب لازم ہے کیونکہ صلوٰۃِ ناقص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضی کا سبب بن کر بجائے جزا کے سزا کا موجب بن سکتی ہے۔ ذِکرِ صلوٰۃ میں کسی قسم کا دکھاوا یا ریاکاری نہیں ہونی چاہیے۔ ہر وقت اور ہر مقام پر کثرت سے یہ ذِکرِ خیر جاری رہنا چاہیے۔ علما فرماتے ہیں کہ حالتِ نجاست میں اس ذکرِ پاک سے اجتناب کرنا چاہیے۔[١] بعض اس کی رعایت دیتے ہوتے ہوئے کہتے ہیں تمام عبادات کے لیے مخصوص حالت، وقت، جگہ اور طریقِ کار کا ہونا ضروری ہوتا ہے جبکہ درُود و سلام کو جس حال میں اور جس جگہ پر بھی پڑھا جائے اللہ تعالیٰ اِسے قبول فرماتا ہے۔[٢]

اہلِ سنت کے امام شافعی بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ درُود کو کیسے تلاوت کیا جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہو:[٣]

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ○"

(الٰہی درُود بھیج محمد و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جس طرح تُو نے درُود بھیجا ابراہیم اور آلِ ابراہیم علیہم السلام پر)

اہلِ تشیع کی روایت کے مطابق، شیخ الصدوق ابن بابویہؒ سے "عیون اخبار الرضا"

---

[١] احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح و فضائل صلوٰۃ، ص ۱۱۳

[٢] ڈاکٹر محمد طاہر القادری، درُود و سلام کی فضیلت اور عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص ۱۳

[٣] شافعی، مسند شافعی، ج ۲ ص ۹۷

میں مروی ہے کہ حضرت امام رضاعلیہ السلام نے مامون کے دربار میں فضیلتِ عترت طاہرہ کے سلسلہ میں ہونے والے ایک مباحثہ میں فرمایا کہ صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنے کی کیفیت سے تو واقف ہیں لیکن صلوٰۃ کس طرح بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یوں کہو: [1]

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ○''

حضرت عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ہمارے دوستوں میں سے کچھ لوگ آپ کے پاس آئے اور آتے ہی سوال کیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کس طرح درُود وسلام بھیجیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا، کہو! [2]

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ○'' (الٰہی محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیج)

یہ روایت شیعہ اور سُنی، ہر دو مکاتبِ فکر سے متفق علیہ ہے۔ شیخ احمد بن حجر سے ''الصواعق المحرقہ'' میں منقول ہے کہ قرآن پاک کی آیتِ مبارکہ ''اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴿۵۶﴾'' کے نزول کے بعد صحابہ کرامؓ نے نبی گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم درُود شریف کو کس طرح سے پڑھیں؟ تو جناب رسالت مآب

---

[1] احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۱۴۱

علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار، ج ۹۴ ص ۵۱

شیخ الصدوق ابوجعفر محمد بن علی بن حسین بن بابویہ (متوفی ۳۸۱ھ)، عیون اخبار الرضا، ج ۱ ص ۲۳۲

[2] خواجہ عابد رضا محسنی، درُود وسلام کی برکتیں، ص ۱۴۸، ۱۴۹

الترغیب والترہیب ۳/ ۳۰۵

نظم درر السمطین، ص ۴۷

الاحقاق الاعلام بفضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص ۲۹، ۱۸/ ۲۹۶، تاریخ بغداد، ۶/ ۲۱۶

ابوالقاسم رضی الدین علی بن موسیٰ المروف علی ابن طاووس (متوفی ۶۶۴ ق)، جمال الاسبوع، ص ۲۳۸

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہو:[1]

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ○'' (الٰہی محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیج)

ایک روایت یوں ہے کہ جب مندرجہ بالا آیت مبارکہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام ؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ ہم درُود کو کس طرح پڑھیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:[2]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

اہل سنت کے ہاں یہ درُود الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ کعب بن عجزہ سے بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد بن ابی شیبہ، عبدالرزاق، ابن ابی حاتم اور ابن جریر نے روایت کیا ہے۔ ابن عباس سے بھی خفیف فرق کے ساتھ مروی ہے۔ ابومسعود بدری سے مالک، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، احمد، ابن جریر، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ ابوسعید خدری سے احمد، بخاری، نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔ بریدہ خزاعی سے احمد، عبد بن حمید اور ابن مردویہ نے روایت کیا ہے۔ ابوہریرہ سے نسائی نے اور طلحہ سے ابن جریر نے نقل کیا ہے۔[3]

ایک روایت کے مطابق، امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ہم کس طرح سے محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا، کہو:

صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَصَلَوَاتُ مَلَآئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَائِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ

---

[1] الشیخ احمد ابن حجر المکی (متوفی ۹۷۴ق)، الصواعق المحرقہ، ص ۱۴۴

[2] علاء الدین علی متقی بن حسام الدین (متوفی ۹۷۵ یا ۹۷۷ق)، کنزالعمال، حدیث ۲۹۹۳
شافعی، مسند شافعی، ج ۲ ص ۹۷

[3] سیّد ابوالاعلیٰ مودودی (متوفی ۱۹۷۹ء)، درُود اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، ص ۹

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ السَّلَامُ عَلَیْہِ وَ عَلَیْھِمْ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ○

پوچھا گیا کہ اس صلوٰۃ کے بھیجنے والے کو کیا ثواب ملے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کا ثواب یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کے گناہ یوں معاف ہو جاتے ہیں گویا وہ اُسی دن پیدا ہُوا ہو۔[1]

علمائے اہلِ سنت، امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مندرجہ ذیل کلمات میرے سامنے پڑھے اور فرمایا کہ انھیں لفظوں میں یہ صلوٰۃ خدا کی طرف سے جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے:[2]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

اَللّٰھُمَّ وَ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

اَللّٰھُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

اَللّٰھُمَّ وَ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

---

[1] احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۴۷

شیخ محمد نبی بن احمد تویسر کانی، لئالی الاخبار، ج ۳ ص ۴۳۴

علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار، ج ۹۴ ص ۵۵ بحوالہ معانی الاخبار، ص ۳۶۸

[2] احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۵۲، بحوالہ احقاق الحق، ج ۳ ص ۲۵۴

معرفۃ علوم الحدیث، ص ۳۲، ۳۶۴، جلال الدین سیوطی، بغیۃ الوعاۃ، ص ۴۴۲

بعض علمائے کرام کی رائے ہے کہ سلام اور درُود کو علاحدہ علاحدہ پیش کرنا مکروہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی آیت کریمہ میں صلوٰۃ و سلام کا حکم دیا ہے، مگر ایک طبقہ کہتا ہے کہ دونوں الگ الگ پیش کیے جائیں اور اس کی دلیل اُن کے نزدیک یہ ہے کہ کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود کیسے پیش کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف درُود پاک پڑھا اور جب اُس نے پھر دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سلام کیسے پیش کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم تشہد میں جو پڑھتے ہو۔ اس دلیل کو غزالی اور ابن صباح تسلیم کرتے ہیں اور اُنھوں نے ایک اور شخص سے دلیل دی ہے کہ مجھے لاکھوں حدیثیں یاد ہیں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ گرامی ہے مگر وہاں صرف درُود ہی ہے سلام نہیں۔ ابن حجر ہستیمی اور دوسرے علما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ درُود و سلام اکٹھا پیش کرنا چاہیے مگر ابن حجر عسقلانی نے ہستیمی کی دلیل پر بہت سے اعتراضات کیے ہیں، اُن کے ہاں قرآن وحدیث کی روشنی میں درود و سلام کو الگ الگ پیش کرنے میں کوئی قباحت و کراہت نہیں لیکن مستحب طریقہ یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں درُود و سلام دونوں پیش کیے جاتے ہیں یعنی "صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ" پڑھے صرف "صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ" نہ پڑھے۔[۱]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ○

---

[۱] طالب حسین کرپالوی، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام بر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ج ۳۰ ص ۱۰

صلوٰۃِ ناقص

ناقص صلوٰۃ سے مراد ایسی صلوٰۃ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل علیہم السلام کو شامل نہ کیا گیا ہو یعنی صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجنا اور آلِ رسول علیہم السلام کو اس دُرود میں شامل نہ کرنا صلوٰۃِ ناقص کہلاتا ہے۔ مثلاً محض "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ" کہنے یا لکھنے پر اکتفا کرنا۔

صلوٰۃِ ناقص کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سخت غم وغصہ کا اظہار فرمایا ہے۔ اس کی وعید میں کئی احادیثِ مبارکہ روایت کی گئی ہیں جن میں سے چند ذیل میں پیش کی جارہی ہیں۔

حضور نے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر "الصلوٰۃ البتیرا" یعنی دُم کٹی اور ناقص صلوٰۃ نہ بھیجا کرو۔ صحابہ کرامؓ نے سوال کیا کہ "الصلوٰۃ البتیرا" کونسی صلوٰۃ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم صرف یہ کہہ کر، "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" (یا اللہ! دُرود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر)، رُک نہ جایا کرو بلکہ یوں کہا کرو:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ"

(میرے اللہ! دُرود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل علیہم السلام پر)"[۱]

علامہ سید مرتضیٰ علم الھدیٰ نے کتاب "المحکم والمتشابہ تفسیر نعمانی" کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا، "مجھ پر دُم کٹی صلوٰۃ نہ بھیجا کرو بلکہ (میری) اہل بیت (علیہم السلام) کو بھی صلوٰۃ میں شامل کیا کرو، اُن کو مجھ سے جُدا مت کرو کیونکہ قیامت میں ہر نسب وحسب منقطع ہو جائے گا سوائے میرے نسب کے۔"[۲] چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ صلوٰۃ کیسے پڑھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

[۱] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع (ضیاء القرآن پبلی کیشنز)، ص ۸۴

[۲] احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۱۴ بحوالہ: رسالۃ المحکم والمتشابہ، ص ۱۹

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ○"[1]

(بارالٰہا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) پر رحمت فرما)

یہ سُن کر ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ کیا آلِ محمد (علیہم السلام) پر بھی صلوٰۃ بھیجیں؟ فرمایا،"ہاں! اور جو شخص میرے اور میری آل (علیہم السلام) میں جُدائی ڈالے گا وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا۔"[2]

واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے کہ (نزولِ آیت تطہیر کے موقع پر) جب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی و فاطمہ و حسن و حسین (علیہم السلام) کو ایک چادر کے نیچے جمع کر چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،"الٰہی! یہ مجھ سے ہیں اور میں اِن سے ہوں اور اپنی صلوٰۃ و رحمت و مغفرت اور رضوان کو مجھ پر اور اِن پر نازل فرما جس طرح تُو نے اپنی صلوٰۃ و رحمت و مغفرت اور رضوان کو ابراہیم علیہ السلام اور اُن کی پاک آل علیہم السلام پر نازل فرمایا ہے۔"[3] یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلوٰۃ میں اپنی آل علیہم السلام کو شامل فرمایا۔

ایک روایت میں حضرت امام حسین علیہ السلام سے اور دوسری روایت میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،"جو شخص مجھ پر صلوٰۃ بھیجے لیکن میری آل (علیہم السلام) پر نہ بھیجے وہ کبھی بھی جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا بلکہ اُس کے راستے سے پانچ سو سال کی مسافت تک دُور ہو جائے گا۔"[4]

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو شخص مجھ پر صلوٰۃ بھیجے لیکن میری آل (علیہم السلام) پر نہ

---

[1] الشیخ احمد ابن حجر المکی (متوفی ۹۷۴ق)، الصواعق المحرقہ، ص ۱۴۴

[2] خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود و سلام کی برکتیں، ص ۱۶۰ بحوالہ: جا۱۵ / ۸۸ ھ ح ۹۶

[3] خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود و سلام کی برکتیں، ص ۱۶۱ بحوالہ لب اللباب۔ سخاوی، القول البدیع، ص ۸۸

[4] علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء) بحار الانوار، ج ۹۴ ص ۵۶ بحوالہ امالی صدوق و جمال الاسبوع و ثواب الاعمال ۱۸۸۔ علامہ محمد باقر مجلسی، بحار الانوار، ج ۹۴ ص ۴۸ بحوالہ امالی طوسی، ج ۲ ص ۳۷ فتال نیشاپوری (متوفی ۵۰۸ق)، روضۃ الواعظین، ج ۲ ص ۳۲۳

بھیجے اُس کی صلوٰۃ اُس کے مُنہ پر ماردی جاتی ہے۔[۱]

حضرت عبداللہ بن سنان امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا، ''یا علی (علیہ السلام)! کیا میں آپ کو خوشخبری دوں؟'' علی علیہ السلام نے عرض کیا، ''میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہوں بیشک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو خوشخبری دینے والے ہی ہیں۔'' چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''ابھی ابھی جبرائیل (علیہ السلام) آئے اور کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت میں سے جو شخص آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰۃ بھیجے اور اُس صلوٰۃ میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اہل بیت (علیہم السلام) کو شامل کرے خداوند تعالیٰ اُس کے لیے آسمان کے دروازوں کو کھول دے گا اور ملائکہ اُس پر ستر مرتبہ صلوٰۃ بھیجیں گے اگر چہ وہ گنہگار اور خطا کار ہی کیوں نہ ہو اور اُس کے گناہ اِس طرح جھڑ جائیں گے جس طرح درخت کے خشک پتے جھڑ جاتے ہیں اور اُس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے میرے بندے! تُو کتنا سعادت مند ہے، میرے ملائکہ تم پر ستر مرتبہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں اور میں تم پر سات سو مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہوں۔ اگر اُس صلوٰۃ میں اہل بیتِ رسُول (علیہم السلام) کا ذِکر نہ ہو تو اُس صلوٰۃ اور آسمان کے درمیان ستر حجاب حائل ہو جاتے ہیں، تب خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ یہ صلوٰۃ ہمیشہ پردے میں رہے گی اور میرے ملائکہ تیری دُعا کو اُوپر نہیں لاسکیں گے جب تک کہ تُو اس صلوٰۃ میں اہل بیتِ رسُول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو شامل نہ کرے۔''[۲]

حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے فرمایا، ''اے لوگو! میں بشارت دینے والے کا فرزند ہوں، میں اُن اہل بیت (علیہم السلام) کا ایک فرد ہوں جن سے نجاست کو دُور رکھا گیا ہے اور جنھیں پاک و پاکیزہ بنایا گیا ہے، میں اُن اہل بیت (علیہم السلام) میں سے ہوں جن پر جبرائیل (علیہ السلام) نازل

---

[۱] خواجہ عابد رضا محسنی، درُود و سلام کی برکتیں، ص ۱۶۱ بحوالہ: سید محمد حسین حسینی طہرانی، لب اللباب

[۲] علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحارالانوار، ج ۹۴ ص ۵۶ باب ۲۹ روایت ۶۵
ترجمہ ثواب الاعمال، ص ۵۰ ۳۔ التاویل ۲/ ۴۶۱

ہوئے، میں اُن اہل بیت (علیہم السلام) کا ایک فرد ہوں جن کی محبت کو واجب قرار دیا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے:[۱]

”قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی ط وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَۃً نَّزِدْ لَہٗ فِیْھَا حُسْنًا ط اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ ﴿۲۳﴾“

(اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان سے) کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس تبلیغِ رسالت کا کوئی اَجر نہیں چاہتا سوائے اس کے کہ میرے اقربا سے محبت کرو اور جو شخص بھی کوئی نیکی حاصل کرے گا ہم اُس کی نیکی میں اضافہ کر دیں گے کہ بیشک اللہ بہت زیادہ بخشنے والا اور قدرداں ہے)

اور ”وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَۃً“ سے مراد ہماری دوستی ہی ہے پس جب آیت مبارکہ ”اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾“ نازل ہوئی تو لوگوں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا کہ یارسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! ہم درُود کیسے پڑھا کریں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، کہو،

”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ○

یعنی یا اللہ صلوٰۃ بھیج محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر، پس ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ ہم پر درُود بھیجے۔“[۲]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی نے فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر صلوٰۃ بھیجی تو میرے والد بزرگوار امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ آدھی صلوٰۃ نہ پڑھا کرو اور ہمارے حق پر ظلم نہ کیا کرو بلکہ یوں کہا کرو:

”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ○“[۳]

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی بزم میں تھا کہ ایک

---

[۱] سُورۃ شوریٰ، آیت ۲۳

[۲] سلمان بن خوجہ حنفی نقشبندی (متوفی ۱۲۹۴ق)، ینابیع المودۃ، ص ۸

[۳] محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی رازیؒ (متوفی ۳۲۸ق)، الکافی، ج ۲

شخص نے کہا، ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَھْلِ بَیْتِ مُحَمَّدٍ ○'' یہ سُن کر آپ علیہ السلام نے فرمایا، ''کیوں اس صلوٰۃ کو ہمارے اُوپر تنگ کر رہے ہو؟ کیا تمھیں نہیں معلوم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت علیہم السلام میں وہی پانچ افراد ہیں جو چادرِ کساء میں داخل ہوئے تھے اور آیتِ تطہیر آئی تھی؟'' اُس شخص نے یہ سُن کر عرض کیا کہ مولا پھر ہم کس طرح صلوٰۃ بھیجیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس طرح کہو:[1]

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ○''

اہلِ سنت کے عالم دین، یوسف بن اسمٰعیل اپنی مشہور و معروف کتاب ''سعادۃُ الدارین'' میں لکھتے ہیں، ''شیخ عبدالحق دہلوی نے ''جذبُ القلوب'' میں فرمایا کہ دُرود شریف کے ذکر میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) کا ذکر عام طور پر شاید بغرضِ اختصار چھوڑ دیا جاتا ہے ورنہ لکھتے وقت اس کا اضافہ کرنا بہتر اور مستحب ہے جیسا کہ بعض نسخوں میں نظر آتا ہے...الخ اور ''ذخیرۃ الخیر'' کے مصنّف نے کہا کہ صرف حضور علیہ السلام پر دُرود پڑھنے کی فضیلت وہ نہیں ہے جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) دونوں پر پڑھنے میں ہے کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر دُرود پڑھنا مستقل سنت ہے اور فرمانِ نبوی صحیح حدیثوں میں اس کی ترغیب میں وارد ہوا ہے اور ائمہ نے اس پر تصریح فرمائی ہے اور نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے جس قدر احادیث دُرود شریف سے متعلق ثابت ہیں اُن سب میں بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آل (علیہم السلام) کے لیے دُرود شریف کی تعلیم دی ہے، اور ابن الجزری نے اپنی کتاب ''مفتاح الحصن'' میں کہا ہے کہ صرف نبی علیہ السلام پر دُرود شریف پڑھنے پر اکتفا کرنا میری معلومات کے مطابق کسی مرفوع حدیث میں نہیں آیا ہے ماسوائے ''سنن نسائی'' کے، کہ اُس میں دعائے قنوت کے آخر میں جو دُرود شریف آیا ہے وہاں آل (علیہم السلام) کا نام نہیں آتا باقی جہاں کہیں بھی حضور علیہ السلام پر دُرود شریف آیا ہے ساتھ ہی آل (علیہم السلام) کا ذکر بھی موجود ہے...الخ اور بلاشبہ جو شخص عبادت میں سنت کو

---

[1] احمد بن محمد الحسینی، شرح و فضائل صلوٰۃ، ص ۵۰۔ ثواب الاعمال، ص ۱۸۹

بجالاتا ہے وہ ترک کرنے والوں میں نہیں ہوسکتا اور صحیحین میں حضرت عقبہ بن عامر کی حدیث میں یہ درُود ہے، "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ ○" اورحضرت امام شافعی نے فرمایا:

یَا اَھْلَ بَیْتِ رَسُوْلِ اللهِ حُبُّکُمْ فَرْضٌ مِنَ اللهِ فِی الْقُرْآنِ اَنْزَلَهٗ

کَفَا کُمْ عَنْ عَظِیْمِ الْقَدْرِ اِنَّکُمْ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْکُمْ لَا صَلَاةَ لَهٗ

(اے اہل بیتِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! تمھاری محبت اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرض قرار دی ہے تمھاری عظمتِ شان کو یہی بات کافی ہے کہ جو تم پر درُود نہ پڑھے اُس کی نماز ہی نہیں ہوتی)

اس سے ظاہر ہوا کہ جو شخص آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر درُود شریف نہیں پڑھتا وہ ایک بہت بڑی فضیلت اور عظیم الشان سنت کو ترک کر رہا ہے۔"[1]

شافعی کا یہ قول "مسند شافعی" اور "القول البدیع" میں بھی بیان کیا گیا ہے۔[2] فخر الدین رازی کا بھی یہی قول ہے کہ اگر کوئی شخص نماز کے دوران میں تشہد میں اہل بیت (علیہم السلام) پر صلوٰۃ نہیں بھیجے گا تو اُس کی نماز ناقص ہوگی۔[3]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ ○

[1] یوسف بن اسمٰعیل، سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علیٰ سیّد الکونین (اردو)، مکتبہ حامدیہ، حصّہ اوّل، ص ۱۳۴ تا ۱۳۵ بحوالہ ذخیرۃ الخیر

[2] مسند شافعی، ج ۲ ص ۹۷۔ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع، ص ۸۴

[3] سلمان بن خوجہ حنفی (متوفی ۱۲۹۴ق)، ینابیع المودۃ

اہل بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حج (حجۃ الوداع) کے موقع پر اپنی اُونٹنی قصویٰ پر سوار ہو کر میدانِ عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر انھیں پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے، ایک قرآن کریم اور دوسرے میرے اہل بیت (علیہم السلام)۔'' یہ حدیث حضرات ابوذرؓ، ابوسعیدؓ، حذیفہؓ بن اسید اور زید بن ارقمؓ نے بھی روایت کی ہے۔[۱]

حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم اُنھیں پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بہت بڑی ہے اور جو بڑی ہے وہ اللہ کی کتاب ہے گویا کہ آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹک رہی ہے اور دوسری میرے اہل بیت (علیہم السلام) ہیں۔ یہ دونوں حوضِ کوثر پر پہنچنے تک کبھی جدا نہیں ہوں گے لہٰذا دیکھیں کہ میرے بعد تم ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو؟[۲]

شیخ مفیدؒ اور شیخ طوسیؒ سے مروی ہے کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃُ الوداع سے مراجعت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہُوا کہ زمانۂ رِحلت قریب ہے تو ہمیشہ خطبہ ہائے بلیغ فرماتے، لوگوں کو اپنے احکام سے روگردانی اور اپنے بعد فتنہ وفساد برپا کرنے سے منع فرماتے، ڈراتے اور وصیّت فرماتے کہ اے لوگو! میرے طریقہ اور میری سنت سے دستبردار نہ ہو جانا، دینِ خدا میں بدعت نہ کرنا، میری عترت و اہل بیت (علیہم السلام) کی اطاعت و نصرت کرنا، ان سے موافق رہنا اور ان کی مخالفت نہ کرنا اور مرتد نہ ہو جانا۔'' اور مکرر ارشاد فرماتے، ''اے لوگو! میں تم سے پہلے جا رہا ہوں، تم حوضِ کوثر پر میرے پاس آؤ گے اور میں تم سے سوال کروں گا کہ تم نے ان

---

[۱] جامع ترمذی، ج ۲، حدیث نمبر ۳۵۵۵

[۲] جامع ترمذی، ج ۲، حدیث نمبر ۳۵۵۶

دو بزرگ چیزوں یعنی کتابِ خدا اور میری عترت و اہل بیت (علیہم السلام) کے ساتھ کیا سلوک کیا جن کو میں (تمھارے درمیان) چھوڑ آیا تھا؟ اے لوگو! جان لو کہ علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) میرا چچا زاد بھائی اور میرا وصی ہے۔"[1]

مفہومِ اہل بیت (علیہم السلام)

آیتِ تطہیر اور حدیثِ کساء کی روشنی میں

حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت: [2] "اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝۳۳" (اے اہل بیتِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ ہر نجاست کو تم سے دُور رکھے اور تمھیں پوری طرح پاک رکھے)، حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین (علیہم السلام) کو بلایا اور اُن پر ایک چادر ڈال دی، علی علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سب پر چادر ڈالنے کے بعد کہا، "الٰہی! یہ میرے اہلِ بیت ہیں ان سے ناپاکی کو دُور رکھ اور انھیں اچھی طرح پاک رکھ۔ اس پر حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں بھی تو ان میں سے ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ ہو اور بھلائی پر ہو۔" حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا، معقل بن یسار، ابوحمرا اور انس نے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے۔[3]

سورۃ الاحزاب کی مندرجہ بالا آیتِ کریمہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری ایامِ حیات میں اُس وقت نازل ہوئی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمّ المومنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی (علیہ السلام)، فاطمہ (علیہا السلام)، حسن (علیہ السلام) اور حسین (علیہ السلام) کو جمع

---

[1] علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، جلاء العیون، ج ۱ ص ۱۰۹، ۱۱۰

[2] سورۃ الاحزاب، آیت ۳۳

[3] جامع ترمذی، ج ۲ حدیث نمبر ۳۵۵۶

کر کے ایک چادر اوڑھا دی اور بارگاہِ احدیت میں عرض کیا کہ خدایا! یہی میرے اہل بیت (علیہم السلام) ہیں تو حضرت اُمِّ سلمہؓ نے گذارش کی کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میری جگہ کہاں ہے؟ فرمایا، ''تم منزل خیر پر ہو۔'' یا بقولے یہ فرمایا، ''تمھارا انجام بخیر ہے۔'' ایک روایت کے مطابق حضرت اُمّ سلمہؓ نے چادر کا گوشہ اٹھا کر داخل ہونا چاہا تو حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے چادر کو کھینچ لیا اور فرمایا، ''تم خیر پر ہو۔''[1]

حدیث کساء کا یہ واقعہ سند کے اعتبار سے یقینی اور دلالت کے اعتبار سے بالکل واضح ہے جس میں بالخصوص اہل بیت (علیہم السلام) کے موارد کا تعین بھی کر دیا گیا ہے اور اس میں کسی طرح کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہ گئی ہے۔

عنوانِ اہل بیت (علیہم السلام) میں صرف یہی ہستیاں شامل ہیں، کوئی اور نہیں حتیٰ کہ ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس میں شامل نہیں ہیں اگر چہ اُن کا مقام بھی بہت بلند ہے جیسا کہ ارشادِ پروردگارِ عالم ہوتا ہے:[2]

''اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ط''

(بیشک نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمام مومنین سے اُن کے نفس کے بہ نسبت زیادہ اولیٰ ہے اور اُن کی بیویاں ان سب کی مائیں ہیں)

اور دوسری جگہ ارشاد ہوا:[3]

''یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ...الخ ﴿۳۲﴾''

(اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیویو! تم (عام) عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم تقویٰ اختیار کرو)

---

[1] مسند احمد بن حنبل ۱۰ ص ۲۲۸ / ۲۶۸۰۸۔ طبرانی، المعجم الکبیر ۳ ص ۵۳/ ۲۶۶۴ ابن عساکر (متوفی ۵۷۱ء)، تاریخ دمشق حالات امام حسین علیہ السلام۔ مسند ابو یعلیٰ ۶ ص ۲۴۸

[2] سورۃ الاحزاب، آیت ۶

[3] سورۃ الاحزاب، آیت ۳۲

مسلمان مؤرخین اور محدثین نے حدیثِ کساء کے عظیم الشان تاریخی واقعہ کو اپنی کتب میں محفوظ کیا ہے اور بقول علامہ طباطبائی طاب ثراہ، اس سلسلہ کی احادیث ستر (۷۰) سے زیادہ ہیں جن میں اہل سنت کی احادیث اہل تشیع کی احادیث کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہیں۔ اہل سنت نے ابوسعید خُدری، واثلہ بن الاسقع، ابوالحمراء، ابن عباس، ثوبان (رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمتگار)، عبداللہ بن جعفر، حضرت اُمِّ سلمہ، حضرت عائشہ، (رضی اللہ عنہم) اور امام حسن بن علی (علیہ السلام) سے تقریباً چالیس (۴۰) طریقوں سے روایات نقل کی ہیں جبکہ شیعہ حضرات نے امام علی، امام زین العابدین، امام محمد باقر، امام جعفر صادق، امام رضا (علیہم السلام)، ابولیلیٰ، ابوالاسود دئلی، عمر ابن میمون، سعد بن ابی وقاص، حضرت ابوذر اور حضرت اُمّ سلمہ (رضی اللہ عنہم) سے تیس (۳۰) سے کچھ زیادہ طریقوں سے نقل کیا ہے۔[1] اس سلسلہ کی چند مشہور و معروف احادیث مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہؓ نے فرمایا کہ آیت، ''اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡهِبَ عَنۡكُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيۡرًا﴿۳۳﴾'' میرے گھر میں نازل ہوئی ہے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی و فاطمہ اور حسن و حسین (علیہم السلام) کو طلب کر کے فرمایا کہ خدایا! یہ میرے اہل بیت (علیہم السلام) ہیں، جس کے بعد حضرت اُمّ سلمہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیا میں اہل بیت (علیہم السلام) میں سے نہیں ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم "آھلِی خَیۡر" ہو اور یہ ''اھلِ بَیت'' ہیں۔ خدایا! میرے اہل بیت (علیہم السلام) زیادہ حقدار ہیں۔[2]

(لفظ "آھلِی خَیۡر" مستدرک میں اسی طرح وارد ہوا ہے، علما کے نزدیک یہ غلط ہے کیونکہ اصل لفظ "علیٰ خَیۡر" ہے جس طرح کہ دیگر روایات میں وارد ہوا ہے۔)

۲۔ عطاء بن یسار نے حضرت اُمِّ سلمہؓ سے یوں بھی روایت کی ہے کہ آیت ''اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ

---

[1] المیزان فی تفسیر القرآن ۳۱۱/۱۶

[2] الحاکم نیشاپوری (متوفی ۴۰۵ھ)، مستدرك علی الصحیحین ۳ ص ۱۵۸

لِيُذۡهِبَ عَنۡكُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيۡرًا ﴿۳۳﴾ ''میرے گھر میں نازل ہوئی ہے، جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین (علیہم السلام) کو طلب کر کے فرمایا کہ ''خدایا یہ میرے اہل بیت (علیہم السلام) ہیں''۔ [۱]

۳۔ ابوسعید خُدری نے حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ آیتِ تطہیر میرے گھر میں نازل ہوئی ہے جس کے بعد میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں اہل بیت (علیہم السلام) میں سے نہیں ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارا انجام خیر ہے اور تم ازواج رسول (رضی اللہ عنہن) میں سے ہو۔ [۲]

۴۔ ابوسعید خُدری، حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے یوں بھی نقل کرتے ہیں، ''جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی و فاطمہ اور حسن و حسین (علیہم السلام) کو طلب کر کے اُن کے سر پر ایک خیبری چادر اوڑھا دی اور فرمایا، خدایا! یہ ہیں میرے اہل بیت (علیہم السلام) لہٰذا اِن سے رِجس کو دُور رکھنا اور اس طرح پاک رکھنا جو تطہیر کا حق ہے۔ میں نے پوچھا کہ کیا میں اِن میں سے نہیں ہوں؟ تو فرمایا کہ تمھارا انجام بخیر ہے۔'' [۳]

۵۔ بروایتے، ابوسعید خُدری نے حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح بھی نقل کیا ہے، ''یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی ہے جب میں دروازہ پر بیٹھی تھی، میں نے پوچھا کہ کیا میں اہل بیت (علیہم السلام) میں سے نہیں ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارا انجام بخیر ہے اور تم ازواج رسول میں سے ہو۔ اُس وقت گھر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی، فاطمہ، حسن اور حسین (علیہم السلام) تھے۔ [۴]

---

[۱] الحاکم نیشاپوری (متوفی ۴۰۵ھ)، مستدرک علی الصحیحین ۳ ص ۱۵۸
ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی (متوفی ۴۵۸ھ)، سنن الکبریٰ، ج ۲ ص ۲۱۴

[۲] علی ابن حسین ابن عبداللہ ابن عساکر دمشقی (متوفی ۵۷۱ھ)، تاریخ دمشق (عساکر) حالات امام حسن (علیہ السلام) ص ۷۰، ص ۱۲۷، حالات امام حسین (علیہ السلام) ص ۷۳، ص ۱۰۶۔ احمد بن علی خطیب بغدادی، تاریخ بغداد ص ۹ ص ۱۲۶۔ حافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد طبرانی (متوفی ۳۶۰ ہجری)، المعجم الکبیر ج ۳ ص ۵۲۳

[۳] ابن جریر طبری (متوفی ۳۱۰ھ)، تفسیر طبری ۲۲ ص ۷

[۴] ابن جریر طبری (متوفی ۳۱۰ھ)، تفسیر طبری ۲۲ ص ۷

۶۔ ابو ہریرہ نے حضرت اُمِّ سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ (علیہا السلام) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک پتیلی لے کر آئیں جس میں عصیدہ (حلوا) تھا اور وہ اُس کو ایک سینی میں رکھے ہوئے تھیں، اُنھوں نے اُسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے ابن عم (حضرت علی علیہ السلام) اور دونوں فرزند (حسنین کریمین علیہم السلام) کہاں ہیں؟ عرض کیا کہ گھر پر ہیں۔ فرمایا سب کو بلاؤ، تو فاطمہ (علیہا السلام) نے گھر آ کر علی (علیہ السلام) سے کہا کہ آپ کو اور آپ کے دونوں فرزندوں کو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلب فرمایا ہے۔ اس کے بعد اُمِّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جیسے ہی سب کو آتے دیکھا تو بستر سے چادر اُٹھا کر پھیلا دی، پھر اُس پر سب کو بٹھایا اور (چادر کو) اطراف سے پکڑ کر اوڑھا دیا اور داہنے ہاتھ سے بطرف پروردگار (آسمان کی طرف) اشارہ کیا اور فرمایا، مالک! یہ میرے اہل بیت (علیہم السلام) ہیں لہٰذا اِن سے رِجس کو دُور رکھنا اور انھیں مکمل طور پر پاک و پاکیزہ رکھنا۔ [۱]

۷۔ حکیم بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اُمِّ سلمہؓ کے سامنے علی (علیہ السلام) کا ذِکر کیا تو اُنھوں نے فرمایا کہ آیتِ تطہیر اُن ہی کے بارے میں نازل ہوئی ہے، اور واقعہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ کسی کو اندر آنے کی اجازت نہ دینا، اتنے میں فاطمہ (علیہا السلام) آ گئیں تو میں اُنھیں روک نہ سکی، پھر حسن (علیہ السلام) آ گئے تو اُنھیں بھی نانا اور ماں کے پاس جانے سے روک نہ سکی، پھر حسین (علیہ السلام) آ گئے تو اُنھیں بھی منع نہ کر سکی اور جب یہ (تمام لوگ) ایک فرش پر بیٹھ گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چادر سب کے سر پر ڈال دی اور فرمایا، ''خدایا! یہ میرے اہل بیت (علیہم السلام) ہیں، اِن سے رِجس کو دُور رکھنا اور انھیں مکمل طور پر پاکیزہ رکھنا، پھر یہ آیت نازل ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اور میں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاں نہیں کی اور فرمایا کہ تمھارا انجام خیر ہے۔ [۲]

---

[۱] ابن جریر طبری (المتوفی ۳۱۰ھ)، تفسیر طبری ۲۲ ص ۷

[۲] ابن جریر طبری (المتوفی ۳۱۰ھ)، تفسیر طبری ۲۲ ص ۸

۸۔ شہر بن حوشب، جناب اُمِّ سلمہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی (علیہ السلام)، حسن (علیہ السلام)، حسین (علیہ السلام) اور فاطمہ (علیہا السلام) پر چادر اوڑھادی اور فرمایا کہ خدایا! یہ میرے اہل بیت (علیہم السلام) اور خواص ہیں لہٰذا اِن سے رِجس کو دُور رکھنا اور انھیں پاک و پاکیزہ رکھنا۔ جس پر میں نے عرض کیا کہ کیا میں بھی انھیں میں سے ہوں؟ تو فرمایا کہ تمھارا انجام خیر ہے۔ [۱]

۹۔ شہر بن حوشب نے حضرت اُمِّ سلمہؓ سے یوں بھی نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ (علیہا السلام) سے فرمایا کہ اپنے شوہر اور فرزندوں کو بلاؤ اور جب سب آگئے تو اُن پر فدک کے علاقہ کی ایک چادر اوڑھادی اور سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا خدایا! یہ سب آلِ محمد (علیہم السلام) ہیں لہٰذا اپنی رحمت و برکات کو محمد و آلِ محمد (علیہم السلام) کے حق میں قرار دینا کہ تُو قابلِ حمد اور مستحقِ مجد (عظمت) ہے۔ اس کے بعد میں نے چادر کو اُٹھا کر داخل ہونا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ہاتھ سے چادر کھینچ لی اور فرمایا کہ تمھارا انجام بخیر ہے۔ [۲]

۱۰۔ اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہؓ کے غلام عبداللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلمہؓ نے فرمایا، ''آیت تطہیر میرے گھر میں نازل ہوئی جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں علی و فاطمہ و حسن و حسین (علیہم السلام) کو طلب کروں، چنانچہ میں نے سب کو طلب کرلیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دایاں ہاتھ علی (علیہ السلام) کے گلے میں ڈال دیا اور بایاں ہاتھ حسن (علیہ السلام) کے گلے میں، حسین (علیہ السلام) کو گود میں بٹھایا اور فاطمہ (علیہا السلام) کو سامنے، پھر دُعا کی ''خدایا! یہ میرے اہل اور میری عترت ہیں لہٰذا اِن سے رِجس کو دُور رکھنا اور انھیں مکمل طور پر پاک و پاکیزہ رکھنا۔'' اور یہ بات

---

[۱] مسند احمد بن حنبل ۱۰ ص ۱۹۷۔ سنن ترمذی ۵ ص ۶۹۹۔ مسند ابویعلیٰ ۶ ص ۲۹۰
ابن عساکر (متوفی ۵۷۱ء)، تاریخ دمشق حالات امام حسین (علیہ السلام)، ص ۸۸
ابن عساکر (متوفی ۵۷۱ء)، تاریخ دمشق حالات امام حسن (علیہ السلام)، ص ۶۵

[۲] مسند احمد بن حنبل ۱۰ ص ۲۲۸ / ۲۶۸۰۸۔ طبرانی، المعجم الکبیر ۳ ص ۵۳ / ۲۶۶۴
ابن عساکر (متوفی ۵۷۱ء)، تاریخ دمشق حالات امام حسین علیہ السلام۔ مسند ابویعلیٰ ۶ ص ۲۴۸

تین مرتبہ فرمائی تو میں نے عرض کیا کہ پھر میں؟ تو فرمایا کہ ان شاءاللہ تم خیر پر ہو۔[1] امالی کے بعض نسخوں میں اس روایت کے راوی کا نام عبداللہ بن معین بھی آیا ہے۔

۱۲۔ عمرہ بنت افعلی سے منقول ہے کہ میں نے جناب اُمِ سلمہ ؓ کو یہ کہتے سنا کہ آیت تطہیر میرے گھر میں نازل ہوئی ہے جبکہ گھر میں سات افراد تھے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، علی، فاطمہ، حسن، حسین، جبرائیل اور میکائیل (علیہم السلام)۔ میں گھر کے دروازہ پر تھی میں نے عرض کیا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیا میں اہل بیت (علیہم السلام) میں نہیں ہوں؟ تو فرمایا کہ تم خیر پر ہو، تم پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ازواج میں ہو، اہل بیت (علیہم السلام) میں نہیں۔[2]

۱۱۔ عطا ابن ابی رباح کہتے ہیں کہ مجھ سے اُس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت اُمِ سلمہ ؓ کو یہ بیان کرتے سنا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے گھر میں تھے اور فاطمہ (علیہا السلام) ایک برمہ (ہانڈی) لے کر آئیں جس میں ایک مخصوص غذا تھی، وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے شوہر اور بچوں کو بلاؤ اور جب سب آ گئے اور کھانا کھالیا تو ایک بستر پر لیٹ گئے جس پر خیبری چادر بچھی ہوئی تھی۔ میں حجرہ میں مشغولِ نماز تھی تو آیتِ تطہیر نازل ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس چادر کو سب کے اُوپر ڈال دیا اور ایک ہاتھ باہر نکال کر آسمان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا، ”خدایا! یہ میرے اہل بیت (علیہم السلام) اور خواص ہیں، اِن سے ہر رِجس کو دُور رکھنا اور انھیں مکمل طور پر پاکیزہ رکھنا، (پھر فرمایا) خدایا! یہ میرے اہل بیت (علیہم السلام) ہیں اِن سے ہر رِجس کو دُور رکھنا اور انھیں مکمل طور سے پاک و پاکیزہ رکھنا۔ حضرت اُمّ سلمہ ؓ کہتی

---

[1] امالی طوسی۔ ابن عساکر (متوفی ۵۷۱ء)، تاریخ دمشق حالات امام حسین علیہ السلام ص ۱۰۲

[2] ابن عساکر (متوفی ۵۷۱ء)، تاریخ دمشق حالات امام حسین علیہ السلام ص ۱۰۲
ابن مدویہ، درمنثور ۶ ص ۶۰۴۔ خصال ۴۰۳ / ۱۱۳۔ امالی شیخ ابی جعفر الصدوق ؒ (متوفی ۳۸۱ھ)، ۳۸۱ / ۴۔ فتال نیشاپوری (متوفی ۵۰۸ ق)، روضۃ الواعظین ص ۱۷۵
ابوسعید، تفسیر فرات کوفی ۳۳۴ / ۴۵۴

ہیں کہ میں نے اُس چادر میں سر ڈال کر گذارش کی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیا میں بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارا انجام خیر ہے، تمھارا انجام بخیر ہے۔ [1]

۱۳۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے آبا و اجداد کے حوالہ سے امام زین العابدین علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جناب اُمِّ سلمہؓ نے فرمایا کہ آیتِ تطہیر میرے گھر میں اُس دن نازل ہوئی ہے جس دن میری باری تھی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی و فاطمہ و حسن و حسین (علیہم السلام) کو بلایا اور جبرائیل (علیہ السلام) بھی آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی خیبری چادر سب پر (علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام پر) اوڑھا کر فرمایا کہ خدایا! یہ میرے اہل بیت (علیہم السلام) ہیں اِن سے ہر رِجس کو دُور رکھنا اور انھیں مکمل طور سے پاک و پاکیزہ رکھنا۔ اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں تم ہم سے ہو اے جبرائیل...اور پھر حضرت اُمّ سلمہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت (علیہم السلام) میں ہوں اور یہ کہہ کر چادر میں داخل ہونا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو، تمھارا انجام بخیر ہے، تم پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ازواج میں ہو۔ اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اس آیتِ کریمہ کو پڑھیے، "اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝" کہ یہ آیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی، فاطمہ، حسن اور حسین (علیہم السلام) سے متعلق ہے۔ [2]

---

[1] مسند احمد بن حنبل ۱۰ ص ۱۷۷۔ فضائل الصحابہ ابن حنبل ۲ ص ۵۸۷ / ۹۹۴
علی ابن حسین ابن عبداللہ ابن عساکر دمشقی (متوفی ۵۷۱ ھ)، تاریخ دمشق (عساکر) حالات امام حسن علیہ السلام ص ۱۲۳۔ مناقب ابن مغازلی ۳۴۸/۳۰۴۔ مناقب امیر المومنین علیہ السلام کوفی، ج ۲ ص ۱۶۱

[2] الحاکم نیشاپوری (متوفی ۴۰۵ ھ)، مستدرک علی الصحیحین، ۳ ص ۱۵۸
ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی (متوفی ۴۵۸ ھ)، سنن الکبریٰ، ج ۲ ص ۲۱۴

۱۴۔ صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صبح سیاہ بالوں والی چادر اوڑھے ہوئے تھے اور اتنے میں حسن (علیہ السلام) آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنھیں بھی (چادر میں) داخل کرلیا، پھر حسین (علیہ السلام) آ گئے اور اُنھیں بھی (چادر میں) لے لیا، پھر فاطمہ (علیہا السلام) آ گئیں تو اُنھیں بھی (چادر میں) شامل کرلیا اور پھر علی (علیہ السلام) آ گئے تو اُنھیں بھی (چادر میں) داخل کرلیا، اور اس کے بعد آیتِ تطہیر کی تلاوت فرمائی۔[۱]

۱۵۔ عوام بن حوشب نے تیمی سے نقل کیا ہے کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس حاضر ہوا تو اُنھوں نے یہ روایت بیان کی کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی، حسن، حسین اور فاطمہ (علیہم السلام) کو بلایا اور فرمایا کہ خدایا! یہ میرے اہل بیت (علیہم السلام) ہیں، ان سے ہر رِجس کو دُور رکھنا اور انھیں مکمل طور پر پاک و پاکیزہ رکھنا۔[۲]

۱۶۔ جمیع بن عمیر کہتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ حضرت عائشہ بنت ابی بکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، میری والدہ نے اُن سے پوچھا کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت علی (علیہ السلام) کے ساتھ کیسی تھی؟ اُنھوں نے کہا وہ تمام مَردوں میں (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو) سب سے زیادہ محبوب تھے اور میں نے خود دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنھیں اور فاطمہ و حسن و حسین (علیہم السلام) کو اپنی ردا میں داخل کر کے فرمایا، ''خدایا! یہ میرے اہل بیت (علیہم السلام) ہیں، اِن سے ہر رِجس کو دُور رکھنا اور انھیں مکمل طور پر پاک و پاکیزہ رکھنا۔'' اس کے بعد میں نے چاہا کہ میں بھی چادر میں سر ڈال دوں مگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے منع کر دیا تو میں نے عرض کیا کہ کیا میں اہل بیت (علیہم السلام) میں نہیں ہوں؟ تو

---

[۱] صحیح مُسلم ۴/ ۱۸۸۳/ ۲۴۲۴۔ المستدرک ۳ ص ۱۵۹/ ۴۷۰۷
تفسیر طبری ۲۲ ص ۶۰۔ السنن الکبریٰ ۲ ص ۲۱۲/ ۲۸۵۸۔ المصنف ابن ابی شیبہ، ۷ ص ۵۰۲/ ۳۹
مسند اسحاق بن راہویہ، ۳ ص ۶۷۸/ ۱۲۷۱
ابن عساکر (متوفی ۵۷۱ھ)، تاریخ دمشق حالات امام حسن علیہ السلام ۶۳ / ۱۱۳

[۲] امالی شیخ ابی جعفر الصدوق علیہ رحمۃ (متوفی ۳۸۱ ہجری)، ۵ ص ۳۸۲

فرمایا کہ تم خیر پر ہو، بیشک تم خیر پر ہو۔ [۱]

جمہور محدثین نے حدیثِ کساء کو اُمہات المومنین میں سے صرف حضرت اُمِّ سلمہؓ سے روایت کیا ہے جس کی وجہ شاید یہ رہی ہوگی کہ یہ تاریخ ساز واقعہ اُن ہی کے گھر میں پیش آیا۔ مندرجہ بالا تین روایات جو کہ صفیہ بنت شیبہ، عوام بن حوشب اور جمیع بن عمیر سے مروی ہیں اِن میں حضرت اُمِّ سلمہؓ کی بجائے حضرت عائشہؓ کا ذکر ہے جو اس لحاظ سے عجیب معلوم ہوتا ہے کہ آیتِ تطہیر تو حضرت اُمِّ سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی اور اُس وقت وہ تمام بزرگ ہستیاں بھی وہیں موجود تھیں جن سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تو پھر حضرت عائشہؓ وہاں کیسے موجود تھیں؟ جبکہ کثیر روایت میں اُن کا ذکر ہی موجود نہیں۔ ہمارے اس خیال کو صفیہ بنت شیبہ اور عوام بن حوشب کی روایات سے تقویت ملتی ہے کیونکہ ان کی روایات میں حضرت عائشہؓ کا چادر میں داخل ہونے کی خواہش کرنا نہیں ملتا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنھوں نے صرف روایت کو بیان کیا جو کہ ممکن ہے حضرت اُمِّ سلمہؓ سے سُن کر بیان کیا ہو۔ چادر میں داخل ہونے کی تمنا صرف جمیع بن عمیر کی روایت میں ملتی ہے جو مندرجہ بالا تمام روایات کی روشنی میں عجیب معلوم ہوتی ہے۔ تاہم حضرت عائشہؓ سے متعلق روایات کے مطالعے سے یہ مزید واضح ہوجاتا ہے کہ اُمہات المومنینؓ میں سے چاہے کوئی بھی ہو، اپنے تمام تر مقام ومرتبہ کے باوجود وہ اہل بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شامل نہیں۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ چھ ماہ تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول رہا کہ جب نمازِ فجر کے لیے نکلتے تو حضرت فاطمہ علیہا السلام کے دروازے کے پاس سے گزرتے ہوئے فرماتے کہ اے اہل بیت (علیہم السلام) نماز قائم کرو، پھر فرماتے ''اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾'' (اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے تم سے ہر طرح کی آلودگی دُور رکھے اور تم کو خوب پاک وصاف رکھے)، ابوسعید خدری سے

---

[۱] ابن عساکر (متوفی ۵۷۱ء)، تاریخ دمشق حالات امام علی علیہ السلام ۲ ص ۱۶۴، ۲۶۴

شواھد التنزیل ۲ ص ۶۱/ ۶۸۲۔ العمدۃ ۴۰/ ۲۳۔ مجمع البیان ۸/ ۵۵۹

مروی ہے کہ یہ آیت مبارکہ پانچ ہستیوں کے بارے میں ہے اور وہ ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین (علیہم السلام)۔[1]

یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت فاطمہ علیہا السلام کے گھرانے کو اہل بیت (علیہم السلام) کہہ کر پکارتے تھے اور یہی گھرانہ دراصل اہل بیتِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ○

[1] ڈاکٹر طاہر القادری، سیف الجلی علیٰ منکر ولایت علی، ص۱۵ بحوالہ ترمذی، الجامع الصحیح ۵:۳۵۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳:۲۵۹۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲:۷۶۱ ابن ابی شیبہ، المصحف، ۶:۳۸۸۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵:۳۶۰۔ عبد بن حمید، المسند، ۳۶۷۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۷۲۔ بخاری، الکنی، ص۲۵۔ ابن حیان، طبقات المحدثین باصبھان ۴:۱۴۸۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ۷:۲۱۸۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء ۲:۱۳۴۔ مزی، تہذیب الکمال، ۳۵،۲۵۰،۲۵۱۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳:۴۸۳۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالمآثور ۵:۶۱۳۔ شوکانی، فتح القدیر ۲۸۰۔ طبرانی المعجم الصغیر، ۱:۲۳۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط ۳:۳۸۰۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۵۶

حدیثِ کساء

''حدیثِ کساء'' سے مراد احادیث کا وہ مجموعہ ہے جو اہل سنت اور اہل تشیع کی کتب احادیث میں آیتِ تطہیر کی شانِ نزول اور کساء کے نیچے جمع ہونے والے اصحابِ کساء یعنی پنجتن پاک (علیہم السلام) کے بارے میں بیان کیا گیا ہے (ان احادیث میں سے کچھ اُوپر بیان کی جا چکی ہیں) جبکہ عام طور پر حدیثِ کساء سے مراد مندرجہ ذیل حدیث لی جاتی ہے جو بسند صحیح جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک تھے۔

حدیثِ کساء فضائل و مناقبِ محمد و آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سدا بہار مرقع ہے جو مومنین کے لیے فیوض و برکات کا سرچشمہ ہے۔ اس حدیثِ مبارکہ کے آخری حصہ سے ظاہر ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ جس محفل میں اس کی تلاوت کی جائے گی اُس کے حاضرین پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل فرمائے گا، ملائکہ اُن کے لیے طلبِ مغفرت کریں گے، رنجیدہ کا رنج دُور ہوگا اور حاجت مند کی حاجت پوری ہوگی۔

اس حدیث شریف کی برکتوں سے بہرہ مند ہونے کے لیے اوّل و آخر تین بار دُرود شریف پڑھ کر روزانہ یا کم از کم ہفتہ میں ایک بار، خصوصاً شبِ جمعہ یا روزِ جمعہ اس کی تلاوت فرمائیں اور اللہ تعالیٰ سے پنجتن پاک (علیہم السلام) کی عصمت و طہارت کے صدقہ میں اپنی حاجات طلب کریں۔

حدیثِ کساء کے مستند ہونے میں کسی کو کلام نہیں، اسے علما و مفسرین نے احادیث و روایاتِ کثیرہ و متواترہ سے نقل فرمایا ہے۔ یہ حدیث مختصر طور پر کئی طریقوں سے روایت کی گئی ہے، چند حوالے مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) مسلم، کتاب فضائل صحابہ، باب فضائل اہل بیت النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) الجزء السابع

(۲) امام احمد بن حنبل، مسند الجزء الاوّل صفحہ ۳۳۱ الجزء الثالث صفحہ ۱۰۱، ۲۰۹، ۲۸۰،

الجزء الرابع صفحہ ۵،۷،۱۰، والجزء السادس صفحہ ۲۹۲، ۲۹۶، ۲۹۸، ۳۰۴، ۳۲۲

(۳) ترمذی، ک ۴۴ ح ۷، ک ۴۶ ب ۳۱، ۶۰

(۴) جلال الدّین سیوطی، کتاب الدرالمنشور الجزء الخامس صفحہ ۱۹۸، ۱۹۹

(۵) شیخ عبدالحق محدث دہلوی، اشعت اللمعات جلد چہارم، صفحہ ۳۸۷، صفحہ ۳۷۹

(۶) ابوداوٗد الطالسی مسند الجزء الثامن صفحہ ۲۷۴، حدیث ۲۰۵۵

(۷) علّامہ ابن حجر مکّی، صواعقِ محرقہ، ترجمہ فارسی ''براہنث قاطعہ''

(۸) مندرجہ ذیل حدیث عوالم العلوم شیخ عبداللہ بن نوراللہ البحرانی کے نسخہ سے لی گئی ہے جو اُنھوں نے بسندِ صحیح حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول کی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عَنۡ جَابِرِ ابۡنِ عَبۡدُ اللّٰہِ الۡاَنۡصَارِیۡ،

عَنۡ فَاطِمَۃَ الزَّہۡرَآءِ عَلَیۡہَا السَّلَامُ بِنۡتِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ سَمِعۡتُ فَاطِمَۃَ اَنَّہَا قَالَتۡ دَخَلَ عَلَیَّ اَبِیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِیۡ بَعۡضِ الۡاَیَّامِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکِ یَا فَاطِمَۃُ فَقُلۡتُ عَلَیۡکَ السَّلَامُ قَالَ اِنِّیۡۤ اَجِدُ فِیۡ بَدَنِیۡ ضُعۡفًا فَقُلۡتُ لَہٗ اُعِیۡذُکَ بِاللّٰہِ یَا اَبَتَاہُ مِنَ الضُّعۡفِ فَقَالَ یَا فَاطِمَۃُ اِیۡتِیۡنِیۡ بِالۡکِسَآءِ الۡیَمَانِیۡ فَغَطِّیۡنِیۡ بِہٖ فَاَتَیۡتُہٗ بِالۡکِسَآءِ الۡیَمَانِیۡ فَغَطَّیۡتُہٗ بِہٖ وَصِرۡتُ اَنۡظُرُ اِلَیۡہِ وَاِذَا وَّجۡہُہٗ یَتَلَاۡلَؤُ کَاَنَّہُ الۡبَدۡرُ فِیۡ لَیۡلَۃِ تَمَامِہٖ وَ کَمَالِہٖ فَمَا کَانَتۡ اِلَّا سَاعَۃً وَّ اِذَا بِوَلَدِیَ الۡحَسَنِ علیہ السلام قَدۡ اَقۡبَلَ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکِ یَا اُمَّاہُ فَقُلۡتُ وَعَلَیۡکَ السَّلَامُ یَا قُرَّۃَ عَیۡنِیۡ وَ ثَمَرَۃَ فُؤَادِیۡ فَقَالَ یَا اُمَّاہُ اِنِّیۡ اَشَمُّ عِنۡدَکِ رَآئِحَۃً طَیِّبَۃً کَاَنَّہَا رَآئِحَۃُ جَدِّیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقُلۡتُ نَعَمۡ اِنَّ جَدَّکَ تَحۡتَ الۡکِسَآءِ فَاَقۡبَلَ الۡحَسَنُ علیہ السلام نَحۡوَ الۡکِسَآءِ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا جَدَّاہُ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَ تَاۡذَنُ

لِيْۤ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكَ تَحْتَ الْكِسَاۤءِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ وَيَا صَاحِبَ
حَوْضِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهٗ تَحْتَ الْكِسَاۤءِ فَمَا كَانَتْ اِلَّا سَاعَةً وَّ اِذَا
بِوَلَدِيَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَام قَدْ اَقْبَلَ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ
السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ وَيَا قُرَّةَ عَيْنِيْ وَثَمَرَةَ فُؤَادِيْ فَقَالَ لِيْ يَا اُمَّاهُ اِنِّيْۤ اَشَمُّ عِنْدَكِ
رَآئِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ جَدِّيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ نَعَمْ اِنَّ جَدَّكَ وَاَخَاكَ
تَحْتَ الْكِسَاۤءِ فَدَنٰى الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَام نَحْوَ الْكِسَاۤءِ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللهُ اَ تَاْذَنُ لِيْۤ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمَا تَحْتَ الْكِسَاۤءِ
فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ وَيَا شَافِعَ اُمَّتِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهُمَا
تَحْتَ الْكِسَاۤءِ فَاَقْبَلَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَام وَقَالَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَبَا الْحَسَنِ
وَيَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اِنِّيْۤ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَآئِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ
اَخِيْ وَابْنِ عَمِّيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ نَعَمْ هَا هُوَ مَعَ وَلَدَيْكَ تَحْتَ الْكِسَاۤءِ
فَاَقْبَلَ عَلِيٌّ نَحْوَ الْكِسَاۤءِ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ
اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاۤءِ قَالَ لَهٗ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَخِيْ وَيَا وَصِيِّيْ وَخَلِيْفَتِيْ
وَصَاحِبَ لِوَآئِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ عَلِيٌّ تَحْتَ الْكِسَاۤءِ ثُمَّ اَتَيْتُ نَحْوَ الْكِسَاۤءِ
وَقُلْتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَتَاهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ
تَحْتَ الْكِسَاۤءِ قَالَ وَعَلَيْكِ السَّلَامُ يَا بِنْتِيْ وَيَا بَضْعَتِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكِ فَدَخَلْتُ
تَحْتَ الْكِسَاۤءِ فَلَمَّا اكْتَمَلْنَا جَمِيْعًا تَحْتَ الْكِسَاۤءِ اَخَذَ اَبِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ
بِطَرَفَيِ الْكِسَاۤءِ وَاَوْمَئَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى اِلَى السَّمَاۤءِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰؤُلَاۤءِ اَهْلُ
بَيْتِيْ خَاصَّتِيْ وَحَامَّتِيْ لَحْمُهُمْ لَحْمِيْ وَدَمُهُمْ دَمِيْ يُؤْلِمُنِيْ مَا يُؤْلِمُهُمْ وَيَحْزُنُنِيْ مَا
يَحْزُنُهُمْ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَهُمْ وَعَدُوٌّ لِّمَنْ عَادَاهُمْ

وَمُحِبٌّ لِّمَنْ اَحَبَّهُمْ اِنَّهُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ
وَغُفْرَانَكَ وَرِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ
تَطْهِيْرًا ○ فَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ يَا مَلَآئِكَتِيْ وَيَا سُكَّانَ سَمَاوَاتِيْ اِنِّيْ مَا خَلَقْتُ سَمَآءً
مَّبْنِيَّةً وَّلَا اَرْضًا مَّدْحِيَّةً وَّلَا قَمَرًا مُّنِيْرًا وَّلَا شَمْسًا مُّضِيْٓئَةً وَّلَا فَلَكًا يَّدُوْرُ وَلَا
بَحْرًا يَّجْرِيْ وَلَا فُلْكًا يَّسْرِيْ اِلَّا فِيْ مَحَبَّةِ هٰٓؤُلَآءِ الْخَمْسَةِ الَّذِيْنَ هُمْ تَحْتَ الْكِسَآءِ
فَقَالَ الْاَمِيْنُ جِبْرَآئِيْلُ يَا رَبِّ وَمَنْ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ هُمْ اَهْلُ
بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنُ الرِّسَالَةِ هُمْ فَاطِمَةُ وَاَبُوْهَا وَبَعْلُهَا وَبَنُوْهَا فَقَالَ
جِبْرَآئِيْلُ يَا رَبِّ اَتَاْذَنُ لِيْٓ اَنْ اَهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ لِاَكُوْنَ مَعَهُمْ سَادِسًا فَقَالَ
اللهُ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَهَبَطَ الْاَمِيْنُ جِبْرَآئِيْلُ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ
اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْعَلِيُّ الْاَعْلٰى يَقْرَئُكَ السَّلَامَ وَيَخُصُّكَ بِالتَّحِيَّةِ وَالْاِكْرَامِ وَيَقُوْلُ
لَكَ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ اِنِّيْ مَا خَلَقْتُ سَمَآءً مَّبْنِيَّةً وَّلَا اَرْضًا مَّدْحِيَّةً وَّلَا قَمَرًا مُّنِيْرًا
وَّلَا شَمْسًا مُّضِيْٓئَةً وَّلَا فَلَكًا يَّدُوْرُ وَلَا بَحْرًا يَّجْرِيْ وَلَا فُلْكًا يَّسْرِيْ اِلَّا لِاَجْلِكُمْ
وَمَحَبَّتِكُمْ وَقَدْ اَذِنَ لِيْٓ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكُمْ فَهَلْ تَاْذَنُ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ
رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَمِيْنَ وَحْيِ اللهِ اِنَّهٗ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ
فَدَخَلَ جِبْرَآئِيْلُ مَعَنَا تَحْتَ الْكِسَآءِ فَقَالَ لِاَبِيْ اِنَّ اللهَ قَدْ اَوْحٰى اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ
اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ○
فَقَالَ عَلِيٌّ علیہ السلام لِاَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَخْبِرْنِيْ مَا لِجُلُوْسِنَا هٰذَا تَحْتَ الْكِسَآءِ
مِنَ الْفَضْلِ عِنْدَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا
وَّاصْطَفَانِيْ بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِيْ مَحْفَلٍ مِّنْ مَّحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ
وَفِيْهِ جَمْعٌ مِّنْ شِيْعَتِنَا وَمُحِبِّيْنَا اِلَّا وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ بِهِمُ
الْمَلَآئِكَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ اِلٰى اَنْ يَّتَفَرَّقُوْا فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذًا وَّاللهِ

فُزۡنَا وَفَازَ شِیۡعَتُنَا وَرَبِّ الۡکَعۡبَۃِ فَقَالَ اَبِیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ وَالَّذِیۡ بَعَثَنِیۡ بِالۡحَقِّ نَبِیًّا وَّاصۡطَفَانِیۡ بِالرِّسَالَۃِ نَجِیًّا مَّا ذُکِرَ خَبَرُنَا ھٰذَا فِیۡ مَحۡفِلٍ مِّنۡ مَّحَافِلِ اَھۡلِ الۡاَرۡضِ وَفِیۡہِ جَمۡعٌ مِّنۡ شِیۡعَتِنَا وَمُحِبِّیۡنَا وَفِیۡھِمۡ مَّھۡمُوۡمٌ اِلَّا وَفَرَّجَ اللّٰہُ ھَمَّہٗ وَلَا مَغۡمُوۡمٌ اِلَّا وَ کَشَفَ اللّٰہُ غَمَّہٗ وَلَا طَالِبُ حَاجَۃٍ اِلَّا وَقَضَی اللّٰہُ حَاجَتَہٗ فَقَالَ عَلِیٌّ عَلَیۡہِ السَّلَامُ اِذًا وَّاللّٰہِ فُزۡنَا وَسُعِدۡنَا وَ کَذَالِکَ شِیۡعَتُنَا فَازُوۡا وَسُعِدُوۡا فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَرَبِّ الۡکَعۡبَۃِ ○

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے، حضرت جابر ابن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزاہراء علیہا السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بابا جان حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک دن میرے گھر تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ فاطمہ (علیہا السلام)! تم پر سلام ہو۔ میں نے جواب دیا کہ بابا جان! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر بھی سلام ہو پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے فرمایا! میں اپنے جسم میں کمزوری سی محسوس کر رہا ہوں۔ میں نے کہا، بابا جان! خدا نہ کرے جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کمزور ہوں۔ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے فرمایا، فاطمہ (علیہا السلام)! یمنی چادر لا کر مجھے اُڑھا دو۔ چنانچہ میں یمنی چادر لے آئی اور وہ میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو اُڑھا دی، میں برابر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی بدلتی ہوئی کیفیت کا مشاہدہ کرنے لگی، ایک دم دیکھتی ہوں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا چہرۂ مبارک چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکنے لگا۔ ایک ساعت نہیں گذری تھی کہ میرے بیٹے حسن (علیہ السلام) آ گئے اور بولے آپ پر سلام ہو، امّی جان! میں نے جواب دیا، تم پر بھی سلام ہو میری آنکھ کے تارے! میرے دل کے ٹکڑے! پھر وہ کہنے لگے، امّی جان! مجھے گھر میں اپنے نانا جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاک خوشبو آ رہی ہے میں نے کہا، ہاں! تمھارے نانا جان چادر اُوڑھے ہوئے تشریف رکھتے ہیں، اس پر حسن (علیہ السلام) چادر کی طرف بڑھے اور کہنے لگے کہ نانا جان! اے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر سلام ہو، کیا مجھے اجازت ہے کہ میں

بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس چادر میں آجاؤں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جواب دیا، تم پر بھی سلام ہو میرے بیٹے! میرے حوض (حوضِ کوثر) کے مالک! ہاں تمھیں اجازت ہے، پس حسن (علیہ السلام) بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس چادر میں پہنچ گئے۔ ایک ساعت نہیں گزری تھی کہ میرے بیٹے حسین (علیہ السلام) آ گئے اور کہنے لگے، سلام ہو آپ پر اے امّی جان! میں نے جواب دیا، تم پر بھی سلام ہو اے میرے بیٹے! میری آنکھ کے تارے! میرے لختِ جگر! پھر وہ مجھ سے کہنے لگے، امّی جان! مجھے گھر میں اپنے نانا جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک خوشبو آ رہی ہے۔ میں نے کہا، ہاں! تمھارے نانا جان اور بھائی جان دونوں چادر کے اندر ہیں، اس پر حسین (علیہ السلام) چادر کے قریب گئے اور بولے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر سلام ہو نانا جان! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر سلام ہو اے خدا کے مختار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اجازت ہے کہ میں بھی آپ دونوں کے پاس چادر میں آ جاؤں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تم پر بھی سلام ہو میرے بیٹے! میری اُمت کو بخشوانے والے! تمھیں اجازت ہے۔ پس حسین (علیہ السلام) بھی اُن دونوں کے پاس چادر میں داخل ہو گئے۔ اسی اثنا میں ابوالحسن علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) آ گئے اور بولے، تم پر سلام ہو اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی! میں نے جواب دیا، آپ پر بھی سلام ہو اے ابو الحسن! اے امیرالمومنین (علیہ السلام)! پھر وہ کہنے لگے، فاطمہ (سلام اللہ علیہا)! مجھے گھر میں اپنے بھائی، اپنے عم زاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ خوشبو آ رہی ہے میں نے جواب دیا کہ ہاں وہ آپ کے دونوں بیٹوں سمیت چادر کے اندر ہیں۔ پھر علی (علیہ السلام) چادر کے قریب گئے اور بولے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر سلام ہو، کیا مجھے بھی اجازت ہے کہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس چادر میں آ جاؤں؟ بابا جان نے اُن سے فرمایا، تم پر بھی سلام ہو میرے بھائی اور میرے وصی، میرے جانشین اور میرے علم بردار! تمھیں اجازت ہے۔ پس علی (علیہ السلام) چادر میں داخل ہو گئے۔ پھر میں چادر کے قریب گئی اور کہا سلام ہو آپ پر اے بابا جان! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا مجھے بھی اجازت ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس چادر میں آ جاؤں؟ بابا جان نے فرمایا! تم پر بھی

سلام ہو میری بیٹی! میرے جگر کے ٹکڑے! تمھیں بھی اجازت ہے، پس میں بھی چادر میں داخل ہو گئی۔ جب ہم سب چادر میں اکٹھے ہو گئے تو بابا جان نے چادر کے دونوں کناروں کو پکڑا اور اپنے دائیں ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، میرے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور میرے خاص لوگ اور میرے حامی ہیں، اِن کا گوشت میرا گوشت اور اِن کا خون میرا خون ہے، جو اِنہیں ستاتا ہے وہ مجھے ستاتا ہے اور جو اِنہیں رنجیدہ کرتا ہے وہ مجھے رنج پہنچاتا ہے، میں اُس سے لڑوں گا جو اِن سے لڑے گا اور اُس سے صلح رکھوں گا جو اِن سے صلح رکھے گا اور جو اِن سے دشمنی رکھے گا میں بھی اُس سے دشمنی رکھوں گا اور میں بھی اُس سے محبت رکھوں گا جو اِن سے محبت رکھے گا کیونکہ یہ مجھ سے ہیں اور میں اِن سے ہوں، (اے خدا!) تو اپنی صلوٰۃ اور برکات اور رحمت اور بخشش اور خوشنودی میرے لیے اور اِن کے لیے قرار دے، اِن سے نجاست کو دُور رکھ اور انہیں نہایت پاک و پاکیزہ رکھ۔ پھر خدائے بزرگ و برتر نے فرمایا، اے میرے فرشتو! اور اے میرے آسمانوں میں رہنے والو! میں نے یہ مضبوط آسمان اور پھیلی ہوئی زمین اور روشن چاند اور چمکتا سورج اور گھومتے ستارے اور چھلکتا سمندر اور تیرتی کشتی، یہ ساری چیزیں انھی پانچ افراد کی خاطر اور انھی کی محبت میں پیدا کی ہیں جو اس چادر کے نیچے ہیں۔ اس پر جبرائیل (علیہ السلام) نے پوچھا، پروردگار! یہ چادر اوڑھنے والی ہستیاں کون ہیں؟ خداوند عالم نے فرمایا، یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت (علیہم السلام) اور رسالت کا خزینہ ہیں۔ یہ فاطمہ (علیہا السلام) ہیں، ان کے والد بزرگوار، ان کا شوہر اور ان کے دو بیٹے ہیں۔ جبرائیل (علیہ السلام) نے عرض کیا، اے میرے پروردگار! کیا مجھے اجازت ہے کہ میں بھی زمین پر اُتروں اور ان کے ساتھ شامل ہو کر چھٹا فرد بن جاؤں؟ خدا نے فرمایا، ہاں تمھیں اجازت ہے۔ پس جبرائیل امین (علیہ السلام) زمین پر اُترے اور کہنے لگے، اے خدا کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! سلام ہو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر، خدائے بزرگ و برتر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو سلام کہتا ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو درُود اور احترام سے سرفراز فرماتا ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں نے یہ مضبوط آسمان اور

پھیلی ہوئی زمین اور روشن چاند اور چمکتا ہوا سورج اور گھومتے سیارے اور چھلکتا سمندر اور تیرتی کشتی، یہ ساری چیزیں صرف آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت اور صدقے میں پیدا کی ہیں اور خدا نے مجھے اجازت دی ہے کہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چادر کے اندر آ جاؤں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی مجھے اجازت دیتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اور تم پر بھی سلام ہو اے خدا کی وحی کے امین! ہاں، تمھیں بھی اجازت ہے پھر جبرائیل (علیہ السلام) بھی ہم لوگوں کے ساتھ چادر میں آ گئے۔ اس کے بعد جبرائیل (علیہ السلام) نے میرے بابا جان سے کہا کہ خدا آپ لوگوں کو وحی بھیجتا ہے اور کہتا ہے ''واقعی خدا نے یہ ارادہ کیا ہے کہ آپ اہل بیت (علیہم السلام) سے ہر نجاست کو دُور رکھے اور آپ لوگوں کو پاک و پاکیزہ رکھے۔'' تب علی (علیہ السلام) نے بابا جان سے کہا کہ مجھے بتائیے کہ اس چادر کے اندر آ جانا خدا کے نزدیک کیا فضیلت رکھتا ہے؟ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اُس ذات کی قسم! جس نے مجھے نبی بنایا اور لوگوں کی نجات کی خاطر مجھے رسالت کے لیے منتخب کیا، اہلِ زمین کی جس محفل میں ہمارے شیعہ اور دوست دار اکٹھے ہوں گے اور ہماری یہ حدیث بیان کریں گے تو اُن پر خدا کی رحمت نازل ہوگی، فرشتے اُن کو حلقے میں لے لیں گے اور جب تک وہ لوگ محفل سے رخصت نہیں ہو جائیں گے اُن کے گناہوں کی بخشش کے لیے دُعا کرتے رہیں گے۔ اس پر علی (علیہ السلام) نے کہا، خدا کی قسم! ہم اِس وقت کامیاب ہو گئے اور ہمارے شیعہ بھی کامیاب ہو گئے۔ پھر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے علی (علیہ السلام)! اُس ذات کی قسم جس نے مجھے سچا نبی بنایا اور لوگوں کی نجات کی خاطر رسالت کے لیے منتخب کیا، اہلِ زمین کی جس کسی محفل میں ہمارے شیعہ اور دوست دار اکٹھے ہوں گے اور ہماری یہ حدیث بیان کریں گے اس محفل میں جو کوئی دُکھی ہوگا، خدا اُس کا دُکھ دُور کرے گا، جو غم زدہ ہو گا اُس کو غم سے چھٹکارا دے گا اور جو کوئی حاجت مند ہوگا خدا اُس کی حاجت پوری کر دے گا۔ پھر علی (علیہ السلام) نے فرمایا، بخدا! ہم نے اِس وقت کامیابی اور برکت پائی اور اس طرح ہمارے شیعہ بھی کامیاب ہوئے اور خوش نصیب ٹھہرے دُنیا اور آخرت میں اور ربِ کعبہ کی قسم۔

مفہومِ اہل بیت (علیہم السلام) آیتِ مباہلہ کی روشنی میں

مباہلہ کا واقعہ متواترات سے ہے یعنی اسے خاصہ وعامہ نے تفاسیر، تواریخ اور احادیث کی کتب میں اسکی خصوصیات میں تھوڑے بہت اختلاف کے ساتھ درج کیا ہے۔

شیخ طبرسی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ نصارائے نجران کے شرفا کی ایک جماعت حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئی۔ اُس جماعت کے سر برآوردہ تین اشخاص تھے۔ ایک عاقب، جواُن کا سردار اور صاحب علم ورائے تھا، دوسرا عبدالمسیح، جس سے نجران کے ہاں تمام مشکل اُمور میں مدد لی جاتی تھی اور تیسرا ابوحارثہ، جواُن کا پیشوا اور عالم تھا۔[1] اُنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات چیت شروع کی اور تمام دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوالات اور مناظرات کرتے رہے۔ آخر میں اُن کے ایک عالم نے کہا،

''اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسیح (علیہ السلام) کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟''

فرمایا،''وہ خدا کے بندے اور اُس کے رسول تھے۔''

اُنھوں نے کہا،''کیا کبھی کوئی بچہ بغیر باپ کے پیدا ہوا ہے؟''

اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی:[2]

''اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَہٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ﴿۵۹﴾''

(بے شک اللہ کے نزدیک عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال آدم (علیہ السلام) کی سی ہے کہ اللہ نے اُنھیں مٹی سے پیدا کیا پھر حکم دیا کہ ہوجا سو وہ ہوگیا۔)

اُنھوں نے اس دلیل کو ماننے سے انکار کر دیا اور بے جا بحث ومباحثہ کرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنھیں سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن وہ برابر انکار کرتے چلے گئے۔ پھر جب اُن کا انکار

---

[1] علامہ محمد باقر مجلسیؒ (متوفی ۱۶۹۸ء)، حیاتُ القلوب، جلد دوم ص ۷۵۳ تا ۷۵۵ بحوالہ طبرسی

[2] سورۃ آل عمران، آیت ۵۹

حد سے تجاوز کر گیا تو خالقِ دو عالم نے یہ حکم نازل فرمایا:[۱]

''فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۣ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَي الْكٰذِبِيْنَ ۝۶۱''

(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس معاملہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس صحیح) علم آ جانے کے بعد جو لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے حجت بازی کریں تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُن سے کہیں کہ آؤ ہم اپنے اپنے بیٹوں، اپنی اپنی عورتوں اور اپنے اپنے نفسوں کو بلائیں اور پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت بھیجیں۔) اس آیت کو آیتِ مباہلہ کہا جاتا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو، ہم اپنی عورتوں کو بلائیں تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنے نفسوں کو بلائیں اور تم اپنے نفسوں کو، پھر اللہ کے سامنے گڑ گڑائیں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔

پس اگلا دن مباہلہ کے لیے مقرر ہُوا اور نصاریٰ کا وفد اپنی جائے قیام کی طرف چل پڑا۔ چلتے چلتے ابو حارثہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ دیکھنا اگر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی اولاد اور اہل بیت (علیہم السلام) کو لے کر آئیں تو عذابِ الٰہی سے ڈرنا اور اُن سے مباہلہ مت کرنا اور اگر وہ اپنے اصحاب اور پیرو کاروں کے ساتھ آئیں تو پھر پروا مت کرنا اور مباہلہ کرنا۔

دوسرے روز جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیّدۃ نساء العالمین حضرت فاطمہ علیہا السلام کے دولت کدہ پر تشریف لائے اور امام حسن علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا، امام حسین علیہ السلام کو گود میں لیا، امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اپنے آگے آگے اور جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کو پیچھے پیچھے لیے ہوئے مدینہ سے باہر تشریف لائے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقامِ مباہلہ پر نصاریٰ کے سامنے پہنچے تو ابو حارثہ نے کسی سے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہیں جو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ ہیں؟ جواب ملا کہ جو شخص آگے آگے آ رہا ہے ان کا چچا زاد بھائی، ان کی بیٹی کا شوہر اور دُنیا میں ان کو

---

[۱] سورۃ آل عمران، آیت ۶۱

سب سے زیادہ محبوب ہے اور دونوں لڑکے اُسی کے فرزند ہیں اور وہ بی بی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزیز ترین بیٹی فاطمہ (علیہا السلام) ہیں۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور مباہلہ کے لیے دوزانو ہو کر بیٹھے۔ اُدھر عاقب اور عبدالمسیح وغیرہ نے اپنے لڑکوں کو ساتھ لیا اور مباہلہ کے لیے آنا چاہا تو ابوحارثہ نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو اِس طرح بیٹھے ہیں جیسے انبیا مباہلہ کے لیے بیٹھتے ہیں، اگر وہ ہمارے ساتھ مباہلہ کریں گے تو روئے زمین پر ایک نصرانی بھی باقی نہ رہے گا۔ پس وہ لوگ مباہلہ کی جرأت نہ کر سکے اور واپس ہو گئے۔ [1]

مشکوٰۃ میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ آیتِ مباہلہ کے نازل ہونے پر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے عزیز ترین اور قریب ترین اہل بیت (علیہم السلام) کو لے کر مباہلہ کے لیے اس طرح نکلے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین (علیہم السلام) کو جو اُس وقت بہت چھوٹے چھوٹے تھے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے گود میں اُٹھا رکھا تھا، حضرت فاطمہ (علیہا السلام) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیچھے تھیں اور حضرت علی (علیہ السلام) حضرت فاطمہ (علیہا السلام) کے پیچھے تھے، آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اُن سے فرمایا کہ جب میں مباہلہ میں دُعا کروں تو تم سب مل کر آمین کہنا۔ عیسائیوں کے پیشوا کی نظر اُن نورانی چہروں پر پڑی تو اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے بے اختیار بول اُٹھا، ”تم پر افسوس ہے میں تو اِن نورانی چہروں کو ایسا دیکھ رہا ہوں کہ یہ لوگ اللہ سے یوں درخواست کریں کہ پہاڑ کو اُس کی جگہ سے اُکھاڑ دے تو بالیقین اللہ (ان کی درخواست قبول کر کے) پہاڑ کو اُس کی جگہ سے اُکھاڑ دے گا۔“ پھر اُس نے پُرزور انداز میں اپنے ساتھیوں کو مشورہ دیا کہ اِن لوگوں کے ساتھ مباہلہ ہرگز نہ کرنا ورنہ جڑ سے اُکھاڑ دیے جاؤ گے۔ آخر کار اُن مسیحیوں نے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ مباہلہ نہیں کیا اور جزیہ قبول کر کے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سیاسی اطاعت پر مجبور ہوئے... الخ [2]

---

[1] علامہ محمد باقر مجلسیؒ (متوفی ۱۶۹۸ء)، حیاتُ القلوب، جلد دوم ص ۷۵۳ تا ۷۵۵
علامہ علی نقی نقوی، تاریخ اسلام، ص ۴۸۳ تا ۴۸۴

[2] مشکوٰۃ، جلد پنجم، حدیث نمبر ۷۶۸

چنانچہ مباہلہ کی روایات سے واضح ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آیتِ مباہلہ کے حکم الٰہی، ''اَبۡنَآءَنَا وَاَبۡنَآءَ کُمۡ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَ کُمۡ وَاَنۡفُسَنَا وَاَنۡفُسَکُمۡ ''(ہم اپنے اپنے بیٹوں، اپنی اپنی عورتوں اور اپنے اپنے نفسوں کو بلائیں) پر اپنی عورتوں میں سے صرف حضرت فاطمہ علیہا السلام کو اور بیٹوں اور نفسوں کے طور پر اپنے ساتھ حسنین کریمین اور علی ابن ابی طالب (علیہم السلام) کو لے کر گئے، پس یہی ہستیاں اہل بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

ذریت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اہلِ سنت کے عالم دین شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی اپنی مشہور کتاب ''القول البدیع'' میں لکھتے ہیں کہ ذریّت سے مراد اولاد اور اولاد کی اولاد ہے اور اہلِ سنت کے ائمہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد کی روایات کے مطابق حضرت فاطمہ (علیہا السلام) کی اولاد کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی ذریت میں داخل ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے جن کے لیے صلوٰۃ عن اللہ مطلوب ہے۔ ابن الحاجب نے مالکیوں سے بیٹیوں کی اولاد کے داخل ہونے پر اتفاق کیا ہے، فرمایا عیسیٰ علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کی ذریّت سے تھے۔ اہلِ سنت کے امام ابوحنیفہ کا مذہب اور امام احمد کی ایک روایت یہ ہے کہ لڑکیوں کی اولاد ذریّت میں داخل نہیں مگر اصل عظیم اور والد کریم جس کے مرتبہ کو کوئی نہیں پہنچ سکتا، کے شرف کی وجہ سے اولادِ حضرت فاطمہ (علیہا السلام) اس سے مستثنیٰ ہے۔ [1] یعنی اولاد حضرت فاطمہ علیہا السلام ذریّتِ رسول یا آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

عبدالرحمٰن سخاوی مزید لکھتے ہیں، ''آل'' سے متعلق علمائے اہلِ سنت فرماتے ہیں کہ اس کی اصل ''اہل'' ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسن (علیہ السلام) سے فرمایا:

''اِنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ''

---

[1] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع (ضیاء القرآن پبلی کیشنز)، ص ۱۵۰

(ہم آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں ہمارے لیے واجب صدقہ حلال نہیں ہے)

(یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کو آلِ محمد علیہم السلام میں قرار دیا) اور امام احمد فرماتے ہیں کہ حدیثِ تشہد میں آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت (علیہم السلام) ہے۔ اور بعض نے فرمایا کہ آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے خاص اولادِ حضرت فاطمہ (علیہا السلام) مراد ہے۔"[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسنین علیہم السلام میرے بیٹے ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین (علیہم السلام) کے ہاتھ پکڑے اور فرمایا "یہ میرے بیٹے ہیں۔"[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ہی اولادِ فاطمہ علیہا السلام کا نسب ہوں

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ماں کے بیٹوں کا آبائی خاندان ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں سوائے فاطمہ (علیہا السلام) کے بیٹوں کے، پس میں ہی ان کا ولی اور میں ہی ان کا نسب ہوں۔[3]

سیّدۃُ نساء العالمین فاطمۃ الزہراء علیہا السلام سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر عورت کے بیٹوں کا خاندان ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں ماسوائے

---

[1] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع، (ضیاء القرآن پبلی کیشنز)، ص ۱۵۰ تا ۱۵۳

[2] ذہبی، سیر اعلام النبلاء ۳: ۲۸۴۔ ابن جوزی، صفوۃ الصفوہ ۱: ۷۶۳
حافظ دیلمی (متوفی ۵۵۸ ہجری)، کتاب الفردوس، ۴: ۳۳۶

[3] حاکم، المستدرک ۳: ۱۷۹۔ ابویعلیٰ (۹۱۹ ہجری)، المسند ۲: ۱۰۹
حافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد طبرانی (متوفی ۳۶۰ ہجری)، المعجم الکبیر ۳: ۴۴

فاطمہ (علیہا السلام) کی اولاد کے، پس میں ہی اُن کا ولی ہوں اور میں ہی اُن کا نسب ہوں۔ (۱)

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر عورت کے بیٹوں کی نسبت اُن کے باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے فاطمہ (علیہا السلام) کی اولاد کے، کیونکہ میں ہی اُن کا نسب ہوں اور میں ہی اُن کا باپ ہوں۔ (۲)

حضرت عمر بن خطابؓ ہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن میرے حسب ونسب کے سوا ہر سلسلہ منقطع ہو جائے گا۔ ہر بیٹے کی باپ کی طرف نسبت ہوتی ہے ماسوائے اولادِ فاطمہ (علیہا السلام) کے، کیونکہ اُن کا باپ بھی میں ہوں اور اُن کا نسب بھی میں ہی ہوں۔ (۳)

اہل سنت کے عالم دین ڈاکٹر محمد طاہر القادری اپنی کتاب ''السَّیفُ الجَلی عَلیٰ مُنکرِ ولایة عَلی (علیہ السلام)'' میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتاب ''الفہیمات الالٰھیہ'' کے حوالے سے لکھتے ہیں، ''اس اُمتِ مرحومہ میں فاتح اوّل ولایت کا دروازہ سب سے پہلے

---

(۱) حافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد طبرانی (متوفی ۳۶۰ ھجری)، المعجم الکبیر ۳:۴۴، ۴۲۳، ۲۲:۴۲۳۔ ابویعلیٰ (۹۱۹ ھجری)، المسند ۱۲:۱۰۹۔ ھیثمی، مجمع الزوائد ۴:۲۲۴۔ حافظ دیلمی (متوفی ۵۵۸ھ)، کتاب الفردوس ۳:۲۶۴۔ خطیب بغدادی (متوفی ۱۰۷۱ء)، تاریخ بغداد ۱۱:۲۸۵۔ عجلونی، کشف الخفا ۲:۱۵۷۔ مزی، تھذیب الکمال ۱۹:۴۸۳۔ ھندی، کنزل العمال ۱۲:۱۱۶۔ سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بجب اقرباء الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ذوی الشرف ۱۲۹۔ صنعانی، سبل السلام ۴:۹۹۔ مناوی، فیض القدیر ۵:۱۷۔ عجلونی، کشف الخفاء ومزیل الالباس، ۲:۱۵۷۔

(۲) حافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد طبرانی (متوفی ۳۶۰ ھجری)، المعجم الکبیر ۳:۴۴ ھیثمی، مجمع الزوائد ۴:۲۲۴۔ شوکانی، نیل الاوطار ۶:۱۳۹۔ صنعانی، سبل السلام

(۳) احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ ۲:۶۲۶۔ حافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد طبرانی (متوفی ۳۶۰ ھجری)، المعجم الاوسط ۶:۳۶۷۔ حافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، المعجم الکبیر ۳:۴۴۔ حسینی، البیان والتعریف ۲:۱۴۵۔ بیھیقی، السنن الکبریٰ ۷:۶۴۔ ھیثمی، مجمع الزوائد ۴:۲۷۲

کھولنے والے فرد حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام ہیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں پہلا فرد جو ولایت (سب سے اعلیٰ و اقویٰ طریق) کے بابِ جذب کا فاتح بنا اور جس نے اس مقامِ بلند پر (پہلا) قدم رکھا وہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی ذات گرامی ہے، اسی وجہ سے روحانیت و ولایت کے مختلف طریقوں کے سلاسل آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں، حضرت امیر علیہ السلام کا رازِ ولایت آپ کی اولاد کرام میں سرایت کر گیا چنانچہ اولیائے اُمت میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جو کسی نہ کسی طور پر حضرت علی علیہ السلام کے خاندانِ امامت سے (اکتسابِ ولایت کے لیے) وابستہ نہ ہو۔" ڈاکٹر محمد طاہر القادری آگے چل کر لکھتے ہیں، "یہ فیضِ ولایت کہ اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جس کا منبع و سرچشمہ سیّدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام مقرر ہوئے اِس میں سیّدہ کائنات حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام اور حضرات حسنین کریمین علیہم السلام بھی آپ کے ساتھ شریک کیے گئے ہیں اور پھر اُن کی وساطت سے یہ سلسلۂ ولایتِ کبریٰ اور غوثیتِ عظمیٰ اُن بارہ ائمہ اہل بیت (علیہم السلام) میں ترتیب سے چلایا گیا جن کے آخری فرد سیّدنا امام محمد مہدی علیہ السلام ہیں۔ جس طرح سیّدنا مولا علی علیہ السلام اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فاتحِ ولایت کے درجہ پر فائز ہوئے اُسی طرح سیّدنا امام مہدی علیہ السلام اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں خاتمِ ولایت کے درجہ پر فائز ہوں گے۔ اِس موضوع پر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کی تحقیق ملاحظہ فرمائیں۔ آپ لکھتے ہیں، "اور ایک راہ وہ ہے جو قربِ ولایت سے تعلق رکھتی ہے۔ اقطاب و اوتاد اور بدلا اور نجبا اور عام اولیا اللہ اِسی راہ سے واصل ہیں، اور راہِ سلوک اِسی راہ سے عبارت ہے، بلکہ متعارف جذبہ بھی اِسی میں داخل ہے اور اس راہ میں توسط ثابت ہے اور اس راہ کے واصلین کے پیشوا اور اُن کے سردار اور اُن کے بزرگوں کے منبعِ فیض حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہیں اور یہ عظیم الشان منصب اُن سے تعلق رکھتا ہے۔ اس راہ میں گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں قدم مبارک حضرت علی علیہ السلام کے مبارک سر پر ہیں اور حضرت فاطمہ علیہا السلام اور حضرات حسنین کریمین علیہم السلام اِس مقام میں اُن کے ساتھ شریک ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت امیر علیہ السلام اپنی جسدی پیدائش سے پہلے اِس مقام کے ملجا و ماویٰ تھے،

جیسا کہ آپ علیہ السلام جسدی پیدائش کے بعد ہیں اور جسے بھی فیض و ہدایت اِس راہ سے پہنچی ان کے ذریعے سے پہنچی کیونکہ وہ اس راہ کے آخری نقطہ کے نزدیک ہیں اور اس مقام کا مرکز ان سے تعلق رکھتا ہے، اور جب حضرت امیر علیہ السلام کا دَور ختم ہوا تو یہ عظیم القدر منصب ترتیب وار حضرات حسنین کریمین علیہم السلام کو سپرد ہوا اور اُن کے بعد وہی منصب ائمہ اثنا عشرہ میں سے ہر ایک کو ترتیب وار اور تفصیل سے تفویض ہوا، اور اِن بزرگوں کے زمانہ میں اور اِسی طرح اِن کے انتقال کے بعد جس کسی کو فیض اور ہدایت پہنچی ہے انھی بزرگوں کے ذریعہ پہنچی ہے، اگرچہ اقطاب و نجبائے وقت ہی کیوں نہ ہوں، اور سب کے ملجا و ماویٰ یہی بزرگ ہیں کیونکہ اطراف کو اپنے مرکز کے ساتھ الحاق کیے بغیر چارہ نہیں ہے۔'' حضرت مجدد الف ثانی مزید فرماتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام بھی کارِ ولایت میں حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کے ساتھ شریک ہوں گے یعنی اُمتِ محمدی میں ولایت عظمیٰ کے حامل سب سے پہلے امامِ برحق مولا علی المرتضیٰ (علیہ السلام) مقرر ہوئے پھر ولایت کا سلسلۃ الذہب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلِ بیت اور آلِ اَطہار (علیہم السلام) میں ائمہ اثنا عشر (بارہ اِماموں) میں جاری کیا گیا۔[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے گروہ مسلمانان! علی (علیہ السلام) میرا بھائی ہے اور میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے اور میرے اہل بیت وکرامت میں ہے اور علی (علیہ السلام) میرا قرض ادا کرے گا اور میرے وعدوں کو وفا کرے گا۔ اے فرزندانِ ہاشم وفرزندانِ عبدالمطلب اور اے گروہ مسلمانان! علی (علیہ السلام) سے دشمنی نہ کرنا اور اس کے اَمر کی مخالفت نہ کرنا ورنہ گمراہ ہوجاؤ گے اور علی (علیہ السلام) پر حسد نہ کرنا اور اس کو چھوڑ کر دوسری طرف نہ جانا ورنہ کافر ہوجاؤ گے۔''[2]

---

[1] ڈاکٹر محمد طاہر القادری، السَّیفُ الجَلی عَلیٰ مُنکرِ ولایۃ عَلی علیہ السلام، ص ۱۵ بحوالہ مجدد الف ثانی، مکتوبات، مکتوب ۱۲۳

[2] علامہ محمد باقر مجلسیؒ (متوفی ۱۶۹۸ء)، جلاء العیون، ج ا ص ۱۱۲۸ تا ۱۳۱

غزوہ تبوک کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:[1]

’’أَلَا تَرْضَی أَنْ تَکُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَی ؟ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي‘‘

(اے علی! کیا تم اس سے خوش نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون (علیہ السلام) کو موسیٰ (علیہ السلام) سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔)

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا، ’’تم لوگ علی (علیہ السلام) کے بارے میں کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ علی (علیہ السلام) کے بارے میں کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ علی (علیہ السلام) کے بارے میں کیا چاہتے ہو؟‘‘ (یعنی تین مرتبہ یہ جملہ کہا) پھر فرمایا، ’’بیشک علی (علیہ السلام) مجھ سے ہے اور میں علی (علیہ السلام) سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مؤمن کا ولی ہے۔‘‘[2]

آیتِ تطہیر، آیت مباہلہ اور مندرجہ بالا تمام روایات کی روشنی میں یہ ثابت ہے کہ آلِ رسول، اہل بیتِ رسول یا ذریتِ رسول وہی عظیم شخصیات اور اُن کی آل ہے جنھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کبھی چادر کے نیچے جمع کرتے ہیں، کبھی مباہلہ کے میدان میں لے جاتے ہیں اور کبھی اُن کے لیے یہ فرماتے ہیں، ’’اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر اُن سے

---

[1] ابو الحسن المسعودی (متوفی ۳۴۶ھ)، التنبیة والاشراف، ص ۲۳۶

[2] ڈاکٹر محمد طاہر القادری، السیف الجلی علیٰ منکر ولایة علی علیہ السلام، حدیث ۲ بحوالہ ترمذی، الجامع الصحیح، ۶:۷۸۔ نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ۹۲:۷۷۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵:۸۴۸۴۔ احمد بن حنبل کی 'المسند، ۴:۴۳۸۔ ابن کثیر 'البدایہ والنہایہ، ۵:۴۵۸۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲:۶۲۰۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۲:۸۰۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۱۰۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵:۳۷۴۔ ابو یعلی، المسند، ۱:۲۹۳۔ طیالسی، المسند، ۱۱۱۔ ابو نعیم، حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۶:۲۹۴۔ محب طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳:۱۲۹۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۵۴۳۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳:۱۴۲

تمسک رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے، ایک قرآن کریم اور دوسرے میرے اہل بیت (علیہم السلام)۔"
یہ حدیث حضرات ابوذرؓ، ابوسعیدؓ، زید بن ارقمؓ اور حذیفہؓ بن اسید نے بھی روایت کی ہے۔ (۱)
اور صحیح مسلم، نسائی، مسند امام احمد، ترمذی، طبرانی، طبری، حاکم وغیرہ نے بھی الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ نقل کی ہے۔ (۲)

پس، اہل بیتِ رسول علیہم السلام صرف وہی ہستیاں ہیں جن کا ذکر حدیثِ کساء میں ملتا ہے اور وہ آلِ رسول علیہم السلام بھی ہیں، جبکہ آلِ رسول علیہم السلام وہ ائمہ طاہرین علیہم السلام ہیں جو کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی اولاد اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہیں۔ بالفاظ دیگر، یوں کہا جا سکتا ہے کہ آلِ رسول علیہم السلام اہل بیتِ رسول علیہم السلام نہیں ہیں جبکہ اہل بیتِ رسول علیہم السلام آلِ رسول علیہم السلام بھی ہیں۔ جیسا کہ بالائی صفحات پر "صلوٰۃ ناقص" کے باب میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے ایک روایت بیان کی گئی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی بزم میں تھا کہ ایک شخص نے کہا، "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَھْلِ بَیْتِ مُحَمَّدٍ" یہ سُن کر آپ علیہ السلام نے فرمایا، "کیوں اس صلوٰۃ کو ہمارے اُوپر تنگ کر رہے ہو؟ کیا تمھیں نہیں معلوم کہ اہل بیتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وہی پانچ افراد ہیں جو چادرِ کساء میں داخل ہوئے تھے اور آیتِ تطہیر آئی تھی؟" اُس شخص نے یہ سُن کر عرض کیا کہ مولا پھر ہم کس طرح صلوٰۃ بھیجیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس طرح کہو: (۳)

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ"

---

(۱) جامع ترمذی، ج ۲، حدیث نمبر ۳۵۵۵
(۲) مولانا شبلی نعمانی (متوفی ۱۹۱۴ء)، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حصہ دوم صفحہ ۱۶۸
(۳) احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۵۰۔ ثواب الاعمال، ص ۱۸۹

اہل بیت علیہم السلام سے بغض رکھنا

حضرت زید بن ارقمؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین (علیہم السلام) سے فرمایا جس سے تم لڑو گے میری بھی اُس سے لڑائی ہوگی اور جس سے تم صلح کرو گے میری بھی اُس سے صلح ہوگی۔[۱] حضرت زید بن ارقمؓ سے یوں بھی مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم سے لڑے گا میں اُس سے لڑوں گا اور جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا۔[۲]

حضرت ابوبکرؓ سے منقول ہے، ”میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خیمہ میں قیام فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عربی کمان پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور خیمہ میں علی، فاطمہ، حسن اور حسین (علیہم السلام) بھی موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے مسلمانوں کی جماعت! جو (اِن) اہلِ خیمہ سے صلح رکھے میری بھی اُس سے صلح ہوگی اور جو اِن سے لڑے گا میری بھی اُس سے لڑائی ہوگی، جو اِن کو دوست رکھے گا میری بھی اُس سے دوستی ہوگی اور اِن سے صرف خوش نصیب اور برکت والا ہی دوستی رکھتا ہے اور اِن سے صرف بدنصیب اور بدبخت ہی بغض رکھتا ہے۔“[۳]

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے حسن و حسین (علیہم السلام) سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ

---

[۱] ترمذی ۵:۶۹۹۔ ابن ماجہ، السنن ۱:۵۲۔ حاکم، المستدرک ۳:۱۶۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر ۳:۴۰۔ ہیثمی، موارد الظمآن ۱:۵۵۵۔ محب طبری، ذخائز العقمی فی مناقب ذوی القربیٰ ۶۳۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء ۲:۱۲۵

[۲] سلیمان بن احمد طبرانی (متوفی ۳۶۰ ہجری)، المعجم الاوسط ۳:۱۷۹۔ علی بن محمد ابن اثیر الجزری (متوفی ۶۳۸ھ)، اسد الغابہ فی معرفۃ الصاحبہ ۷:۲۲۰۔ ابن حبان، الصحیح ۱۵:۴۳۴۔

[۳] محب طبری، الریاض النضرۃ فی مناقب العشرہ ۳/ ۱۵۴

سے بغض رکھا وہ اللہ کے ہاں مبغوض ہو گیا اور جو اللہ کے ہاں مبغوض ہوا اُسے اللہ نے آگ میں داخل کر دیا۔ (۱)

حسنین علیہم السلام سے محبت کرنا واجب ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، جس نے مجھ سے محبت کی اُس پر لازم ہے کہ وہ اِن دونوں (حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام) سے بھی محبت کرے۔ (۲) یہ حدیث مبارکہ کئی جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعدد کتبِ احادیث میں روایت کی گئی ہے۔

اہل بیت علیہم السلام کی خاطر جان دینے والوں پر فرشتے درُود بھیجتے ہیں

اہل بیت اطہار علیہم السلام کی محبت میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے اَمر ہو جاتے ہیں۔ شہادت کے اعلیٰ ترین درجوں پر فائز ہونے والے اِن پروانوں پر فرشتے رشک کرتے ہیں اور درُود بھیجتے ہیں۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت علی علیہ السلام نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میرے بھائی عقیل سے محبت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''ہاں! میں بھی محبت کرتا ہوں اور خدا بھی اُس سے محبت کرتا ہے، اُس کے بیٹے تیرے بیٹوں کی محبت میں مارے جائیں گے، مومنین کی آنکھیں اُن پر گریہ کریں گی اور فرشتے اُن پر درُود بھیجیں گے۔ اِس کے بعد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِتنا روئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آنسو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سینہء اطہر پر جاری ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو ظلم وستم اُن پر ہوں گے میں خدا کی بارگاہ میں اُس کی شکایت کروں گا۔ (۳)

---

(۱) حاکم، المستدرک ۳:۱۸۱۔ ابی القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، المعجم الکبیر ۳:۵۰

(۲) نسائی، السنن الکبریٰ ۵:۵۰۔ ابن خزیمہ، الصحیح ۲:۴۸۔ ھیثمی، مجمع الزوائد ۹:۱۷۹

(۳) علامہ محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۶۹۸ء)، حیاتُ القلوب، ج۲ ص ۸۶۵

صلوٰۃ اور اِرشاداتِ ربّانی

خالقِ عالم نے کائنات کو تخلیق فرمایا تو انسان کو اشرف المخلوقات ٹھہرایا۔ پھر اِس اشرف المخلوقات کی راہنمائی کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام اور اُن کے بعد ائمہ طاہرین علیہم السلام کو بھیجا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اِن مقرب ہستیوں نے انسان کو شعور و آگہی سے بہرہ ور کیا اور بتایا کہ تیری تخلیق کا مقصد کیا ہے، خدا تعالیٰ تم سے کیا چاہتا ہے اور اُس کی خوشنودی کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ ظاہر ہے ربِ جلیل کی خوشنودی کا تمام تر دارومدار اُس کے احکام کی بجا آوری پر ہے۔ چنانچہ خداوندِ متعال نے جو احکام اپنے بندوں کو دیے ہیں اُن میں سے ایک اہم ترین حکم اُس کے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی آل علیہم السلام پر صلوٰۃ وسلام یعنی دُرود وسلام بھیجنا ہے۔ کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا علیہم السلام مبعوث فرمائے گئے مگر کسی بھی نبی کی اُمت کو اپنے نبی کے لیے دُرود بھیجنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ دُرود بھیجنے کا حکم نہ صرف اُمتِ محمدیہ کو اپنے عظیم ترین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دیا گیا ہے بلکہ دیگر انبیا علیہم السلام اور اُن کی اُمتوں کو بھی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجنے کی تاکید کی گئی۔ دُرود شریف کی اہمیت اور عظمت پر اِس سے بڑی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے؟

آدم علیہ السلام سے ارشادِ الٰہی

بروایتے، حضرت حوّا کی تخلیق کے بعد جونہی حضرت آدم علیہ السلام نے اُن کی طرف رجوع کرنا چاہا تو بحکمِ ربی، جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے کہا، ”اگر آپ حوّا کی تمنا رکھتے ہیں تو اِس کا حق مہر ادا کریں اور اِسے اپنے نکاح میں لے آئیں۔“ حضرت آدم علیہ السلام نے جواب دیا، ”تم جانتے ہو میرے پاس ادا کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔“ جبرائیل علیہ السلام نے کہا، ”تب آپ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجیں تا کہ حوّا آپ پر حلال ہو جائے۔“[۱]

---

[۱] خواجہ عابد رضا محسنی، درود وسلام کی برکتیں، ص ۲۷ بحوالہ لمعات الانوار ص ۱۷
احمد بن محمد الحسینی اردکانی، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۱۱۸

ایک روایت یوں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جب خواب سے بیدار ہوئے اور اُنھوں نے اپنی جنس کی ایک ایسی مخلوق کو جو اُن سے زیادہ خوبصورت اور نازک اندام تھی، اپنے قریب پایا تو پوچھا،''تُو کون ہے؟'' حضرت حوّا نے کہا،''میں آپکی دِل بستگی اور ہم نشینی کے لیے پیدا کی گئی ہوں۔'' یہ سُن کر حضرت آدم علیہ السلام خوش اور مسرور ہو گئے اور سجدۂ شکر بجالا کر اُن کی طرف ہاتھ بڑھانے لگے تو فرشتوں نے کہا،''عجلت نہ کریں اور اُس وقت تک انتظار کریں جب تک عقد مناکحت نہ ہو جائے۔'' چنانچہ بروایتے''روضۃ الصفا''، خلاّقِ عالم نے خود نکاح کا خطبہ پڑھا اور اپنی تسبیح و تہلیل و تقدیس کو مہر قرار دیا اور بروایتے''عرائس ثعلبی'' دُرود شریف کو مہر قرار دیا۔[۱]

یوں بھی مروی ہے کہ جونہی حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت حوّا کی طرف رجوع کرنا چاہا تو خداوند تعالیٰ نے فرمایا،''اِس کا حق مہر ادا کرو تاکہ اِسے تمھارے نکاح میں لے آؤں۔'' حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا،''پروردگار میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔'' اِرشاد ہوا،''دس مرتبہ محمد و آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر دُرود بھیجو، حق مہر ادا ہو جائے گا۔'' چنانچہ حضرت نے دس مرتبہ دُرود پڑھا تو خدا نے حضرت حوّا کو آپ پر حلال قرار دیا۔[۲]

حیرت ہے اُن لوگوں پر کہ جن کو محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقام و مرتبہ پر کوئی شک ہے اور اِن عظیم المرتبت ہستیوں پر دُرود و سلام بھیجنے میں کوئی عذر ہے کہ جن کے وسیلہ جلیلہ سے نسلِ انسانی کا آغاز ہوا۔

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ○''

[۱] علامہ نجم الحسن کراروی، تاریخ اسلام،ص ۷۰ بحوالہ روضۃ الصفا و عرائس ثعلبی

[۲] ابوجعفر محمد بن علی بن بابویہ الشیخ الصدوق (متوفی ۳۸۰ ہجری)، امالی الصدوق، ج ۳ ص ۴۳۳
یوسف بن اسمٰعیل، سعادۃ الدارین، ص ۸۸۔ الیاس قادری، فیضانِ سُنت باب فیضانِ دُرود و سلام، ص ۱۴۶

موسیٰ علیہ السلام سے ارشادِ الٰہی

بروایتے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا، ''اپنی قوم سے کہو کہ جو شخص بھی محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود بھیجے گا ہم اُس کو دُنیا میں بھی غنی کریں گے اور بہشت میں بھی محل عطا کریں گے۔'' (۱)

منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا، ''یا موسیٰ! میں نے تجھ سے بات کرتے وقت تجھے دس ہزار کان دیے تا کہ تم میرا کلام سُن سکو اور دس ہزار زبانیں دیں کہ مجھے جواب دینے پر قدرت حاصل کر سکو۔ اِن تمام عنایات کے باوجود جو میں نے تجھ پر کی ہیں، میرے حبیب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود بھیجو گے تو میرے محبوب بن جاؤ گے۔'' (۲)

''مَسالِكُ الحنفاء'' میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ یا موسیٰ (علیہ السلام)! کیا تم چاہتے ہو کہ روزِ قیامت تمھیں پیاس نہ لگے؟ عرض کیا، ''ہاں! یا اللہ''۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہُوا، ''تو پھر میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود پاک کی کثرت کیا کرو۔'' (۳)

مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشادِ باری تعالیٰ ہوا، ''اے موسیٰ (علیہ السلام)! اگر چاہتے ہو کہ میں تمھارے زیادہ قریب ہو جاؤں اور تم سے راضی رہوں تو میرے حبیب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود بھیجو کیونکہ اُن پر دُرود بھیجنا تیرے مقام کو بلند کرے گا۔'' (۴)

---

(۱) سیّد ہاشم برہانی (متوفی ۱۱۰۷ یا ۱۱۰۹ ہجری)، تفسیر برہان، ج ۱ ص ۱۰۸

(۲) لمعات الانوار، ص ۳

مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت باب فیضانِ دُرود وسلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۵۷

(۳) محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع ص ۱۲۴ بحوالہ مسالک الحنفاء

یوسف بن اسمٰعیل، سعادۃ الدارین، ص ۸۷

احمد بن محمد الحسینی، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۹۲، ۹۳

(۴) ابی نصر محمد بن قطان، سراج القلوب، ص ۸۷

بروایتے، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشادِ ربی ہُوا،''کیا تم چاہتے ہو کہ میرا قرب تمھیں اِس طرح نصیب ہو جیسا قرب تمھارے کلام کو زبان کے ساتھ، تمھارے دِل کے خطرات کو دِل کے ساتھ، تمھاری جان کو جسم کے ساتھ اور تمھاری نظر کو آنکھ کے ساتھ حاصل ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا،''ہاں یا اللہ! میں ایسا قرب چاہتا ہوں۔'' اللہ عزوجل نے فرمایا،''اگر یہ چاہتے ہو تو میرے حبیب محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود کی کثرت کیا کرو۔''[1]

بقولے، موسیٰ علیہ السلام سے ارشادِ الٰہی ہوا،''اگر کوئی فرشتہ یا پیغمبر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان نہ لائے تو میں اُس کے تمام نیک اعمال ضائع کر دوں گا۔ جان لو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت کے گناہ ایک کے بدلے ایک اور اُن کی نیکیوں کو ایک کے بدلہ سات سو گُنا کروں گا اور جو ایک بار بھی میرے حبیب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود بھیجے گا وہ میری بارگاہ میں عزیز ہوگا۔''[2]

منقول ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا،''اپنی مناجات میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر درُود بھیجا کرو کیونکہ میں اور میرے ملائکہ بھی اُن پر درُود و سلام بھیجتے ہیں۔''[3]

بنی اسرائیل کے فاسق وفاجر شخص کی شفاعت

مروی ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک فاسق وفاجر شخص کا انتقال ہُوا تو لوگوں نے اُس کی نعش کو گھسیٹ کر گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی اور فرمایا کہ میرا ایک بندہ فوت ہوگیا ہے جسے بنی اسرائیل نے گندگی میں پھینک دیا ہے، آپ اُسے

---

[1] احمد بن محمد الحسینی اردکانی، شرح و فضائل وصلوٰة، ص٦٦ بحواله مجمع اللطائف و روضة العلماء مسالك الحنفاء۔ سخاوی، (متوفی ٩٠٢ق)، القول البدیع، ص ١٣٢۔ ضیاء الدین، مقاصد السالکین، ص٦٨۔ یوسف بن اسمٰعیل، سعادة الدارین، ص٨٧۔ معارج النبوة، ج١ ص٣٠٨

[2] ابی نصر محمد بن قطان، سراج القلوب، ص٨٩

[3] سیّد هاشم برهانی (متوفی ١١٠٧ یا ١١٠٩ هجری)، تفسیر برهان، ج١ ص١٠٨

وہاں سے اُٹھوا کر اُس کی تجہیز و تکفین کا انتظام کریں اور جنازہ پڑھائیں۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نعش پر پہنچے تو اُسے پہچان کر اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا کہ خدایا! یہ شخص تو بہت گنہگار تھا، بجائے سزا کے یہ اِس عنایت کا حقدار کیوں کر ٹھہرا؟ (کہ حکم الٰہی سے نبی اللہ اس کی تجہیز و تکفین کرے اور جنازہ پڑھائے) ارشاد ہُوا کہ بیشک یہ ایک گنہگار شخص تھا اور بہت بڑی سزا کا مستحق بھی، لیکن میں نے اِس کے سارے گناہ معاف کر دیے ہیں کیونکہ اِس نے ایک دن تورات کھولی تو اُس میں میرے حبیب محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نامِ پاک لکھا ہُوا دیکھا تو محبت اور عقیدت سے اُسے بوسہ دیا اور درُود پاک پڑھا تھا۔[۱]

بنی اسرائیل کے لیے حکم صلوٰۃ

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ مشکل وقت اور مصیبت میں محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجا کرو اور اُن سے مدد طلب کیا کرو۔[۲]

بنی اسرائیل کے ذلیل و خوار ہونے کی وجہ

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حصرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ بنی اسرائیل میری عبادت اور بندگی (میں کوتاہی) کی وجہ سے ذلیل و خوار نہیں ہوئے بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ اُنھوں نے محمد و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود کو فراموش کر دیا تھا۔[۳]

---

[۱] سیّد ہاشم برہانی (متوفی ۱۱۰۷ یا ۱۱۰۹ ہجری)، تفسیر برہان، ج ا ص ۱۰۸
خواجہ ضیاء الدین، مقاصد السالکین، ص ۶۲ تا ۶۳۔ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی، القول البدیع، ص ۱۱۸

[۲] علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحارالانوار، ج ۹۴ ص ۱۰، حیات القلوب، ج ا

[۳] تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام چاپ جدید ص ۲۴۸

صلوٰۃ کے طفیل بنی اسرائیل کی حفاظت و کفالت

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی عورتیں اپنے نوزائیدہ بچوں کو فرعون کے ظلم وستم سے بچانے کے لیے غاروں میں چھپا دیتی تھیں اور اپنے اطمینان کے لیے دس مرتبہ صلوٰۃ پڑھتی تھیں۔ صلوٰۃ کے طفیل ربِ کائنات ایک فرشتے کو بچوں کی حفاظت پر مامور فرماتا اور اُس فرشتے کی اُنگلیوں سے بچوں کے لیے دُودھ بھی جاری ہوتا تھا۔ [۱]

عذابِ فرعون سے بنی اسرائیل کی نجات

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل فرعون کے مظالم کی شکایت لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس گئے تو خداوندِ متعال نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا، ''اِن سے کہہ دو کہ محمد و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود بھیجا کریں تاکہ سختیوں اور مشکلات سے چھٹکارا پاسکیں۔'' پس بنی اسرائیل نے ایسا ہی کیا اور اُن کی مشکلات اور عذاب میں کمی واقع ہو گئی۔ [۲]

ضربِ کلیمی کا معجزہ اور صلوٰۃ

روایت ہے کہ جب حضرت مُوسیٰ علیہ السلام قبطیوں کے مظالم سے تنگ آ گئے تو بحکمِ خدا ایک رات اپنی قوم (بنی اسرائیل) کو لے کر مصر سے نکل پڑے۔ آپ صُبح سویرے ایک عظیم دریا کے کنارے آپہنچے۔ دریا عبور کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا پس یہودی آپ کے ساتھ بے ادبی

---

[۱] البرہان، ج ۳ ص ۶۔ علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحارالانوار، ج ۹۳ ص ۶۱۰

[۲] علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحارالانوار، ج ۹۴ ص ۶۱۔ امالی الصدوق، ج ۳ ص ۴۳۸

سے پیش آئے اور کہنے لگے کہ اے موسیٰ! تم ہمیں مصر سے کیوں بھگا لائے؟ وہاں قبطیوں کی غلامی میں کم از کم زندہ رہنے کی صورت تو میّسر تھی، اب سامنے بحرِ عظیم ہے اور پیچھے فرعون کا لشکر، تم نے تو ہمیں موت کے قریب کر دیا، اب اپنے خدا سے کہو کہ جلد دریا پار کرنے کا کوئی سامان پیدا کرے ورنہ مارے جانے سے پہلے ہم تمھیں ہلاک کر دیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ پھیلا دیے اور عرض کیا کہ مولا اِس مصیبت سے نجات دِلا۔ فرمانِ الٰہی ہُوا کہ اپنے عصا کو دریا کی سطح پر مارو راستہ بن جائے گا۔ موسیٰ علیہ السّلام نے خوش ہو کر دریا کی سطح پر اپنا عصا مارا مگر دریا پر کچھ اثر نہ ہُوا۔ بنی اسرائیل کا دباؤ بڑھنے لگا تو پھر خدا کے حضور وہی درخواست پیش کی۔ جواب آیا کہ تم ضربِ عصا سے کام لو دریا تمھیں راستے دے دیگا۔ آپ نے پھر کوشش کی مگر بے سُود، چنانچہ دریا کے کنارے بیٹھ کر گریہ کرنے لگے۔ اِتنے میں بارگاہِ ربُ العزت سے جبرائیل علیہ السّلام آ پہنچے اور پریشانی کا سبب دریافت کیا۔ موسیٰ علیہ السّلام نے تمام ماجرا بیان کر دیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السّلام کہنے لگے، ''یا موسیٰ! آپ نے صرف ''ضربِ عصا'' کے جملے کو سُنا لیکن عصا مارنے کا طریقہ نہیں معلوم کیا۔ دُنیا میں ہر کام وسیلہ وسلیقہ سے ہی بخوبی انجام پاتا ہے، آپ ضربِ عصا کا طریقہ بھی معلوم کریں۔'' حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے کہا، ''یا جبرائیل! خدارا مجھے طریقہ بھی بتا دیجیے۔'' جبرائیل علیہ السّلام نے کہا، ''حکمِ خدا یوں ہے کہ پہلے تین بار رسُولِ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجیں پھر ضربِ عصا سے کام لیں، آپ ضرور کامیاب رہیں گے۔'' پس حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے تین مرتبہ درُود پڑھا اور عصا سے پانی کی سطح پر ضرب لگائی، ضربِ کلیمی کو صلوٰۃِ رسُولِ مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی طاقت و کرامت بخشی کہ دریا دو ٹکڑے ہو گیا اور درمیان وسیع راستہ بن گیا۔[1]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ○

---

[1] جبر بن محمد بن جبر القرطبی المالکی، الملاذ والاعتصام

عیسیٰ علیہ السلام سے ارشادِ الٰہی

روایت ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا، ''یقیناً میں ایک برگزیدہ رسُول بھیجوں گا جس کا نام احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوگا...الخ۔ جب زمانہ ہادی اور راہنما سے خالی ہو چکا ہوگا تو اُسے مکہ معظّمہ میں کوہِ فاران سے مبعوث کروں گا جو کہ اُس کا محلِ ولادت ہے اور اُس کے جدِامجد ابراہیم (علیہ السلام) کا مقام بھی ہے۔ اُس کے لیے ایک نیا نور بھیجوں گا جس کے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور نادان دِلوں کو جلا بخشوں گا۔ خوش نصیب ہے وہ شخص جو اُس کے زمانے میں ہوگا اور اُس کی باتوں کو سُنے گا، اُس پر ایمان لائے گا اور اُس کا اتباع کرے گا۔ پس اے عیسیٰ (علیہ السلام)! جب تم اُسے یاد کرو تو اُس پر درُود بھیجو کیونکہ میں بھی اور تمام فرشتے بھی اُس پر درُود بھیجتے ہیں۔''[۱]

آدم علیہ السلام کی پیشانی کا نور

روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی سے ایک نور ظاہر ہوتا تھا جسے دیکھتے ہی ملائکہ درُود پڑھنے لگتے تھے۔ جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو ربِ ذوالجلال نے ملائکہ سے ارشاد فرمایا، ''جس نور کو تم آدم (علیہ السلام) کی پیشانی میں دیکھا کرتے تھے وہ اب زمین پر ظاہر ہو چکا ہے اور اُس پر صلوٰۃ بھیجنے سے میری مخلوق آفاتِ ارضی وسماوی سے محفوظ رہے گی اور اُس کی برکات سے بہرہ مند ہوگی۔''[۲]

---

[۱] خزینۃ الجواھر، ص۵۸۶

[۲] احمد بن محمد الحسینی اردکانی، (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص۵۰

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسرّت

حضرت انس بن مالک نے ابی طلحہ سے روایت کی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معمول سے زیادہ شادمان دیکھا تو عرض کیا کہ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میں نے آج سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اِتنا خوش کبھی نہیں دیکھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہ خوش ہوں جبکہ ابھی ابھی جبرائیل (علیہ السلام) میرے پاس آئے تھے اور کہا کہ جو شخص بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود بھیجتا ہے خدا اُس پر دس مرتبہ درُود بھیجتا ہے اور اُس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔[1]

ابی طلحہ سے یوں بھی منقول ہے کہ میں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنا ہشاش بشاش دیکھا کہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میں نے سبب دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں کیوں نہ خوش ہوں کہ ابھی ابھی میرے پاس جبرائیل (علیہ السلام) یہ پیغام لے کر آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ''اے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اِس پر راضی نہیں کہ آپ کا کوئی اُمتی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایک بار درُود پڑھے تو میں اور میرے فرشتے اُس پر دس رحمتیں بھیجیں اور میں اُس کے دس گناہ مٹا دوں اور اُس کے لیے دس نیکیاں لکھ دوں اور جو ایک مرتبہ سلام پڑھے تو میں اُس پر دس بار سلام بھیجوں؟ لہٰذا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی اُمت کو یہ خوشخبری سُنا دیں اور ساتھ ہی یہ بھی فرما دیں کہ اب تمھاری مرضی تم درُود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔''[2]

---

[1] ترجمہ تفسیر مجمع البیان، ج ۲۰ ص ۱۷۱

[2] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی، (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع، ص ۱۰۹

سنن نسائی، ج۱ حدیث ۱۳۰۰۔ مشکوٰۃ، ج۱ حدیث ۸۹۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیتِ مبارکہ: ''اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا[۱]'' کا نزول ہُوا تو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ مبارک خوشی سے انار کے دانے کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے مبارکباد دو کیونکہ میرے لیے ایک ایسی آیت نازل ہُوئی ہے جو میرے نزدیک دُنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس آیتِ مجیدہ کی تلاوت فرمائی۔ ہم نے عرض کیا کہ ہمیں اِس کی حقیقت سے آگاہ فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے مجھ سے ایک راز کی بات پوچھی ہے، اگر نہ پوچھتے تو میں کبھی بھی بیان نہ کرتا۔ پس جان لو کہ خداوند تعالیٰ نے دو فرشتے مامور کیے ہیں تاکہ جو مومن بھی میرا نام سُن کر مجھ پر درُود بھیجے تو اُس وقت وہ کہیں ''غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ'' (خدا تجھے بخش دے) پھر تمام فرشتے ''آمین'' کہتے ہیں اور جس شخص کے پاس بھی میرا نام لیا جائے اور وہ درُود نہ بھیجے تو وہ فرشتے کہتے ہیں، ''لَا غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ'' (خدا تیری مغرت نہ کرے) پھر تمام فرشتے ''آمین'' کہتے ہیں۔[۲]

عظیم جسامت والا فرشتہ

رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے صلوٰۃ سے ایک ایسا فرشتہ خلق کیا ہے جس کا سر عرش کے نیچے ہے اور پاؤں زمینِ ہفتم پر۔ اُس کے دو پر ہیں، ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں اور (اُن دو بڑے پروں کے اندر جو پر ہیں وہ) جن و انس، بری اور بحری جانوروں، اُن کی سانسوں، بارش کے قطروں، درختوں کے پتوں، آسمان کے ستاروں اور ریت کے ذروں کی

---

[۱] سورۃ الاحزاب، آیت ۵۶

[۲] احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۳۸

عوالی اللئالی، ج۲ص۳۸، روایت۹۷ بحوالہ الدر المنثور، ج۵ص۲۱۸

نزھتہ المجالس، ج۲ص۱۹۹۔ معارج النبوۃ

تعداد کے برابر ہیں۔ جب میرا کوئی اُمتی مجھ پر صلوٰاۃ بھیجتا ہے تو خداوند تعالیٰ کے حکم سے وہ فرشتہ نور کے دریا میں غوطہ زَن ہوتا ہے اور جب وہ باہر آکر خود کو حرکت دیتا ہے تو اُس کے پروں سے نور کے قطرے گرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر قطرے سے ایک فرشتہ خلق کرتا ہے اور پھر (اُن تمام خلق شدہ) فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ قیامت تک میرے اِس بندے کے لیے استغفار کرتے رہو۔ [۱]

ہزاروں پروں والا فرشتہ

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ عزوجل نے میری لحد پر ایک ایسے فرشتے کو مقرر فرمایا ہے جس کا سر عرش کے نیچے ہے اور دونوں پاؤں زمین کے ساتویں طبق میں۔ اُس کے اَسّی ہزار پر ہیں، اور ہر پر میں اَسّی ہزار ریشے ہیں، ہر ریشے کے نیچے اَسّی ہزار رُواں ہیں اور ہر رُواں میں ایک زبان ہے جن سے وہ خالقِ کون ومکاں کی تسبیح وتحمید کرتا ہے اور مجھ پر دُرود بھیجنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہے۔ [۲]

مندرجہ بالا دونوں روایتوں کا تعلق ہوسکتا ہے ایک ہی فرشتے سے ہو کیونکہ ان میں بہت مماثلت پائی جاتی ہے تاہم پہلی روایت میں فرشتے کے دریا میں غوطہ زن ہونے اور دوسری میں زبانی مغفرت طلب ہونے کا فرق نمایاں ہے۔ (واللہ اعلم)

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ○"

---

[۱] شیخ محمد نبی بن احمد تویسرکانی، لئالی الاخبار، ج ۳ ص ۴۳۰
احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ ق)، شرح وفضائل وصلوٰۃ، ص ۶۴ بحوالہ زہرہ الریاض
شیخ ابی جعفر الصدوق علیہ رحمۃ (متوفی ۳۸۱ ق)، امالی، ج ۳ ص ۴۲۹
[۲] جبر بن محمد جبر القرطبی، الملاذ والاعتصام

ہزار ہاتھ اور اُنگلیوں والا فرشتہ

نبی معظّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شبِ معراج آسمان پر ایک فرشتے کو دیکھا جس کے ہزار ہاتھ تھے اور ہر ہاتھ کی ہزار اُنگلیاں تھیں جن سے وہ بارش کے قطرات کا حساب کرتا تھا۔ وہ فرشتہ روزِ ازل سے برسنے والے بارش کے تمام قطروں کا وقتِ نزول اور مقامِ نزول کے ساتھ مفصل حساب رکھتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے فرمایا، ''وہ ذات کتنی علیم و خبیر ہوگی جس نے تم جیسے فرشتے کو خلق کیا ہے جو قطراتِ باراں کو اس طرح شمار کرتا ہے۔'' فرشتے نے جواب دیا، ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حساب کتاب کے لیے ایسے ہاتھوں اور اُنگلیوں کے باوجود میں ابھی تک ایک چیز کا حساب کرنے سے قاصر ہوں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا، ''کس چیز کا''؟ فرشتے نے عرض کیا، ''جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُمتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ مبارک سُن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجتے ہے تو میں اُس دُرود کے ثواب کا حساب نہیں کرسکتا۔''[۱]

شرح وفضائل صلوٰۃ میں ہے کہ اُس فرشتے نے جواب دیا کہ جب بندۂ مومن خلوصِ نیت کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے تو ایک بار سے لے کر دس بار تک بھیجی گئی صلوٰۃ کا ثواب تو میں شمار کرلیتا ہوں لیکن جب وہ گیارہ مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے تو میں کیا بلکہ زمین و آسمان پر جتنے بھی حساب کرنے والے ہیں وہ سب اُس ثواب کا شمار کرنے سے عاجز ہوجاتے ہیں اور اُسے خدا کے سوا کوئی اور شمار کر ہی نہیں سکتا۔[۲]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ○

---

[۱] مستدرک الوسائل ج ۵ ص ۳۵۵، منازل الآخرہ، ص ۴۷۔ لمعات الانوار، ص ۵۲

[۲] احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۱۱۵

سنہری بالوں والا فرشتہ صلوٰۃ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شبِ معراج میں نے پانچویں آسمان پر سنہری بالوں والا ایک فرشتہ دیکھا جو تہلیل و تقدیس (تسبیحات) میں مصروف تھا، میں نے سلام کیا تو اُس نے جواب دیا اور مجھ سے کہا کہ میں اُن خوش بخت فرشتوں میں سے ہوں جو ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے رہتے ہیں۔ [۱]

صلوٰۃ اور حضرت میکائیل علیہ السلام

شفیعِ معظّم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دِن حضرت میکائیل (علیہ السلام) بیت المعمور میں منبر پر جاتے ہیں اور خطبے میں خدا کی حمد و ثنا کے بعد مجھ پر اور میری آل (علیہم السلام) پر درُود بھیج کر منبر سے نیچے آجاتے ہیں، فرشتوں کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کرتے ہیں پھر کہتے ہیں، ''اے فرشتو! خدا نے خطبہ اور نماز کا جو ثواب مجھے عطا کیا ہے میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت کو ہدیہ کرتا ہوں۔'' اُس وقت خدا کی طرف سے آواز آتی ہے،''اے فرشتو! میں تمھیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت میں سے جو شخص بھی نماز پڑھے اور محمد و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود بھیجے، میں اُسے بخش دوں گا اور اُس کے آباؤ اجداد، بھائیوں اور دوستوں پر بھی اپنی رحمت نازل کروں گا۔'' [۲]

اُمت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میزانِ عمل

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،''شبِ معراج جب میں چھٹے آسمان پر پہنچا تو میکائیل (علیہ السلام) کو دیکھا۔ میکائیل (علیہ السلام) نے مجھ سے کہا کہ یا رسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بشارت دیتا ہوں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت پر ہر اُمت سے زیادہ خیرو

---

[۱] عرجۃ الاحمدیہ، ص ۱۴۳

[۲] ابی نصر محمد بن قطان، سراج القلوب، باب ۱۶ ص ۲۶

برکت ہے، اُن کا میزانِ عمل سب سے بھاری ہے، وہ خوش قسمت ہے جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا پیروکار ہے اور بدبخت ہے وہ شخص جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی نافرمانی کرے۔ سات لاکھ جرنیل میکائیل (علیہ السلام) کے تابع فرمان اور زیرِ پرچم تھے اور ہر پرچم تلے سات لاکھ فرشتے صف بستہ کھڑے تھے۔ میکائیل (علیہ السلام) نے مجھ سے کہا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! یہ سب جرنیل اور فرشتے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے خادم ہیں اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درُود بھیجتے ہیں۔"[۱]

(میرے خیال میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت کا میزانِ عمل اس لیے سب سے بھاری ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کا شرف حاصل ہے جس کا اجر شمار ہی نہیں کیا جاسکتا۔ مؤلف)

نور کا عمامہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم معراج پر تشریف لے گئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غسل کا ارادہ فرمایا۔ جبرائیل علیہ السلام کو ارشادِ ربانی ہُوا کہ پیغمبرِ اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے لیے حوضِ کوثر سے پانی لاؤ۔ رضوانِ جنت دو ایسے برتنوں میں آبِ کوثر لے کر حاضر ہوئے جو یاقوت سے بنے ہوئے تھے اور جنھیں زمرد کے ایسے طشت میں رکھا گیا تھا جس کے چار گوشے تھے اور ہر گوشہ ایک ایک گوہر سے مزیّن تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غسل فرمایا، نور سے بنا ہوا لباس زیبِ تن کیا اور نور کا وہ عمامہ سر پر رکھا جسے آدم علیہ السلام کی تخلیق سے سات ہزار سال پہلے بنایا گیا تھا اور چالیس ہزار فرشتے اُس عمامے کے اردگرد تعظیماً کھڑے ہوکر تسبیح وتہلیل میں مصروف رہتے تھے۔ وہ ہر تسبیح کے بعد محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود بھیجتے تھے۔ جب جبرائیل علیہ السلام وہ عمامہ لے کر آئے تو وہ چالیس ہزار فرشتے بھی اُن کے ہمراہ آگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے شرفیاب ہوئے، اُس عمامے پر چالیس ہزار نقش ونگار تھے اور ہر نقش پر یہ چار کلمات لکھے ہوئے تھے، "محمد رسول اللہ، محمد نبی اللہ، محمد خلیل اللہ، محمد حبیب اللہ۔"[۲]

---

[۱] عرجۃ الاحمدیہ، ص ۱۷۵

[۲] عرجۃ الاحمدیہ، ص ۹۲

جنت کے محل

روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معراج پر تشریف لے گئے تو جنت میں چند فرشتوں کو فارغ بیٹھے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فراغت کا سبب دریافت فرمایا تو اُنھوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم منتظر ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی اُمتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجے تو ہم اُس کے لیے محل تعمیر کریں۔ [1]

مندرجہ بالا روایت کا سرسری مطالعہ کرنے سے گمان ہوتا ہے کہ جنت میں فرشتے اس انتظار میں فارغ بیٹھے ہُوئے تھے کہ زمین پر کوئی صلوٰۃ بھیجے تو وہ اُس کے لیے محل تعمیر کریں، یعنی صلوٰۃ بھیجنے والا کوئی نہیں ہے اور وہ منتظر ہیں کہ کوئی صلوٰۃ بھیجے تو وہ اُس کے اَجر کا اہتمام کریں۔ حالانکہ جہان میں ہر لمحہ کسی نہ کسی جگہ کوئی نہ کوئی صلوٰۃ بھیجنے میں مصروف ہوتا ہی ہے۔ اِس بارے میں بندۂ ناچیز کا حاصلِ مطالعہ یہ ہے کہ صلوٰۃ ایک عظیم ترین عمل ہے اور اس کا اَجر بھی اس کی طرح عظیم ترین ہے۔ اللہ ربُ العزت نے اَن گنت فرشتوں کو اِس اَجرِ عظیم کے انتظامات پر مامور فرما رکھا ہوگا تا کہ ترسیلِ اَجر میں تاخیر نہ ہو۔ ملائکہ کی تعداد اور طاقت وصلاحیت انسانوں سے بہت زیادہ ہے اِس لیے جہاں کئی فرشتے اِس اَجر کے نظم ونسق میں مصروف ہوتے ہوں گے وہاں کچھ منتظر بھی رہتے ہوں گے۔ (واللہ اعلم)

مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا" شبِ معراج اللہ تعالیٰ نے جبرائیل (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ جنت کے محل میرے (حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) سامنے پیش کیے جائیں۔ پس میں نے ایسے محل دیکھے جو سونے چاندی اور مُشک وعنبر سے بنے ہوئے تھے۔ اُن میں سے کچھ تو بڑے عالیشان تھے جبکہ کچھ ایسے نہ تھے۔ میں نے جبرائیل (علیہ السلام) سے پوچھا کہ یہ محل (دوسروں کی طرح) عالیشان کیوں نہیں؟ جبرائیل (علیہ السلام) نے جواب دیا کہ یہ

---

[1] خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود وسلام کی برکتیں، ص ۵۲ بحوالہ: آیت اللہ دستغیب

محل اُن نمازیوں کے ہیں جو نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل علیہم السلام پر دُرود نہیں بھیجتے۔ پس اگروہ (نماز کے بعد بھی) دُرود بھیجیں تو اُن کے لیے عالیشان محل تعمیر کیے جاتے ہیں اور اگروہ (نماز کے بعد) دُرود نہ بھیجیں تو اُن کے قصر بغیر شان وشوکت کے اِسی شکل میں ہوتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ اِن محلات والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر (نماز کے بعد) صلوٰۃ نہ بھیجی تھی۔'' [1]

آسمانوں میں پہاڑ اور فرشتے

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جب میری ولادت ہوئی تو خدا نے سات آسمانوں میں سات پہاڑ قرار دیے جنھیں اُس نے اتنے ملائکہ سے بھر دیا کہ اُن کی تعداد خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ یہ ملائکہ قیامت تک خدا کی تسبیح کرتے رہیں گے اور اُن کا ثواب خدا تعالیٰ اُس شخص کو عطا فرمائے گا جو میرا نام سُن کر مجھ پر دُرود بھیجے گا۔'' [2]
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ فضا میں ایسے ملائکہ ہیں جن کے ہاتھوں میں نور کے اوراق ہوتے ہیں اور وہ مجھ پر اور میری آل (علیہم السلام) پر بھیجی گئی صلوٰۃ اُن پر لکھتے ہیں۔ [3]

انسان کے ساتھ مقرر کردہ دس فرشتے

منقول ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہر انسان کے ساتھ دس فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جن میں سے دو صرف دُرود کی حفاظت پر مامور ہیں۔ حضرت عثمان رض نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا

---

[1] تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام، ص ۳۶۵۔ مستدرک الوسائل، ج ۵ ص ۱۹
احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح وفضائل وصلوٰۃ، ص ۶۸

[2] الحاج عباس علی حسینی، فوائد الصلوٰۃ، ص ۱۸۶

[3] محمد بن عبدالرحمٰن بن علی، الاعلام بفضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص ۵۸۔ الاحقاق۔ مقصد الراغب

کہ ایک بندے کے ساتھ کتنے فرشتے مقرر ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''ایک فرشتہ تمھاری دائیں طرف ہے، ایک بائیں طرف، ایک تمھارے آگے، ایک پیچھے اور ایک فرشتہ تمھاری پیشانی پر ہوتا ہے۔ جب تم اپنے آپ کو دوسروں سے کم تر خیال کرتے ہو تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمھاری عزت کو بڑھاتا ہے اور جب تم ظلم و ستم پر اُتر آتے ہو تو وہ تمھیں ذلیل وخوار کرتا ہے۔ دو فرشتے تمھارے ہونٹوں پر متعین ہیں جو صرف اور صرف تمھارے دُرودوں کی حفاظت کرتے ہیں اور (دُرود کا) حساب رکھتے ہیں، پھر ایک فرشتہ تمھارے مُنہ پر دربانی کرتا ہے کہ نیند اور بے خبری میں کوئی مضر شے داخل نہ ہونے پائے اور دو فرشتے تمھاری آنکھوں پر ہیں، پس یہ سب دس فرشتے ہوئے جو ہر شخص کے ساتھ ہوتے ہیں۔''[1]

ملائکہ کا دُرود اور جنت کی توسیع

شیخ ابن المبارک، کتاب الابریز میں تحریر کرتے ہیں کہ میں نے اپنے اُستاد محترم عبدالعزیز الدباغ سے سُنا کہ ہر مومن کا دُرود شریف قطعی طور پر مقبول ہے اور اِس بات میں ذرہ بھر شک نہیں کہ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود بھیجنا افضل الاعمال ہے اور صلوٰۃ یعنی دُرود شریف اُن فرشتوں کا خاصہ ہے جو اللہ پاک نے جنت کے چاروں طرف مقرر فرما رکھے ہیں اور اُن کے دُرودوں کی برکت ہی سے جنت کی وسعت اور کشادگی ہوتی رہتی ہے کیونکہ فرشتے جب اطراف ِ جنت میں دُرود کا وِرد کرتے ہیں تو جنت میں وسعت ہوتی رہتی ہے، یعنی فرشتے جس قدر دُرود پڑھتے جاتے ہیں اُسی قدر جنت کشادہ ہوتی جاتی ہے۔ فرشتے ذِکرِ دُرود سے رُکتے نہیں اور جنت بھی وسیع سے وسیع تر ہونے سے رُکتی نہیں۔ فرشتوں کا دُرود جاری رہتا ہے اور جنت کی فراخی بھی ذِکر صلوٰۃ کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہتی ہے۔ جنت کا پھیلاؤ اُس وقت رُک جاتا ہے جب فرشتے

---

[1] ابو عبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، تفسیر قرطبی

ور دِصلوٰۃ سے ذِکر تسبیح کی طرف پلٹ جاتے ہیں۔ فرشتے اُس وقت تک ذِکر صلوٰۃ میں مشغول رہتے ہیں جب تک اللہ جل شانہٗ جنت میں اہلِ جنت پر جلوہ گری نہیں فرماتا۔ جب اللہ پاک جنتیوں پر جلوہ فگن ہوتا ہے تو اس جلوے کو فرشتے دیکھ لیتے ہیں اور تسبیح پڑھنے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ جب ملائکہ تسبیح شروع کرتے ہیں تو جنت کا بڑھنا رُک جاتا ہے اور جنت اپنے بسنے والوں کے ساتھ ٹھہر جاتی ہے اور سکون اختیار کر لیتی ہے۔ اگر جنت کے اطراف کے فرشتے اپنی تخلیق کے وقت سے صرف تسبیح میں مشغول رہتے تو جنت اپنی حد سے ذرہ بھر تجاوز نہ کرتی اور اُسے کشادگی نصیب نہ ہوتی۔ پس جنت کا وسعت پانا بھی حضرت سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجے گئے دُرود کی برکت سے ہے۔ [1]

دُرود پڑھنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح کرنا ہی ہے

جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا نے عرش کو خلق کیا تو ستر ہزار فرشتے بھی اُس کے ساتھ پیدا کیے اور اُنھیں عرش کو اپنے کاندھوں پر اُٹھانے اور اپنی تسبیح کرنے کا حکم دیا۔ فرشتوں نے حکمِ خدا کی اطاعت کی مگر وہ عرش کو کاندھوں پر نہ اُٹھا سکے تو خدا نے ارشاد فرمایا کہ عرش کا طواف کرو اور میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر دُرود بھیجو تا کہ عرش کو اُٹھا سکو۔ ملائکہ نے حکم کی تعمیل کی اور عرش کو اُٹھانے میں کامیاب ہو گئے۔ پھر عرض کیا کہ پروردگار! تُو نے تو ہمیں اپنی تسبیح کرنے کا حکم دیا تھا (یہ دُرود کا حکم کیوں؟)، ارشادِ ربِ ذوالجلال ہوا، ''جان لو کہ محمد و آلِ محمد (علیہم السلام) پر دُرود بھیجنا میری تسبیح ہی ہے۔'' [2]

بقولے، ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے اُس آیتِ کریمہ کے بارے میں بتائیے کہ جس میں خدا نے ملائکہ کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ وہ شب و روز اللہ کی تسبیح میں مصروف رہتے ہیں اور سُستی نہیں کرتے جبکہ ایک آیت میں یہ فرمایا

---

[1] یوسف بن اسمٰعیل، سعادۃ الدارین (اردو)، مکتبہ حامدیہ، حصہ اوّل، ص ۱۵۲ بحوالہ الابریز، باب ۱۱

[2] علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۲۵۸۔ مستدرک الوسائل، ج ۵ ص ۲۴۱

ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، تو ملائکہ کس طرح پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں جبکہ وہ تو شب و روز اللہ کی تسبیح میں مصروف رہتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب خدا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلق فرمایا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ میرے ذِکر میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ذِکر صلوٰۃ کے برابر کمی کردو۔ پس نماز میں جو کہے:

"صَلَّ اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ ○"

وہ اُس شخص کی طرح ہے جس نے کہا ہو:

"سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکۡبَرُ ○"

یعنی دُرود پڑھنا اللہ کی تسبیح کرنا ہی ہے۔[1]

امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ محمد وآلِ محمد (علیہم السلام) پر صلوٰۃ پڑھنا ایسے ہے جیسا کہ خداوند تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل کرنا۔[2]

دُرود پڑھنا ایسے ہے جیسے سجدہ میں ہونا

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دن جبرائیل (علیہ السلام) آئے اور کہا، "کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی خوشخبری دوں جو اس سے پہلے کسی نبی اور رسُول کو نہیں دی گئ"؟

پھر کہا، "وہ خوشخبری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت سے جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر تین مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا تو خداوندِ متعال اُس کو بخش دے گا، اگر کھڑا ہے تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا ہے تو کھڑے ہونے سے پہلے۔ پس وہ ذِکرِ صلوٰۃ میں ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے کی حالت میں ہو۔"[3]

---

[1] جمال الاسبوع، فصل ۲۶ ص ۲۲۳ روایت ۵

[2] العیون، ۱/۲۹۴۔ جامع الحادیث ۱۵/۴۶۸ حدیث ۲۷

[3] اربعین (مخطوط)، نزھۃ المجالس، ج۲ ص ۱۱۰۔

والترغیب والترھیب ۳/۱۴۲۔ جامع الحادیث ۱۵/۴۷۱ حدیث ۴۴

بغیر وضو کے واجب نماز

''درُود وہ نماز ہے جو واجب ہے مگر اِسے بغیر وضو کے بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔'' امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک شخص طاوس یمانی کے سوالات کے جواب میں یہ فرمایا تھا۔ تاریخ میں ہے کہ طاوس یمانی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے متعدد پیچیدہ سوالات کیے اور امام علیہ السلام نے اُس کے ہر سوال کا جواب تاریخ اور شریعت کے حوالے سے تسلی بخش دیا تو وہ آپ کے علم و دانش کا قائل ہوگیا۔ یہاں صرف چند ایک سوالات پیش کیے جا رہے ہیں۔

طاوس یمانی: وہ کون سی چیز تھی جس کا قلیل حلال اور کثیر حرام تھا؟

امام محمد باقر علیہ السلام: وہ نہرِ طالوت تھی جس میں سے ایک چلّو پانی پینا حلال مگر زیادہ حرام تھا۔

طاوس یمانی: وہ کونسا روزہ ہے جو کھانے پینے سے نہیں ٹوٹتا؟

امام محمد باقر علیہ السلام: وہ چُپ کا روزہ ہے۔ قرآن مجید کے سورۃ مریم میں آیا ہے، ''میں نے خدا کے لیے نذر کی ہے کہ چُپ رہوں۔''

طاوس یمانی: وہ کون سی واجب نماز ہے جو بغیر وضو کے ادا ہو سکتی ہے؟

امام محمد باقر علیہ السلام: جو واجب نماز بغیر وضو کے ادا ہو سکتی ہے وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ ہے۔ [1]

صلوٰۃ اور خداوند تعالیٰ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک جگہ پہنچایا اور عرض کیا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں آج تک کوئی فرشتہ اور پیغمبر نہیں آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پروردگار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیج رہا ہے اور فرما رہا ہے، ''میں ہی پاک اور منزہ ہوں، میں ہی ملائکہ اور رُوح کا پروردگار ہوں، میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔'' [2]

---

[1] علامہ محمد باقر مجلسیؒ (متوفی ۱۶۹۸ء)، حیات القلوب، ج ا ص ۴۰۵

[2] علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار، ج ۱۸ ص ۳۰۶

وصالِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ملائکہ کی دُرود خوانی

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ وقتِ وصال، رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سرِ اقدس میرے سینے پر تھا، تب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیدھا لٹایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل وکفن کی طرف متوجہ ہوا، اِس امر میں ملائکہ میری مدد کر رہے تھے۔ اُس وقت گھر کے اطراف کے حصّے فرشتوں سے بھرے ہُوئے تھے، کچھ اُوپر جا رہے تھے اور کچھ نیچے آ رہے تھے اور وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیج رہے تھے اور میں اُن کی آوازیں سُن رہا تھا۔[۱]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اطہر پر ملائکہ کی دُرود خوانی

حضرت کعب سے روایت ہے کہ ایک دن میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ وہاں ذِکرِ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس ہو رہی تھی اور حضرت عائشہؓ بیان کر رہی تھیں کہ ہر روز طُلوعِ آفتاب کے ساتھ ستر ہزار فرشتے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضریحِ مطہر پر نازل ہو کر دائرہ بنا لیتے ہیں اور دُرود پڑھتے ہیں۔ یہ حالت شام تک رہتی ہے، پھر ستر ہزار فرشتوں کی دُوسری جماعت حاضر ہوتی ہے اور پہلی واپس چلی جاتی ہے۔ شام کو اُترنے والے فرشتے بھی وہی کرتے ہیں جو صبح والے فرشتے کرتے ہیں۔ پھر طلوعِ آفتاب ہوتے ہی اُس جماعت کی جگہ اتنی تعداد میں ایک اور جماعت آجاتی ہے۔ اِس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہء مبارک پر ہر وقت ستر ہزار فرشتے دُرود خوانی کرتے ہُوئے حاضر رہتے ہیں۔[۲]

---

[۱] علامہ محمد باقر مجلسیؒ (متوفی ۱۶۹۸ء)، جلاء العیون، ج ا ص ۱۵۴

[۲] جذبُ القلوب۔ علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللہم صل علی محمد و علی آلہ وصحبہ و بارک وسلم، (سیرت فاؤنڈیشن، لاہور) ص ۱۰۹

ملائکہ کو حاضری کی سعادت صرف ایک بار

ڈاکٹر طاہر القادری اپنی کتاب ''درُود و سلام اور عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' میں لکھتے ہیں کہ فرشتے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر وقت اور ہر لمحہ درُود شریف پڑھتے رہتے ہیں اور کوئی زمانہ اِس سے خالی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ انور پر ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار فرشتے شام کو حاضر ہو کر درُود پاک کا تحفہ پیش کرتے ہیں اور جو ایک مرتبہ یہ سعادت حاصل کرلیں اُن کو قیامت تک دوسرا موقع نہیں ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ اِس سعادت میں اپنے تمام فرشتوں کو شریک کرنا چاہتا ہے جن کی تعداد عقلِ انسانی کی پہنچ سے ماوراء ہے۔ [۱]

ہر صلوٰۃ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''ایک فرشتہ ایسا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ جب کوئی بندہ مجھ پر درُود پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ اُس درُود کو میرے پاس پہنچا دیتا ہے اور میں نے اپنے ربِّ کریم سے سوال کیا ہے کہ جو مجھ پر ایک بار درُود پڑھے تُو اُس پر دس رحمتیں نازل فرما۔'' [۲]

مروی ہے کہ رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اُن لوگوں کے درُود کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی کیا ہے جو یہاں (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے) موجود نہیں ہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود پڑھتے ہیں اور وہ لوگ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آئیں گے اور درُود پڑھیں گے۔ فرمایا، ''محبت کرنے والوں کا درُود میں خود سنتا

---

[۱] ڈاکٹر طاہر القادری، درُود و سلام اور عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص ۱۱

[۲] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع ص ۱۱۲۔ جامع صغیر، ج۱ ص ۹۴
ابن قیم (متوفی ۷۵۱ق)، جلاء الافہام ص ۶۳

ہوں اور باقی لوگوں کا میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔''[1]

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ''مجھ پر زیادہ سے زیادہ درُود بھیجا کرو۔'' میں نے عرض کیا ''کیا آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رحلت کے بعد بھی صلوٰۃ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک پہنچے گی؟'' آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ''ہاں! وہ صلوٰۃ نور کے ایک باریک کاغذ پر خالص مُشک کے ساتھ لکھی جاتی ہے، بیس ہزار نیکیاں صلوٰۃ بھیجنے والے کے نامہء اعمال میں لکھ دی جاتی ہیں، اُس کے بیس ہزار درجے بلند کر دیے جاتے ہیں، بیس ہزار گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور اُس کے نام پر بیس ہزار درخت لگائے جاتے ہیں۔''[2]

حضرت ابو درداسے روایت ہے کہ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ''جو بندہ مجھ پر درُود بھیجے وہ جہاں بھی ہو اُس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے۔'' ہم نے عرض کیا'' یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وصال کے بعد بھی درُود پڑھنے والوں کی آواز آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک پہنچے گی؟'' فرمایا ''ہاں! وصال کے بعد بھی، کیونکہ اللہ نے زمین پر انبیائے کرام (علیہم السلام) کے اجسام حرام کر دیے ہیں یعنی (انھیں کوئی گزند نہیں پہنچتا اور) وہ ہمیشہ صحیح وسالم رہتے ہیں۔''[3]

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ''مجھ پر بہت زیادہ صلوٰۃ بھیجا کرو کیونکہ تمھاری صلوٰۃ میرے سامنے پیش کی جاتی ہے۔'' عرض کیا گیا ''ہمارے درُود کس طرح آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے پیش کیے جائیں گے؟ جبکہ رِحلت کے بعد (معاذ اللہ) آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بدن بوسیدہ ہو چکا ہو گا۔'' آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''خدا نے انبیا (علیہم السلام) کے اجساد زمین پر حرام قرار دیے ہیں۔''[4]

---

[1] محمد بن سلیمان الجزولی (۸۷۰ق)، دلائل الخیرات کانپوری، ص ۱۸

[2] شیخ محمد نبی بن احمد تویسرکانی، لئالی الاخبار، ص ۴۳۱

[3] ابن قیم (متوفی ۷۵۱ق)، جلاء الافہام، ص ۶۳

[4] آیت اللہ مکارم شیرازی، تفسیر نمونہ، ج ۱۸ ص ۱۲۳

حضرت ابوامامہ سے مروی ہے کہ میں نے رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو فرماتے ہُوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جب میرا وصال ہوگا تو وہ مجھے ہر درُود پڑھنے والے کا درُود سُنائے گا حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوں گا اور میری اُمت مشرق و مغرب میں ہوگی۔

پھر فرمایا، ''اے ابوامامہ! اللہ تعالیٰ کے اذن سے ساری دُنیا میرے روضے میں سما جائے گی، میں ساری مخلوق کو دیکھوں گا اور اُن کی آوازیں سنوں گا۔ جو مجھ پر ایک بار درُود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اُس ایک درُود کے بدلے اُس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس بار درُود بھیجے گا اللہ اُس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا۔''[1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر ایک سو مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے تو ستر ہزار ملائکہ اُس کی سفارش کرتے ہیں اور اُس کی صلوٰۃ کو ختم ہونے سے پہلے رسُول گرامی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں پہنچاتے ہیں۔[2]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہی سے منقول ہے کہ خداوند عالم نے ایک فرشتہ کو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی لحد مطہر پر موکل کر رکھا ہے جس کو ''طھلیل'' کہتے ہیں، اور تم میں سے کوئی جب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر صلوٰۃ وسلام بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ تمھارے درُود و سلام کو اُسی طرح (جس طرح تم پیش کرتے ہو) قبرِ مطہرِ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تک پہنچاتا ہے۔[3]

حضرت عمار یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خداوند متعال نے تمام مخلوق کے نام ایک فرشتے کو عطا فرمائے ہیں اور وہ فرشتہ قیامت تک میری لحد پر موجود رہے گا۔ پس جب کوئی مجھ پر صلوٰۃ بھیجتا ہے تو وہ اُس کا نام لے کر کہتا ہے کہ یا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم! فلاں شخص نے آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر اس طرح صلوٰۃ بھیجی ہے۔ بے شک اللہ رب

---

[1] عثمان بن حسن، درۃ الناصحین، ص ۲۲۵

[2] جامع الاخبار، ص ۷۰ س ۲

[3] علی ابن طاوس (متوفی ۶۶۴ق)، جمال الاسبوع، فصل ۲۶ ص ۲۴۳ روایت ۱۳

العزت نے اِس کی ذمہ داری لی ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا۔[۱]

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل ایک فرشتے کو مامور فرمائے گا جو میری لحد میں داخل ہوگا اور جس طرح آپ کے لیے تحائف لائے جاتے ہیں اِس طرح وہ صلوٰۃ کو تحفہ اور ہدیہ بنا کر (میرے لیے) لائے گا اور مجھے اُس صلوٰۃ بھیجنے والے کا حسب نسب دس پشتوں تک بتائے گا۔ وہ صلوٰۃ ایک نورانی کتاب میں (لکھ کر) میرے پاس رکھ دی جائے گی۔''[۲]

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''چار چیزیں تمھاری شفاعت کریں گی۔ حور العین، جہنم، جنت اور وہ فرشتہ جو میری ضریح کے سرہانے موجود رہتا ہے۔ پس جب میرا کوئی اُمتی یہ کہتا ہے کہ اے بارِ الٰہا! میری شادی حور العین سے کردے تو حور العین جواب میں کہتی ہیں کہ بارِ الٰہا! ہماری شادی اِس سے کردے۔ جب انسان کہتا ہے کہ بارِ الٰہا! مجھے جہنم سے نجات عطا فرما تو اُس کے جواب میں جہنم کہتی ہے کہ بارِ الٰہا! مجھے اِس سے دُور رکھ، جب وہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہے تو اُس کے جواب میں جنت کہتی ہے کہ مالک! مجھے اِس کو عطا فرما دے اور جب کوئی شخص مجھ پر اور میری آل (علیہم السلام) پر دُرود بھیجتا ہے تو میرے سرہانے موجود فرشتہ کہتا ہے کہ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجی ہے تو میں اُس کے جواب میں کہتا ہوں کہ بارِ الٰہا! جس طرح اِس نے مجھ پر صلوٰۃ بھیجی ہے اِسی طرح تُو بھی اِس پر رحمت نازل فرما۔''[۳]

---

[۱] جمال الاسبوع، فصل ۲۶ ص ۲۴۴ روایت ۱۳۔ ج ۱۵/۴۶۵ ح ۱۷، ص ۲۴۳۔ جلاء الافہام، ص ۵۱

[۲] ج ۱۵/۴۶۹ ح ۳۷۔ الدر المنثور، البیہقی فی شعب الایمان و ابن عساکر و ابن المنذر فی تاریخہ جامع الاخبار (مطبوعہ اصفہان)، ص ۶۷

[۳] خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود و سلام کر برکتیں، ص ۱۸۵ بحوالہ الجعفریات، ص ۱۶

ایک اور روایت کے مطابق حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز کے بعد دُرود پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے اُس کی پناہ کا، جنت کا اور حُورالعین سے تزویج کا سوال کرو کیونکہ جو بھی محمد وآلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود بھیجتا ہے، اُس کی صلوٰۃ عرش پر جاتی ہے اور جب وہ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) سے جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت خدا سے کہتی ہے کہ خدایا! تیرا بندہ جو مانگ رہا ہے اس کو عطا فرما اور جب وہ حُورالعین کی تمنا کرتا ہے تو حوریں کہتی ہیں کہ خدایا! تیرا بندہ جو مانگ رہا ہے اِسے عطا فرما۔ [۱]

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صلوٰۃ کا جواب دیتے ہیں

کثیر روایات میں ملتا ہے کہ نہ صرف ہر صلوٰۃ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش کی جاتی ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر صلوٰۃ کو سنتے بھی ہیں اور اُس کا جواب بھی عطا فرماتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند عالم سے ایک فرشتے نے سوال کیا کہ اُس کو ایسی قوتِ سماعت عطا کی جائے کہ وہ تمام مخلوقات کی آوازیں سُن سکے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُس کی دُعا قبول فرمالی۔ پس، وہ فرشتہ تا قیامت جمیع خلائق کی آوازیں سنتا رہے گا اور جب کوئی مومن کہتا ہے ''صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ'' تو وہ ملک کہتا ہے، ''وَعَلَیۡكَ السَّلَامُ'' یعنی تم پر بھی سلامتی ہو۔ پھر وہ اُس صلوٰۃ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پہنچاتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی فرماتے ہیں، ''عَلَیۡهِ السَّلَامُ'' یعنی صلوٰۃ بھیجنے والے پر بھی سلامتی ہو۔ [۲]

ابوسعید شعبان قرشی کہتے ہیں کہ میں ۸۱۱ ہجری میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ شدید بیمار ہُوا اور موت کے قریب پہنچ گیا، پس میں نے دُرود پاک کا وِرد کیا اور وہ قصیدہ جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں لکھا تھا پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شِفا کے لیے فریاد کی۔ جب صبح ہُوئی تو میری

---

[۱] ابو العباس جمال ابن احمد بن محمد فہد حلی (متوفی ۸۴۱ق) عدۃ الداعی، ص ۱۲۴

[۲] علامہ باقر مجلسی، بحارالانوار، ج ۹۴ ص ۷۰۔ عدۃ الداعی (مترجم) ص ۱۹۰۔ امالی طوسی، ج ۲ ص ۲۹۰

ملاقات مکہ مکرمہ کے ایک باشندے شہاب الدین احمد سے ہوئی جو مجھے کہنے لگا رات خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چل رہے ہیں اور خلقِ خدا محوِ نظارہ ہے، تُو خانہ کعبہ میں رُکن یمانی کی طرف مُنہ کیے بیت اللہ کی زیارت کر رہا ہے، اُس وقت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے قریب تشریف لائے اور اپنی مبارک انگشتِ شہادت سے تیری طرف اشارہ کیا اور دو مرتبہ فرمایا، ''وعلیکم السّلام یا شعبان!'' [۱]

وقتِ نزع رسُول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا، ''جو مومن رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے تو اِحتضار کے وقت (حالتِ نزع میں) جب انسان کا کوئی مددگار نہیں ہوتا تو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نورِ مبارک اُس شخص کے سرہانے آ کر اُس کے ہونٹوں کا بوسہ لیتا ہے۔ اُس وقت اُس شخص کی حالت ایسی ہو جاتی ہے جیسے تپتے صحرا میں شہد سے زیادہ شیریں اور برف سے زیادہ ٹھنڈا پانی مل جائے۔ جب اُسے قبر میں اُتارا جاتا ہے تو دو فرشتے اُس کے پاس آتے ہیں اور ایسی پاکیزہ خوشبو اُن تک پہنچتی ہے کہ وہ پکار اُٹھتے ہیں کہ یہ خوشبو تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔'' [۲]

نورانی صحیفہ

بیان کیا جاتا ہے کہ قیامت کے دن ایک بندۂ خدا کو، جس کے گناہوں کا پلڑا نیکیوں کے پلڑے سے بھاری ہوگا، دوزخ کی طرف روانہ کیا جا رہا ہوگا۔ اُس کی فریاد سُن کر رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں گے اور اپنے دستِ مبارک سے ایک نورانی صحیفہ میزان کے نیکیوں والے پلڑے میں ڈالیں گے اور فرشتوں کو اُس کے اعمال کا وزن دوبارہ کرنے کا حکم دیں گے۔

---

[۱] علامہ یوسف بن اسمٰعیل، سعادۃ الدارین، ص ۱۴۰

[۲] محمد شمس گیلانی، فضیلۃ الصلوٰۃ، ص ۷

اِس بار اُس بندۂ خدا کے نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہوجائے گا اور اُس کو جنت کی طرف روانہ کردیا جائے گا۔ وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرے گا کہ آپ کون ہیں اور وہ نورانی صحیفہ کیسا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے کہ میں تیرا نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں اور وہ نورانی صحیفہ وہ صلوٰۃ تھی جو تُونے دُنیا میں مجھ پر بھیجی تھی۔ [1]

ناقص الخلقت بچے کی شِفایابی

روایت ہے کہ ایک مہاجرہ کے ہاں بغیر ہاتھ پاؤں والے بچے نے جنم لیا جو گوشت کے لوتھڑے کی مانند تھا۔ مہاجرہ بہت غمگین ہوئی اور دایہ سے کہنے لگی کہ میں دشمنوں کی باتوں سے ڈرتی ہوں، جب اُنھیں پتا چلے گا تو کہیں گے کہ بتوں کی پرستش چھوڑ کر مسلمان ہوگئی اور مکہ سے ہجرت کر گئی جبھی ناقص بچہ پیدا ہُوا۔ دایہ کہنے لگی کہ تم اِس کی اطلاع رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرو۔ چنانچہ وہ مہاجرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور سارا واقعہ عرض کردیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

مہاجرہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد پاک کی تعمیل کی۔ جب واپس گھر پہنچی تو اپنے بیٹے کو صحیح وسالم پایا۔ [2]

---

[1] الحاج عباس علی حسینی، فوائد الصلوٰۃ، ص ۱۲

[2] محمد شمس گیلانی، فضیلۃ الصلوٰۃ، ص ۹۲

اندھے بہرے بچے کی شِفایابی

ایک عورت اپنے اندھے اور بہرے بچے کی صحت یابی کی درخواست لے کر دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ رحمت میں حاضر ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت سے فرمایا کہ بچے کی شِفا چاہتی ہو تو صلوٰۃ بھیجو۔ پس وہ عورت گھر کی طرف پلٹی اور ہر قدم پر محمد وآلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجتی گئی۔ جب گھر پہنچی تو اپنے بیٹے کو صحت یاب پایا اور صحت یابی کی اطلاع کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں دوبارہ حاضر ہوئی۔ اُس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہُوئے اور کہا،''خدا نے فرمایا ہے کہ جس طرح صلوٰۃ کی برکت سے اِس بچے کے اعضا ٹھیک ہو گئے ہیں، اسی طرح صلوٰۃ کی برکت سے روزِ محشر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت کے گناہگاروں کو بھی بخش دوں گا۔''[۱]

نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بوسہ

ایک عابد وزاہد شخص کا بیان ہے کہ میں نے رات سونے سے پہلے محمد وآلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مخصوص تعداد میں دُرود بھیجنا اپنے اُوپر واجب کر رکھا تھا۔ ایک رات میں دوستوں کے ساتھ اپنے کمرے میں موجود تھا، میں نے معمول کے مطابق دُرود پڑھا اور سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجودِ مبارک سے سارا گھر منور ہو گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کہاں ہے وہ مُنہ جو مجھ پر دُرود بھیجتا ہے تا کہ اُسے بوسہ دوں؟ مجھے (اپنی حیثیت پر) شرم محسوس ہوئی کہ کیسے اپنا مُنہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس لبوں کے قریب کروں، لہٰذا میں نے اپنا رخسار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

---

[۱] سید حسن رضوی قمی، دُرودِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص ۵۷

احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۸۳ بحوالہ: مجمع اللطائف

طرف بڑھا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرے رخسار کا بوسہ لیا۔ فرطِ مسرّت سے میں اِس طرح بیدار ہُوا کہ میرے باقی ساتھی بھی جاگ اُٹھے۔[۱]

کتاب ''جذب القلوب'' میں اِس واقعہ کو یوں بیان کیا گیا ہے کہ ''حضرت محمد بن سعد بن مطرف کو سونے سے پہلے ہر رات ایک مُعَیَّن تعداد میں درُود شریف پڑھنے کی عادت تھی۔ اُنھوں نے ایک رات سیّد اُلمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اُن کے گھر میں تشریف لائے ہیں اور اپنے نُورِ جمال سے گھر کو منور فرمایا ہے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اپنے مُنہ کو، جو میرے اُوپر درُود بھیجتا ہے، میرے قریب لاؤ کہ میں اُسے بوسہ دوں۔ محمد بن سعد کہتے ہیں کہ مجھے اپنا مُنہ پیش کرتے ہوئے شرم محسوس ہوئی لہٰذا میں نے اپنا رخسار پیش کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرے رخسار کا بوسہ لیا۔ جب میں بیدار ہُوا تو پورے گھر کو مُشک کی خوشبو سے معطر پایا۔ آٹھ دن تک میرے رخسار سے بھی خوشبو آتی رہی۔''[۲]

زیارت نامہ

کتاب ''فوائد الصلوٰۃ'' کے مصنف حجۃ الاسلام الحاج عباس علی حسینی لکھتے ہیں کہ میں سوچ رہا تھا کہ میری کتاب ''فوائد الصلوٰۃ'' رسُول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قبول فرمائیں گے یا نہیں؟'' اِسی دوران میں مجھ پر نیند غالب آگئی، عالمِ خواب میں دیکھا کہ پیغمبرِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے اور مجھے اپنی آغوشِ مبارک میں لے لیا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سینہ اقدس کو چوما۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے زیارت کے الفاظ تعلیم فرمائے۔ میں نے عرض کیا'' یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!

---

[۱] خزینۃ الجواہر، ص ۵۸۹

[۲] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع، ص ۱۳۵

علامہ یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۱۲۳

مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ درُود وسلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۵۰

جذبُ القلوب، ص ۲۶۵

میں نے اب تک جو زیارات پڑھی ہیں کیا وہ درست نہیں تھیں؟'' آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ابھی جو تمھیں تعلیم کی ہے اس طرح پڑھو، تمھاری گزشتہ زیارات بھی مقبول ہیں۔ [1]

رُوسیاہ پر رحمتِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا کرم

ایک خدا رسیدہ شخص کا بیان ہے کہ حج کے سفر میں میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جو اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، غرض ہر وقت دُرود پڑھتا رہتا تھا۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے جو تم ہر وقت دُرود پڑھتے رہتے ہو؟ کہنے لگا کہ مجھے بابِ رحمۃً للعالمین صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے اتنا کچھ مِلا کہ میں نے عہد کرلیا کہ نماز کے علاوہ باقی اوقات میں دُرود ہی پڑھا کروں گا۔ پھر مجھے بتانے لگا کہ میں پچھلے سال اپنے والد کے ساتھ حجاز جارہا تھا۔ راستے میں اُن کا انتقال ہوگیا۔ مرنے کے بعد اُن کا چہرہ سیاہ ہوگیا تھا، یہ حالت دیکھ کر میں بہت افسردہ ہوگیا۔ اسی دوران میں مجھے نیند آگئی اور میں نے خواب میں دیکھا کہ عجیب وغریب شکلوں کے آدمی ہاتھوں میں گرز لیے میرے باپ کو پیٹنا چاہتے تھے کہ اچانک ایک سبز پوش اور حسین وجمیل بزرگ وہاں آئے اور میرے والد کی میّت سے چادر ہٹا کر اُس کے سیاہ چہرے پر اپنا ہاتھ پھیرا اور مجھے کہا، ''غم نہ کرو اور جان لو کہ ہم اپنے دوستوں کو مصیبت میں تنہا نہیں چھوڑتے۔'' اُن کے دستِ شفقت کے سبب میرے والد کا سیاہ چہرہ سفید ہوگیا تھا۔ وہ بزرگ واپس جانے لگے تو میں اُن کے قدموں میں گر پڑا اور عرض کیا، ''میں آپ پر قربان، آپ کون ہیں؟'' فرمایا، ''میں پیغمبرِ آخرالزمان محمد (صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) ہوں۔'' میں نے عرض کیا، ''یارسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم! میرے والد کا چہرہ سیاہ کیوں ہوگیا تھا؟'' آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا، ''تیرا باپ علما سے کنارہ کشی اختیار کیا کرتا تھا، جب اُس سے حق بات کی جاتی تو مُنہ پھیر لیا کرتا تھا اور دِل میں عناد و دشمنی رکھتا تھا۔ پس اِس رویہ کا نتیجہ دُنیا اور آخرت میں چہرے کا سیاہ ہوجانا ہے۔'' میں نے

---

[1] الحاج عباس علی حسینی، فوائد الصلوٰۃ، ص ۱۵۴

عرض کیا، ''یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اِس کی مدد کو کیوں تشریف لائے اور اِس کے ساتھ اتنی شفقت سے کیوں پیش آئے کہ اِس کا سیاہ چہرہ سفید ہو گیا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اِس لیے کہ یہ ہر رات مجھ پر درُود بھیجتا تھا پس میں نے اِسے نجات دلائی اور شرمندگی سے بچایا اور میں روزِ قیامت بھی اِس کی شفاعت کروں گا۔''[1]

ایک اور رُوسیاہ پر رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم

مندرجہ بالا روایت جیسی ایک اور روایت بھی ہے، ممکن ہے کہ ان دونوں کا تعلق ایک ہی واقعہ سے ہو کیونکہ ان کا مضمون آپس میں بہت مماثلت رکھتا ہے۔ (واللہ اعلم)

''سعادت الدارین'' میں ہے کہ حج کے موقع پر حرم شریف میں ایک شخص کو دیکھا گیا جو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود شریف کا وِرد ہر ہر جگہ کرتا جا رہا تھا، حرم میں، طوافِ کعبہ میں، صفا و مروہ کی سعی میں، عرفات میں، منیٰ و مزدلفہ میں، غرض ہر مقام پر وہ صلوٰۃ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مشغول تھا۔ اُس شخص سے پوچھا گیا کہ ہر مقام کے لیے الگ الگ مقال ہے، کیا بات ہے کہ تم نہ تلبیہ کہتے ہو نہ کسی مقام پر دُعا پڑھتے ہو اور نہ کہیں نماز ادا کرتے ہو بلکہ محض درُود ہی پڑھتے جا رہے ہو؟ اُس شخص نے جواب دیا کہ میں ایک واقعہ کی وجہ سے اس فعلِ واحد میں مصروف ہوں اور وہ واقعہ یہ ہے کہ میں خراسان سے اپنے سن رسیدہ والد کے ہمراہ حج کے لیے روانہ ہوا۔ جب ہم کوفہ پہنچے تو میرے والد کا انتقال ہو گیا۔ میں نے اُن کے چہرے کو ایک چادر سے ڈھانپ دیا۔ شدتِ غم سے کچھ دیر بعد چادر ہٹا کر اُن کا چہرہ دیکھا تو پریشان ہو گیا، اُن کی صورت گدھے کی صورت میں تبدیل ہو گئی تھی۔ میں والد کی بدنامی اور ندامت کے احساس سے حد درجہ پریشان ہو گیا، اِسی دوران میں میری آنکھ لگ گئی۔ عالم خواب میں ایک حسین و جمیل بزرگ تشریف لائے اور کہنے لگے کہ کس بات پر اِس درجہ غمگین ہو؟ میں نے عرض کیا کہ مجھ پر غم کا پہاڑ

---

[1] لمعات الانوار، ص ۵۱

ٹوٹ پڑا ہے، پھر پورا واقعہ بیان کر دیا۔ وہ خوش پوش وخوش رُو بزرگ میرے والد کے پاس تشریف لائے اور چادر کے اُوپر سے اُن کے مُنہ پر ہاتھ پھیر دیا۔ میں نے چادر ہٹا کر دیکھا تو اپنے والد کے چہرے کو بہت خوبصورت اور چمکدار پایا۔ میں نے اُس بزرگ کے چہرۂ مبارک کو غور سے دیکھا تو ایسا لگا گویا چودھویں کا چاند ہو۔ گھبرا کر پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اُنھوں نے جواب دیا کہ میں محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہوں۔ میں نے بیقرار ہو کر اُن کی چادر کو تھام لیا اور عرض کیا کہ خدارا مجھے اِس معاملے سے آگاہ فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تیرا باپ سُود خور تھا اور یہ اللہ پاک کا حکم ہے کہ جو سُود کھاتا ہے بعداز مرگ اُس کی صورت دُنیا میں یا آخرت میں گدھے کی صورت کی مانند ہو جائے گی۔ تمھارے والد کے حق میں یہ بات عالم ظاہر میں ظہور پذیر ہو گئی۔ تمھارا باپ ہر رات آرام کرنے سے پہلے مجھ پر سو بار دُرود بھیجنے کا عادی تھا، جب بعداز مرگ اُس کو یہ حالت پیش آئی تو مجھے خبر ہوئی پس میں نے اللہ پاک سے سوال کیا کہ مجھ پر صلوٰۃ بھیجنے والے کو ایسی بُری حالت میں مبتلا کر کے دُنیا میں ذلیل نہ فرمائیں۔ خدائے ستار وغفار نے میری بات رکھ لی اور تم نے دیکھ لیا کہ تیرے والد کا چہرہ پہلے سے زیادہ حسین ومنّور ہو گیا ہے۔[1]

ایسی ہی ایک اور روایت بھی ہے کہ حج کے موقع پر ایک نوجوان قدم بہ قدم محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر صلوٰۃ پڑھتا تھا۔ استفسار پر اُس نوجوان نے اِس قدر ذِکر صلوٰۃ کرنے کا سبب بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک مرتبہ میں عازمِ حج ہوا تو میری والدہ بھی میرے ساتھ تھیں۔ بیماری کی وجہ سے اُن کا چہرہ سیاہ ہو گیا تھا اور پیٹ پھول گیا تھا۔ جب میں مسجد الحرام کے قریب گیا تو دُعا کی کہ الٰہی! میں تیرے گھر میں ہوں اور میری والدہ کا یہ حال ہے۔ میں تیرے گھر میں ہوتے ہوئے بھی غمزدہ ہوں، کیا تُو اپنے مہمان کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے؟ پس اُسی وقت جنوبی حجاز کا ایک شخص مسجد حرام میں داخل ہوا اور میری ماں کے چہرے اور پیٹ پر اپنا دستِ کرم پھیرا۔ ماں کا

---

[1] یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۱۲۵

نزہۃ الناظرین، ص ۳۲۔ رونق المجالس، ص ۱۰۔ تنبیہ الغافلین، ص ۱۶۱

چہرہ سفید ہو گیا اور اُسے بیماری سے شِفا مل گئی۔ وہ شخص جانے لگا تو میں نے اُس کے دامن کو تھام لیا اور پوچھا کہ میری مشکل کشائی کرنے والے! تُو کون ہے؟ اُنھوں فرمایا،"میں تیرا رسُول محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں اور تجھے تاکید کرتا ہوں کہ ذِکرِ صلوٰۃ کو ترک نہ کرنا۔" پس، قدم قدم پر صلوٰۃ بھیجنے کا سبب یہی معجزہ ہے۔[1]

ایک فاسق وفاجر شخص کی شفاعت

روایت ہے کہ ایک شخص جو بادشاہِ وقت کا خدمتگار تھا، فسق وفجور میں مبتلا رہتا تھا۔ اُس کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا گیا کہ آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک میں اُس کا ہاتھ ہے۔ بارگاہِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا گیا،"یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ بندہ تو فاسقین میں سے ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک میں اِس کا ہاتھ کیسے؟" شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،"میں نے بارگاہِ الٰہی میں اِس کی شفاعت کر دی ہے اور باری تعالیٰ نے اِس کو بری کر دیا ہے۔" بصد حیرت واحترام آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا،"حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اِس کو یہ مقام کس طرح حاصل ہُوا؟" صاحبِ کوثر وتسنیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،"صرف مجھ پر کثرتِ صلوٰۃ کے وسیلہ سے اِس کو یہ منزلت ملی ہے۔ اگرچہ یہ شخص فسق وفجور میں مبتلا رہتا تھا لیکن ہر رات آرام کے لیے بستر پر آتے ہی مجھ پر ایک ہزار بار صلوٰۃ بھیجتا تھا۔ میری صلوٰۃ گناہوں کو اس طرح فنا کر دیتی ہے جس طرح پانی آگ کو یا آگ لکڑی کو"۔[2]

درُود کی برکت سے قرض کی ادائیگی اور خوشحالی

جلال الدین سیوطی سے منقول ہے کہ ایک شخص تین ہزار دینار کا مقروض تھا۔ قرض خواہ نے قاضی کے پاس مقدمہ دائر کر دیا۔ قاضی نے قرضدار کو قرض چکانے کے لیے ایک ماہ کی

---

[1] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع

[2] مفتی محمد امین، آبِ کوثر، بحوالہ: دُرّۃ الناصحین وسعادۃ الدارین

مہلت دی۔ وہ شخص قاضی کے پاس سے اُٹھ کر سیدھا مسجد میں آبیٹھا اور بصد عاجزی وانکسار سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود بھیجنا شروع کر دیا۔ ستائیسویں شب خواب میں بشارت ہوئی کہ فکر مت کر، تمھارا قرض اللہ جل شانہٗ ادا فرمادے گا، تم وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس پہنچو اور اُسے کہو کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ تمھارا تین ہزار دینار کا قرض ادا کرے۔ وہ شخص جب خواب سے بیدار ہُوا تو اپنے آپ کو قدرے پُرسکون پایا۔ پھر خیال آیا کہ اگر وزیر نے خواب کی سچائی کی کوئی دلیل مانگی تو کیا کہوں گا؟ اِسی فکر میں دن تمام ہو گیا۔ رات آئی تو مقدر کا ستارہ پھر چمکا اور خواب میں رسُولِ معظّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار دوبارہ نصیب ہُوا۔ رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس سے وزیر کے ہاں نہ جانے کی وجہ دریافت فرمائی۔ عرض کیا کہ یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اگر وزیر نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم کا کوئی ثبوت مانگا تو کیا جواب دوں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس کے جواب کو پسند کیا اور فرمایا کہ اگر وہ ثبوت مانگے تو کہنا کہ تم ہر روز کسی سے ہمکلام ہوئے بغیر، بعد از نمازِ فجر تا طلوعِ آفتاب، درُود کا تحفہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہو اور اِس راز کو دُنیا میں اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ بندۂ خدا بیداری کے بعد وزیر کے پاس پہنچا اور اپنا خواب مع ثبوت کے بیان کر دیا۔ وزیر بہت خوش ہُوا اور تین ہزار دینار قرض کی ادائیگی کے لیے دینے کے بعد تین ہزار دینار اہل وعیال کے نان نفقہ کے لیے دیے۔ پھر مزید تین ہزار دینار کاروبار کے لیے دیتے ہوئے کہا کہ خدارا مجھ سے تعلق قائم رکھنا اور کوئی بھی ضرورت پیش آئے تو مجھے خبر کرنا۔ وہ شخص مسرور وشادمان قاضی کے پاس پہنچا اور قرض کی رقم سامنے رکھ دی۔ قرض خواہ نے حیرت واستعجاب کا اظہار کیا کہ اِس جیسا نادار شخص اتنی بڑی رقم کہاں سے اُڑا لایا۔ اِس پر اُس شخص نے تمام ماجرا من وعن بیان کر دیا۔ قاضی نے کہا کہ یہ شرف وکرامت صرف وزیر ہی کے حصے میں کیوں آئے؟ میں عدالت کا سربراہ ہوں، تمھارے قرض کو میں ادا کروں گا۔ اِس پر قرض خواہ چہک کر بولا کہ اِس سعادت کا سب سے زیادہ حقدار تو میں ہوں کیونکہ قرض میں نے دیا تھا، وزیر یا قاضی نے نہیں۔ پس میں اِس قرض کو اللہ اور اُس کے

رسُول ﷺ کی خاطر معاف کرتا ہوں۔ قاضی کہنے لگا کہ جو رقم میں نے اللہ اور اُس کے رسُول ﷺ کے لیے مختص کر دی ہے وہ میں واپس نہیں لوں گا۔ لہٰذا وہ شخص تین ہزار دینار قاضی کے دیے ہوئے اور نو ہزار دینار وزیر کے لے کر اور اپنا قرض بھی معاف کرا کر چلا آیا اور حق تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ [۱]

شاہِ کونین ﷺ کی طرف سے عیدی

بقولے، شیخ ابوالحسن کثرت سے دُرود پاک پڑھا کرتے تھے۔ اُن سے منقول ہے کہ میرے دِن گردش میں تھے، نوبت فقر و فاقہ تک آ گئی۔ عید آئی تو میرے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ چاند رات کو جب ہر طرف خوشی و شادمانی کا دور دورہ تھا، میں بہت ملول اور مضطرب تھا کیونکہ میرے بچوں کے پاس عید کے کپڑے تک نہیں تھے۔ رات اِسی پریشانی اور کرب میں گزر رہی تھی کہ کسی نے میرے دروازے پر دستک دی۔ میں باہر گیا تو کچھ لوگوں کو دیکھا جنہوں نے قندیلیں اُٹھا رکھی تھیں، اُن میں علاقے کا رئیس بھی تھا۔ کہنے لگا کہ آج رات میں سویا تو خواب میں شاہِ کونین ﷺ تشریف لائے اور فرمایا، ''ابوالحسن اور اُس کے بچے بڑی تنگدستی میں مبتلا ہیں، تجھے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ عطا کر رکھا ہے، جاؤ اور جا کر اُن کی مدد کرو، بچوں کے لیے کپڑے اور دیگر ضروریات کے لیے خرچہ لے جاؤ تا کہ وہ عید اچھی طرح سے کر سکیں۔'' لہٰذا میں کچھ سامان لایا ہوں یہ قبول فرمائیں۔ درزی بھی ہمراہ ہے، بچوں کو بُلایئے تا کہ لباس کا ناپ لے لے۔ پھر وہ درزی سے بولا، ''پہلے بچوں کے کپڑے تیار کر لو پھر بڑوں کے اور یہ سب صبح تک مکمل کرو۔'' یعنی شاہِ کونین ﷺ کی یہ عنایت اُس دُرود پاک کی برکت سے تھی جو وہ پڑھا کرتے تھے۔ [۲]

---

[۱] جذبُ القلوب، ص ۲۶۳

مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ دُرود و سلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۷۶ تا ۱۷۷

[۲] یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۱۴۸

مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ دُرود و سلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۴۸ تا ۱۴۹

ایک حاجت مند مومن اور دولت مند مجوسی پر کرم

بغداد میں ایک زاہد و عابد شخص رہتا تھا جو غربت و افلاس کی وجہ سے بدحالی کا شکار تھا اور اکثر نوبت فاقوں تک پہنچ جاتی ہے۔ ایک شب، فاقہ کشی کے عالم میں اُس نے اپنے اہل وعیال سے کہا کہ آوٗ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود پاک بھیجیں تا کہ اُس کی برکت سے ہماری بدحالی دُور ہو۔ پس تمام اہل خانہ مل بیٹھ کر درُود کا وِرد کرنے لگے۔ درُود پڑھتے پڑھتے اُس پر نیند کا غلبہ ہُوا اور خواب میں شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہُوا۔ مُحِبُّ الْفُقَراء وَالْغُرباء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے تشفی دی اور فرمایا کہ فلاں مجوسی کے گھر جاوٗ، اُسے میرا سلام پہنچاوٗ، کہو کہ تیرے حق میں جو دُعا کی گئی تھی وہ قبول کر لی گئی ہے اور رسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے جو کچھ عطا کیا ہے اُس میں سے میرے قاصد کی مدد کرو۔ وہ مردِ صالح بیدار ہُوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ مقدسہ ہونے پر بہت شادمان تھا۔ اُس کا ایمان تھا کہ یہ زیارت بلاشبہ رسُولِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا کرم ہے کیونکہ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ شیطان (معاذ اللہ) ایسا خواب دکھلانے پر قادر ہو۔ مگر وہ حیران و پریشان بھی تھا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک آتش پرست مجوسی کو سلام کہلوائیں؟ دِن اِسی کشمکش کے عالم میں تمام ہُوا، رات آئی تو قسمت نے پھر یاوری کی۔ خواب میں آفتابِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ طلوع ہُوا۔ پھر وہی حکم مِلا۔ اب شک کی کوئی گنجائش نہ تھی لہٰذا صبح ہوتے ہی مجوسی کے دربار میں پہنچ گیا اور تخلیہ میں کچھ کہنے کی اجازت چاہی۔ تنہائی ملتے ہی اُس مردِ صالح نے کہا کہ ہمارے رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمھیں سلام بھیجا ہے۔ مجوسی کہنے لگا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ میں مجوسی ہوں اور تمھارے دِین پر ایمان نہیں رکھتا؟ اِس پر مردِ زاہد نے کہا کہ مجھے معلوم ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبار میرے خواب میں تشریف لائے اور مجھے یہی حکم دیا ہے۔ مجوسی متعجب ہوا اور پوچھا کہ کیا تمھارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اور بھی کچھ کہا؟ اُس شخص نے جواب دیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور یہ

فرمایا ہے کہ تیرے حق میں جو دُعا کی گئی تھی وہ قبول کر لی گئی ہے اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال میں سے میرے قاصد کی مدد کرو۔ مجوسی نے حیران ہو کر پوچھا کہ کیا تمھیں معلوم ہے کہ وہ کونسی دُعا تھی جو قبول کر لی گئی ہے؟ مردِ مومن نے کہا کہ نہیں! مجھے معلوم نہیں۔ مجوسی کے دِل میں ایمان کی حرارت پیدا ہونے لگی۔ اُسے اللہ جل شانہٗ کی وحدت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کا یقین ہو گیا اس لیے فوراً مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

وہ مجوسی بہت مال دار اور صاحبِ حیثیت تھا اور بہت سے ملازم رکھتا تھا۔ اُس کے مال سے کئی لوگ تجارت کرتے اور فائدہ اٹھاتے تھے۔ اسلام قبول کر لینے کے بعد اُس نے اُن سب لوگوں کو بلایا اور کہا کہ الحمدللہ! میں نے اِسلام قبول کر لیا ہے اور تمھیں بھی اِس کی دعوت دیتا ہوں، تم میں سے جو اِسلام قبول کرے گا میرا جتنا مال اُس کے پاس ہے میں اُسے بخش دوں گا اور جو اِس دعوت کو ٹھکرائے گا میرا اُس سے کوئی تعلق نہیں اور میرا جو مال اُس کے ذمہ ہے وہ اُسے واپس کرنا ہو گا۔ نومسلم رئیس کے اعلان کے بعد کئی لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے اور جو ایمان نہیں لائے اُس کا مال واپس کر کے لوٹ گئے۔ اُس کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی، مجوسی رسم و رواج کے مطابق کچھ دن پہلے وہ دونوں باہم رشتۂ ازدواج میں منسلک ہُوئے تھے۔ وہ بھی باپ کی پیروی کرتے ہُوئے مسلمان ہو گئے۔ بیٹی نے باپ کو بتایا کہ جس دن میری شادی میرے بھائی کے ساتھ ہوئی میرے دِل میں اُس کے لیے شدید نفرت پیدا ہو گئی تھی اور اسی نفرت کے سبب میں نے حقِ زوجیت کبھی ادا نہیں کیا۔ یہ سُن کر وہ بہت خوش ہُوا اور پھر اُس مردِ صالح کی طرف متوجہ ہُوا جس کی آمد کے سبب یہ سارا انقلاب آیا تھا۔ بولا کہ اب میں تمھیں وہ دُعا بتاتا ہوں جس کی قبولیت کی خوشخبری تم لائے ہو اور یہ کہ وہ کون سا عمل تھا جس نے رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مجھ سے راضی کیا۔ اُس نے بتایا کہ چند دن پہلے جب میرے بیٹے اور بیٹی کی شادی تھی، میں نے بہت بڑی دعوت کا اہتمام کیا اور گرد و نواح کے تمام لوگوں کو کھانے پر مدعو کیا۔ دعوت کے بعد میں اپنے محل کی چھت پر آرام کرنے چلا گیا۔ میرے پڑوس میں ایک سیّدزادی

جو کہ امام حسن علیہ السلام کی اولاد میں سے تھی، اپنی بچیوں کے ساتھ رہتی تھی۔ میں نے سُنا کہ ایک صاحبزادی اپنی والدہ سے کہہ رہی تھی کہ ہمارے پڑوسی نے ہمارے ساتھ بہت بُرا کیا۔ اُس نے سب لوگوں کو شادی کی دعوت میں بلایا لیکن ہمیں نظر انداز کر دیا۔ اُس نے ہمارا دِل دُکھایا، اللہ اُسے جزائے خیر نہ دے۔ جب میں نے شہزادی کی یہ بات سُنی تو میرا دِل بھر آیا اور مجھے سخت ندامت ہوئی۔ میں فوراً نیچے آیا اور اُن شہزادیوں کے لیے عمدہ لباس، بہترین کھانا اور کچھ رقم اپنی کنیز کے ہاتھ بھجوائی اور دوبارہ چھت پر پہنچ گیا تا کہ اُن کا ردِعمل معلوم کر سکوں۔ جب وہ تحائف اُن کے ہاں پہنچے تو وہ بہت خوش ہوئیں اور میرے لیے ایمان اور اپنے نانا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور جنت کی دُعا کی۔ یہ وہ دُعا تھی جس کی قبولیت کی بشارت رسُولِ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمھارے ذریعے بھیجی۔

اپنے بیٹے اور بیٹی کی شادی پر میں نے اپنی تمام جائیداد کا نصف حصہ اُن کو دے دیا تھا، اسلام قبول کر لینے کے بعد اُن کا رشتہء ازدواج ختم ہو گیا ہے پس وہ تمام مال جو میں نے اُن کو دیا تھا اب تمھیں ہدیہ کرتا ہوں اور جو حصّہ میرا تھا وہ ہم تمام اہل خانہ کا ہوگا۔ [۱]

آسمان سے روزی

روایت ہے کہ ایک شخص مفلسی و تنگدستی میں مبتلا تھا۔ ایک رات اُسے خواب میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہُوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ غنی ہو جاؤ اور خدا تمھیں آسمان سے روزی عطا فرمائے تو مجھ پر درُود بھیجا کرو، پس اُس شخص نے حکم کی تعمیل کی اور صلوٰۃ بھیجنا شروع کر دی۔ چند روز کے بعد ایک کھنڈر سے گزرتے ہُوئے اُس کا پاؤں ایک اینٹ سے ٹکرایا تو اینٹ اپنی جگہ سے ہٹ گئی اور اُس کی نظر ایک خزانے پر پڑی۔ اُس نے سوچا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خدا تمھیں آسمان سے روزی دے

---

[۱] یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۱۴۵

گا، یہ خزانہ تو زمین سے نکلا ہے اس لیے یہ میرے لیے نہیں ہو سکتا لہٰذا اُس نے خزانے کو ہاتھ تک نہ لگایا اور گھر روانہ ہو گیا۔ گھر جا کر اُس نے سارا واقعہ اپنی بیوی سے بیان کیا۔ اتفاقاً اُس کا یہودی ہمسایہ چھت پر سے اُن کی باتیں سُن رہا تھا۔ اُسے خزانے کا علم ہُوا تو اُس کے حصول کی خاطر کھنڈرات کی طرف چل پڑا مگر وہاں سانپوں اور بچھوؤں کے علاوہ کچھ نہ پایا۔ غصہ میں آ کر اُس نے سانپ اور بچھو اکٹھے کیے اور اپنے پڑوسی سے جھوٹ کا بدلہ لینے کے لیے اُس کی چھت پر سے صحن میں پھینک دیے۔ نیچے گرتے ہی تمام سانپ اور بچھو سونا بن گئے۔ غریب مسلمان کو خدا نے آسمان سے روزی عطا فرما دی تھی۔ یہودی حیرت سے چیخ پڑا کہ سانپ اور بچھو سونے میں کیسے تبدیل ہو گئے؟ مسلمان نے اُسے بتایا کہ ہمارے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر غنی ہونا چاہتے ہو تو مجھ پر صلوٰۃ بھیجو، خدا تمھیں آسمان سے روزی عطا فرمائے گا، یہ معجزہ اُسی صلوٰۃ کے سبب سے ہے۔ یہودی کا دِل روشن ہو گیا اور اُس نے اُسی وقت اسلام قبول کر لیا۔[۱]

وزیر علی بن عیسیٰ

وزیر علی بن عیسیٰ سے منقول ہے کہ بادشاہ نے مجھے وزارت سے معزول کر دیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک دراز گوش پر سوار ہوں، پھر میری نظر آقائے دو جہاں رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احترام کے پیشِ نظر میں جلدی سے نیچے اُتر کر پیدل ہو لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، ''جا اپنی جگہ پر واپس چلا جا۔'' صبح ہوئی تو بادشاہ نے مجھے وزارت پر بحال کر دیا۔ میں کثرت سے دُرود پاک پڑھا کرتا تھا اور یہ برکت دُرود پاک کی ہی تھی۔[۲]

---

[۱] احمد بن محمد الحسینی، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۸۶ بحوالہ حکایات الصالحین

[۲] یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۱۳۴

موئے مبارک

روایت ہے کہ بلخ شہر میں ایک مالدار شخص رہتا تھا جس کے دو بیٹے تھے۔ جب اُس کا انتقال ہُوا تو دونوں بیٹوں نے باپ کے ترکہ کو دو حصّوں میں تقسیم کیا۔ ترکہ میں رسُولِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے تین عدد موئے مُبارک (بال) بھی تھے۔ دونوں بھائیوں نے ایک ایک مقدس موئے مبارک لے لیا، تیسرے موئے مبارک کے لیے بڑا بھائی کہنے لگا کہ چلو اِس کو کاٹ کر دو حصّوں میں تقسیم کرلیں۔ چھوٹے بھائی نے کہا کہ یہ نہیں ہوسکتا کیونکہ احترامِ رسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم واجب ہے اس لیے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے موئے مبارک کو کاٹنا میرے نزدیک بے ادبی ہے۔ بڑے بھائی نے کہا کہ یہ بات ہے تو تم تینوں بال لے لو اور اپنے حصّے کا مال مجھے دے دو۔ چھوٹے بھائی نے یہ منظور کرلیا۔ کچھ مدّت کے بعد بڑے بھائی کا تمام مال ضائع ہو گیا اور وہ کنگال ہوگیا۔ ایک شب اُس نے رسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو خواب میں دیکھا تو اپنی غربت و ناداری کی شکایت کی۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، ''اے محروم و بدقسمت شخص! تُو نے میرے موئے مبارک کی توقیر نہ کی، بلکہ دُنیا کو اُن پر ترجیح دی لیکن تیرے چھوٹے بھائی نے اُن کا اِس قدر احترام کیا کہ سب اموالِ میراث کو اُن کے بدلے ٹھکرا دیا اور اُنھیں دیکھ دیکھ کر بڑی محبت اور عقیدت سے مجھ پر صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اُس کو میرے موئے مبارک کی تعظیم اور کثرتِ صلوٰۃ کی وجہ سے دُنیا و آخرت کا رئیس بنا دیا ہے۔ اُس نے سعادتِ دارین حاصل کرلی لیکن تُو محروم رہ گیا۔''[۱]

---

[۱] حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد و علی آلہ و صحبہ و بارک وسلم، (ناشر: سیرت فاؤنڈیشن، لاہور)، ص ۶۸۔ عبدالرحمٰن سخاوی، القول البدیع، ص ۲۴۵ مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت باب فیضانِ دُرود و سلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۸۲

متفرق روایات

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ روزِ قیامت اُسے میری شفاعت حاصل ہو، میں اُس کا وسیلہ بنوں اور اُسے میرا ساتھ میسّر ہو تو اُسے چاہیے کہ مجھ پر اور میری آل (علیہم السلام) پر صلوٰۃ بھیجے تا کہ ہم اُس سے خوش ہوں۔ [۱]

حضرت ابو بکرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہُوئے سُنا ہے کہ قیامت کے دن میں اُس کا شفیع بنوں گا جو مجھ پر درُود پاک بھیجے گا۔ [۲]

منقول ہے کہ سب سے بڑی نعمت درُود پاک پڑھنے والے کو یہ نصیب ہوتی ہے کہ اُسے خواب میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوتی ہے۔ [۳]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ۝

---

[۱] ابوجعفر محمد بن حسن الطوسی (۴۶۰ ق)، امالی الطوسی، ص ۲۷۰

[۲] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۲۱

[۳] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۰۱

فیضانِ درُود

درُود کے فیوض بے شمار ہیں، کچھ کا ذکر موضوع کے اعتبار سے اُوپر کیا جا چکا ہے اور چند ایک کا بیان یہاں کیا جا رہا ہے۔

محققین کے مطابق درُود تین اعلیٰ ترین فیوض کے حصول کا ایک انمول ذریعہ ہے اور وہ اعلیٰ ترین تین فیوض مندرجہ ذیل ہیں۔

تین اعلیٰ ترین فیوض

ا) فیضِ الٰہی: "اَللّٰھُمَّ" کہنے سے اللہ ربُ العزت کی شانِ کبریائی کا اقرار ہوتا ہے اور اس اقرار و پکار سے فیضِ الٰہی کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

صلوٰۃِ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ضمن میں ظاہر ہے کہ لفظ "اَللّٰھُمَّ" کے ساتھ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ سے خطاب ہوتا ہے۔ لفظ "اللہ" اسمِ ذاتِ الٰہی ہے اور تمام اسمائے حسنیٰ کے ملاحظہ کا آئینہ ہے پس جس نے خالقِ اکبر کو "اَللّٰھُمَّ" سے یاد کیا اُس نے گویا جمیع اسماء الحسنیٰ سے یاد کیا۔

روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت داؤد علیہ السلام دُعا و مناجات کر رہے تھے اور فرما رہے تھے "یا الٰہ اِبراھیم و یا الٰہ اِسمٰعیل و یا الٰہ اِسحٰق و یا الٰہ یَعقُوب و یا الٰہ یُوسف و یا الٰہ مُوسیٰ و یا الٰہ ھٰرون" یعنی اس طرح ایک ایک نبی کا نام لے رہے تھے کہ آوازِ قدرت آئی، اے داؤد! آخر تم کیا چاہتے ہو؟ آپ علیہ السلام نے عرض کیا، پالنے والے میری دُعاؤں کو مستجاب فرما اور مجھ پر یہ آشکار کر کہ کس طرح جلد اپنے مقصد کو حاصل کروں؟

آوازِ قدرت آئی، "اَللّٰھُمَّ" کہہ کر مجھ سے دُعا کرو، اس لیے کہ جب اس لفظ کو ادا کرو گے تو گویا تم نے مجھ سے میرے تمام اسما کے توسط سے دُعا کی ہے۔"[1]

---

[1] احمد بن محمد الحسینی اردکانی، شرح و فضائل صلوٰۃ، ص ۵۳ بحوالہ: ملا حسین کاشفی سبزواری، جواہر التفسیر

۲) فیضِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: "صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" کہنے سے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظرِ عنایت نصیب ہوتی ہے اور نُورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فیض ملتا ہے۔ پس، جسے فیضِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاصل ہو جائے دراصل وہی فیضِ الٰہی کا مستحق ٹھہرتا ہے کیونکہ بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ کے قربِ الٰہی کا حصول ناممکن ہے۔ ابوالعباس تیجانی سے منقول ہے:

فَمَنْ طَلَبَ الْقُرْبَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالتَّوَجُّهَ اِلَیْهِ دُوْنَ التَّوَسُّلِ بِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُعْرِضاً عَنْ كَرِیْمِ جَنَابِهٖ وَمُدْبِراً مِنْ تَشْرِیْعِ خِطَابِهٖ كَانَ مُسْتَوْجِبًا مِنَ اللّٰهِ غَایَةَ السُّخْطِ وَالْغَضَبِ وَغَایَةَ اللَّعْنِ وَالْبُغْضِ وَضَلَّ سَعْیُهٗ وَخَسِرَ عَمَلُهٗ ○

"جو شخص حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ کے بغیر یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ سے مُنہ پھیر کر اللہ تعالیٰ کا قرب چاہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِنتہا درجہ کی ناراضی اور غضب کا حقدار ہے، وہ غایت درجہ کی دُوری اور لعنت کا مستحق ہے اُس کی ساری کی ساری کوششیں رائیگاں ہیں اور اُس کے اعمال خسارہ ہی خسارہ ہیں۔"[۱]

لٰہذا یہ فیضِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہے جو فیضِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

۳) فیضِ اہل بیت اطہار علیہم السلام: "وَآلِ مُحَمَّدٍ" کہنے سے اہل بیت اطہار علیہم السلام سے محبت ومودّت کا اظہار ہوتا ہے اور اِس محبت ومودّت کی وجہ سے اہل بیت اطہار علیہم السلام کا فیض ملتا ہے اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حکمِ مبارکہ:[۲]

"قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی ط"

(اے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اِن سے کہیے کہ نہیں مانگتا میں تم سے اِس خدمت (رسالت) کا اَجر سوائے اِس کے کہ موّدت رکھو میرے قرابت داروں سے)

کی تعمیل ہوتی ہے۔ فیضِ اہل بیتِ اطہار علیہم السلام وہ عظیم ترین فیض ہے جس کی بدولت دوسرے تمام

---

[۱] مفتی محمد امین، آبِ کوثر ص ۲۱۔ علامہ یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۲۰

[۲] سُورۃ شوریٰ، آیت ۲۳

فیوض حاصل ہوتے ہیں۔ جو شخص بد قسمتی سے اِس فیض سے محروم رہا وہ فیضِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محروم رہا اور جو فیضِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محروم رہا در حقیقت وہ فیضِ الٰہی سے بھی محروم رہا۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص اپنے دُرود میں آلِ محمد علیہم السلام کو شامل نہیں کرتا اُس کا دُرود اُس کے مُنہ پر مار دیا جاتا ہے اور وہ نہ صرف دُرود پاک کی جملہ برکات سے محروم رہتا ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ناراضی کا سبب بھی بنتا ہے اور اپنی دُنیا اور آخرت کو اپنے ہاتھوں برباد کر لیتا ہے (اس کی تفصیل صلوٰۃِ ناقص کے باب میں ملاحظہ فرمائیں)۔ یہ فیضِ اہل بیتِ اطہار علیہم السلام ہی تھا کہ جس کی بدولت ابوالبشر نبی اوّل حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔

قرآنِ حکیم میں اِرشاد ہوتا ہے:[1]

"فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾"

(پھر سیکھے آدم (علیہ السلام) نے اپنے رَب سے کچھ کلمات (اور توبہ کی) تو قبول کر لی اللہ نے توبہ اُس کی بے شک وہی تو ہے بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا)

ترجمہ وتفسیرِ قرآن مجید میں مولانا مقبول احمد دہلوی لکھتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا کے جنت سے نکالے جانے اور بعد ازاں اُن کی توبہ کی قبولیت کے بارے میں قرآن کریم میں اِرشاد ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے توبہ کے ساتھ ساتھ اپنے رَب سے کچھ کلمات سیکھے تو اُن کی توبہ قبول کر لی گئی۔ "کافی" میں اِس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ آدم علیہ السلام نے یہ کلمات عرض کیے تھے "یا اللہ سوائے تیرے کوئی معبود نہیں ہے تُو منزّہ ہے اور تیری تعریف کرنے پر بھروسہ ہے، میں نے بُرا کیا اور اپنی ذات پر ظلم کیا ہے پس تُو میری توبہ قبول فرما اور میری خطا بخش دے بیشک تُو سب سے اچھا بخشنے والا ہے۔ پھر کہا، یا اللہ سوائے تیرے کوئی معبود نہیں تُو منزّہ ہے اور تیری تعریف کرنے پر بھروسہ ہے، میں نے بُرا کیا اور اپنی ذات پر ظلم کیا ہے پس تُو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما بیشک تُو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

---

[1] سورۃ البقرہ، آیت ۳۷

تیسری مرتبہ پھر کہا، یا اللہ سوائے تیرے کوئی معبود نہیں ہے تُو منزّہ ہے اور تیری تعریف کرنے پر بھروسہ ہے، میں نے بُرا کیا اور اپنی ذات پر ظلم کیا ہے پس تُو میری توبہ قبول فرما بے شک تُو سب سے بڑا توبہ قبول کرنے والا اور سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔'' اور دوسری روایت کے بموجب دُعا کے ساتھ یہ الفاظ بھی تھے،'' بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّعَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ '' اور تیسری روایت کے مطابق دُعا کے ساتھ یہ الفاظ تھے،'' بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ۔'' جناب امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے ترکِ اولیٰ سرزد ہُوا تو اُنھوں نے اپنے پروردگار سے معذرت چاہی اور یہ عرض کیا،'' اے میرے پروردگار میری توبہ قبول کر اور میرا عذر سُن اور میرے رُتبے پر مجھے پھر پہنچا دے اور میرا درجہ اپنے حضور میں بلند کر اِس لیے کہ اِس ترکِ اولیٰ کی خرابی اور اِس کی ذِلّت میرے تمام اعضا اور میرے سارے بدن سے ظاہر ہو گئی ہے۔'' ارشادِ الٰہی ہُوا،'' اے آدم! کیا تم کو ہمارا یہ حکم یاد نہیں کہ جب تم پر مصیبتیں، سختیاں اور بلائیں نازل ہوں تو تم ہم سے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اُن کی آلِ پاک (علیہم السلام) کا واسطہ دے کر دُعا مانگنا؟'' آدم علیہ السلام نے عرض کیا،'' خدایا! بے شک (مجھے خیال نہ رہا تھا)''۔ پھر خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا،'' محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور علی و فاطمہ و حسن و حسین (علیہم السلام) کا خصوصیت سے واسطہ دے کر ہم سے دُعا مانگو، ہم تمھاری درخواست کو قبول کر لیں گے اور تمھاری خواہش سے زیادہ تم کو عطا کریں گے۔'' آدم علیہ السلام نے عرض کیا،'' پروردگار! اُن کا درجہ اس قدر بلند ہے کہ اُن کے توسل سے میری توبہ قبول کرے گا اور میرا ترکِ اولیٰ بھی بخش دے گا حالانکہ مجھے تُو نے یہ درجہ عطا فرمایا ہے کہ اپنے فرشتوں سے مجھے سجدہ کرایا اور اپنی جنت مجھے رہنے کو عنایت فرمائی اور اپنی کنیز خاص حوّا میرے نکاح میں دی اور اپنے معزز فرشتوں سے میری خدمت کرائی؟'' خدا تعالیٰ نے فرمایا،'' اے آدم! میں نے جو فرشتوں کو تعظیماً تمھارے سجدے کا حکم دیا تو وہ اُنہی انوار کے باعث تھا جن کے تم مخزن قرار دیے گئے ہو اور اگر تم اِس ترکِ اولیٰ سے پہلے ہی اُن کا واسطہ دے کر ہم سے سوال کرتے کہ ہم ترکِ اولیٰ سے بھی تمھیں بچا لیں اور یہ کہ تمھارا دشمن ابلیس

تمھارے خلاف کوئی چال نہ چلنے پائے اور تم اُس سے محفوظ رہو تو ہم ایسا ہی کرتے ... الخ، سو اب تم اُنھیں کا واسطہ دے کر ہم سے دُعا کرو ہم قبول کر لیں گے۔" اِس پر آدم علیہ السلام نے وہ دُعا مانگی۔ [1]

علامہ نجم الحسن کراروی اپنی کتاب "تاریخ اِسلام" میں لکھتے ہیں، "حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا نے تین سو سال رونے اور آہ و زاری کرنے کے بعد رحمتِ خداوندی کی توجہ کا استحقاق حاصل کر لیا۔ وہ مدت تک آنسوؤں کی لڑی اور ابرِ ندامت کی جھڑی میں توبہ استغفار کرتے رہے، بالآخر دریائے رحمت جوش میں اور آبِ مغفرت خروش میں آیا، ذاتِ باری نے ترس کھایا اور رحمتِ الٰہی نے اُن پر رحم کیا۔ الہام ہُوا، "اے آدم! اب اُن لوگوں کے واسطے سے مغفرت کی دُعا کرو، جن کے نام ساقِ عرش پر لکھے ہُوئے ہیں اور جن کے اشباح تمھیں دکھائے جا چکے ہیں اور جن کے انوار تمھارے صلب میں ودیعت کر دیے گئے ہیں، اور وہ نام یہ ہیں، "محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)، علی، فاطمہ، حسن اور حسین (علیہم السلام)۔" حضرت آدم علیہ السلام نے فوراً ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی، "خدایا! تجھے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)، علی، فاطمہ، حسن اور حسین (علیہم السلام) کا واسطہ مجھے بخش دے اور میری کھوئی ہوئی عزت مجھے پھر عطا کر دے۔" ارشادِ خداوندی ہُوا، "اے آدم! میں نے تمھیں بخش دیا اور تمھاری توبہ قبول کر لی اور تم کو پھر تمام کرامتوں سے بہرہ ور کر دیا۔" ایک روایت میں ہے کہ آدم علیہ السلام نے کہا تھا، "بحق محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) وآلِ محمد (علیہم السلام)۔" [2]

علامہ دیلمی اور علامہ سیوطی اِس کی تفصیل یوں بیان کرتے ہیں کہ وہ کلمات جو خدا تعالیٰ

---

[1] علامہ باقر مجلسی، حیاتُ القلوب، ج ا ص ۸۹
مولانا مقبول احمد دہلوی، ترجمہ وتفسیرِ قرآن مجید، سورۃ البقرہ بحوالہ کافی

[2] علامہ نجم الحسن کراروی، تاریخ اسلام، ص ۸۹ بحوالہ حاشیہ تفسیر بیضادی، ص ۲۷۔ ابوجعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی رازی، اُصول کافی۔ سلمان بن خوجہ حنفی نقشبندی (متوفی ۱۲۹۴ ق)، ینابیع المودۃ، ص ۳۳۔ ابو علی فضل بن حسن طبرسی (۵۴۸ ق)، تفسیر مجمع البیان جلد ۲۷۔ تفسیر صافی در روضۃ الشہداء۔ کتاب خصائص وحی مبین یحییٰ بن حسن بن بطریق ص ۶۹۔ علامہ محمد باقر مجلسیؒ (متوفی ۱۶۹۸ء)، حیاتُ القلوب، ج ا ص ۸۹

نے آدم علیہ السلام کو تعلیم دیے تھے اور جن کی برکت سے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تھی، یہ تھے:

"اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْءً اَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْءً اَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ تُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ○"

"خدایا! میں محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے واسطے سے سوال کرتا ہوں، تُو پاک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، مجھ سے غلطی ہوگئی ہے اور میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے، مجھے بخش دے، اور تُو تو بہترین بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے، خدایا! میں محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے واسطے سے سوال کرتا ہوں بے شک تُو پاک و پاکیزہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، مجھ سے غلطی ہوگئی ہے اور میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے۔ خدایا! میری توبہ قبول کرلے اور تُو تو بہترین توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"[1]

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالہ (یعنی وسیلہ) سے سوال کیا تھا۔ "دلائل النبوت، بیہقی" میں حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے واسطے سے سوال کیا تھا اور اسی (واسطہ) کے صدقہ میں اُن کی توبہ قبول ہوئی تھی۔[2]

بے شک جناب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ رسول (علیہم السلام) کے وسیلہ جلیلہ کے حصول کا بہترین طریقہ اِن عظیم ترین ہستیوں پر صلوٰۃ کا بھیجنا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ ○

---

[1] نجم الحسن کراروی، تاریخ اسلام، ص ۸۹ بحوالہ: فردوس الاخبار و در منشور جلد ا ص ۱۶۔ لوامع التنزیل جلد ا ص ۲۱۵۔ جمع الجوامع سیوطی۔ معجم صغیر طبرانی۔ مسند ابن عساکر۔ مستدرک حاکم۔ مناقب ابن مغازلی۔ خصائص علویہ

[2] علامہ نجم الحسن کراروی، تاریخ اسلام، ص ۹۱ بحوالہ: عجائب القصص، ص ۳۸

درُود بھیجنے والے پر اللہ ربُ العزت درُود بھیجتا ہے

عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد سے نکلتے دیکھا تو آہستہ سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیچھے ہولیا یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک درخت کے پاس پہنچے اور قبلہ رُو ہو کر طویل سجدہ ادا کیا۔ سجدے کی طوالت کی وجہ سے میں سمجھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خالقِ حقیقی سے جا ملے ہیں لہٰذا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سرہانے آیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سجدہ سے سر اُٹھایا اور فرمایا،'' اے عبدالرحمن! تم کیا سوچ رہے ہو؟'' میں نے عرض کیا،'' یا رسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے طویل سجدے کی وجہ سے میں سمجھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وفات پا گئے ہیں۔'' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا،'' جب میں درخت کے نیچے پہنچا تو جبرائیل (علیہ السلام) آئے اور کہنے لگے کہ یا رسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خوشخبری دے رہا ہوں کہ خدا نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود و سلام بھیجے گا تو اُس پر میں درُود و سلام بھیجوں گا۔''[۱]

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،'' جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درُود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ درُود بھیجتا ہے۔''[۲]

شیخ کلینیؒ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسحاق بن فروخ سے فرمایا:[۳] '' جو شخص محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دس مرتبہ درُود و سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اور فرشتے اُس پر ایک سو مرتبہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں اور جو شخص ایک سو مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے اُس پر خداوند تعالیٰ اور فرشتے ایک ہزار مرتبہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ کیا تم نے سورۃ احزاب کی تلاوت نہیں کی جس

---

[۱] کنز العمال، ج ۲ ص ۲۷۵۔ الترغیب والترہیب، ص ۴۹۵
محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۰۵۔ احمد بن حنبل، المسند

[۲] صحیح مسلم، ج ۱، حدیث ۸۴۴۔ مشکوٰۃ، ج ۱ حدیث ۸۹۳

[۳] اصول کافی، حدیث ۳۱۶۳، باب الصلوٰۃ علی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:[۱]

هُوَ الَّذِیۡ یُصَلِّیۡ عَلَیۡکُمۡ وَمَلٰٓئِکَتُهٗ لِیُخۡرِجَکُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ وَکَانَ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَحِیۡمًا ﴿۴۳﴾ (وہی وہ ذات ہے جو تم پر رحمت نازل کرتی ہے اور اُس کے فرشتے بھی تا کہ تمھیں تاریکیوں سے نکال کر نور کی منزل تک لے آئے اور وہ مومنوں پر بہت مہربان ہے)''

صلوٰۃ بھیجنے والے پر تمام مخلوق صلوٰۃ بھیجتی ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ گرامی لیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہت زیادہ صلوٰۃ بھیجا کرو کیونکہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس پر ایک ہزار بار صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ صف بستہ فرشتے اور خداوندِ متعال کی تمام مخلوقات اُس پر صلوٰۃ بھیجتی ہیں۔ اتنے اجر و ثواب کے باوجود اگر کوئی صلوٰۃ کو ترک کرے تو در حقیقت اُس جیسا نادان اور متکبر شخص کوئی اور نہ ہوگا اور ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی اہل بیت علیہم السلام بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔[۲]

حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص مجھ پر صلوٰۃ بھیجتا ہے اُس پر ملائکہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں اور جس پر ملائکہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں اُس پر اللہ ربُ العزت رحمت نازل فرماتا ہے اور زمین و آسمان میں کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہ جاتی جو اُس پر صلوٰۃ نہ بھیجے۔''[۳]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ○

---

[۱] سورۃ الاحزاب، آیت ۴۳

[۲] اصولِ کافی، حدیث ۳۱۵۶، باب: الصلوٰۃ علی نبی محمد واہل بیتہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، مترجم: ج ۴ ص ۲۴۹ حدیث ۷

[۳] علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار۔ تاریخ ابن عساکر، البرہان۔ اصول کافی، ج ۲

فرشتے کی شفاعت

روایت ہے کہ ایک دن جبرائیل علیہ السلام حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آسمان سے زمین پر آرہا تھا کہ ایک سوختہ پر فرشتے کو زمین پر آہ وزاری کرتے دیکھا، اس سے قبل اُس فرشتے کو آسمان پر ایسا مقام حاصل تھا کہ وہ نور کے ایک تخت پر بیٹھتا تھا اور ستر ہزار فرشتے اُس کی خدمت میں صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ میں نے اُس سے اِس حالتِ زار کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگا کہ شبِ معراج جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو میں اپنے تخت پر بیٹھا ہُوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم اُس طرح نہ کرسکا جیسا کہ کرنے کا حق تھا، لہٰذا میں اِس سزا کا مستوجب ٹھہرا اور عرش سے فرش پر پھینک دیا گیا۔ پھر مجھ سے کہنے لگا اے جبرائیل! تُو پروردگار کے حضور میری شفاعت کر تاکہ مجھے معافی مل سکے۔ میں نے بارگاہِ ربُ العزت میں فریاد کی تو اِرشاد ہُوا، ''اُسے کہہ دو کہ اگر بخشش چاہتے ہو تو میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود بھیجو۔'' پس جب اُس نے دُرود بھیجا تو اپنی پہلی حالت پر لوٹا دیا گیا۔ (۱)

گنہگاروں کے لیے نوید

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو اپنے گناہوں کو معاف کرانے کی قدرت نہیں رکھتا اُسے چاہیے کہ محمد وآلِ محمد (علیہم السلام) پر کثرت سے دُرود بھیجے کیونکہ دُرود گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔ (۲)

ابن بابویہؒ نے اس روایت کو حضرت امام رضا علیہ السلام سے یوں بھی نقل کیا ہے کہ جو شخص اپنے گناہوں کا کفارہ ادا نہ کرسکتا ہو اُسے چاہیے کہ محمد وآل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر زیادہ سے زیادہ صلوٰۃ بھیجے، اس لیے کہ ان حضرات پر صلوٰۃ بھیجنا گناہوں کے معاف ہونے کی ضمانت ہے۔ (۳)

---

(۱) انوارالمواہب، ص ۳۰۔ معارج النبوۃ، ص ۳۱۷

(۲) العیون، ۱/۲۹۴۔ سفینۃ البحار، ج ۲، ص ۵۰

(۳) جامع الاخبار (مطبوعہ اصفہان) فصل ۲۸ روایت ۹

حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کہے،''یا ربّ'' پھر ۳۲ مرتبہ محمد وآل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰۃ بھیجے تو بے شک اللہ عزوجل اُسکے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ امام علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اے فرزندِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا تھا؟ آپ نے جواب دیا، بے شک ایسا ہی فرمایا تھا۔ [۱]

مروی ہے کہ جناب سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بھی یہ کہے:

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ○''

خداوند عالم اُسے بہتر (۷۲) شہیدائے راہِ حق کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اُسے گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے جیسے وہ بچہ جو بغیر خطا و نسیاں کے رِحم مادر سے دُنیا میں آیا ہو۔ [۲]

رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص زندگی میں مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجتا ہے خالقِ کائنات اُس کی موت پر تمام مخلوقات کو اُس کے لیے مغفرت طلبی کا حکم صادر فرماتا ہے۔ [۳]

روایت ہے کہ ساقِ عرش پر لکھا ہُوا ہے کہ جو میرا مشتاق ہو میں اُس پر رحم کرتا ہوں، جو مجھ سے سوال کرے میں اُسے دیتا ہوں اور جو میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود پڑھ کر میرا قرب چاہے میں اُس کے گناہ بخش دیتا ہوں خواہ وہ سمندروں کی جھاگ کے برابر ہوں۔ [۴]

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ دُرود بھیجے گا، اُس کے گناہوں کا ایک ذرہ بھی باقی نہیں رہے گا۔ [۵] یعنی اُس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

بقولے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،''جو شخص مجھے یاد کرتا ہے اور مجھ پر صلوٰۃ بھیجتا

---

[۱] سیّد ابن طاووس، جمال الاسبوع، ص ۲۴۱ س ۶

[۲] جامع الاخبار، فصل ۲۸ روایت ۱۳، ص ۶۸

[۳] مولانا عبدالرحمٰن صفوری شافعی، نزہۃ المجالس، ج ۲ ص ۱۱۰

[۴] محمد بن سلیمان الجزولی، دلائل الخیرات (مطبوعہ کانپور)، ص ۱۳

[۵] شیخ الصدوقؒ، جامع الاخبار، ص ۶۷ روایت ۱۵

ہے، اللہ اُس کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے اگرچہ وہ ''عالج'' کی ریت کے برابر ہوں۔''[۱]

عالج ایک ایسی جگہ کا نام ہے جہاں بقولے سب سے زیادہ ریت پائی جاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ہر روز و شب صلوٰۃ بھیجتا ہے میری شفاعت اُس پر واجب ہے خواہ وہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہی کیوں نہ ہو۔[۲]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''بیشک اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس بندے پر نظرِ رحمت فرماتا ہے جو مجھ پر دُرود پڑھتا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر کرے اُسے وہ کبھی عذاب نہیں دے گا۔''[۳]

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ مجھ پر دُرود پاک پڑھنے والے کو پُل صراط پر عظیم الشان نور عطا ہوگا اور جس کو پل صراط پر نور عطا ہوگا وہ اہلِ نار میں سے نہ ہوگا۔[۴]

پیغمبر اعظم جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر دُرود پاک پڑھے گا، قیامت کے روز میں اُس کی شفاعت کروں گا۔[۵]

رسولِ معظّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھے خبر دی ہے کہ دُرود بھیجنے والے کے لیے ستر ہزار فرشتے مغفرت طلب کرتے ہیں اور جس کے لیے ملائکہ طالبِ مغفرت ہوں اُس کا مقام وٹھکانا جنت ہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تمھاری بھیجی ہوئی صلوٰۃ تمھاری خطاؤں کا کفارہ بنے گی۔[۶]

---

[۱] شیخ الصدوقؒ، جامع الاخبار، ص ۶۸

[۲] شیخ الصدوقؒ، جامع الاخبار، ص ۶۷ فصل ۲۸ روایت ۵، امالی الطوسی، ص ۲۷۰

[۳] ابوالحسن علی بن عیسی بن ابی الفتح اربلی (متوفی ۶۹۴ ہجری)، کشف الغمہ، ج ۱ ص ۲۶۹

[۴] محمد بن سلیمان الجزولی، دلائل الخیرات (مطبوعہ کانپور)، ص ۹

مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ دُرود وسلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۵۵

[۵] محمد بن سلیمان الجزولی، دلائل الخیرات (مطبوعہ کانپور)، ص ۹

مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ دُرود وسلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۵۵

[۶] حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم، ص ۸۹

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دن میرے پاس جبرائیل (علیہ السلام) آئے اور کہا کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ایسی خوشخبری دوں جو اس سے پہلے کسی نبی و رسول کو نہیں دی گئی؟ اور وہ خوشخبری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا جو اُمتی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر تین مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اُس کو بخش دے گا، اگر وہ کھڑا ہے تو اُس کے بیٹھنے سے پہلے اور اگر بیٹھا ہے تو اُس کے کھڑے ہونے سے پہلے۔ پس وہ ذِکرِ صلوٰۃ میں ایسے ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے کی حالت میں ہو۔[1]

امیر المومنین جناب علی ابن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰۃ پڑھنا ایسے ہی ہے جیسے آگ کے لیے پانی (یعنی درُود گناہوں کو ایسے مٹاتا ہے جیسے آگ کو پانی) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا دس غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دِلوں کو خوش کرنے یا اللہ کی راہ میں تلوار چلانے سے افضل ہے۔[2]

لازم عمل

ابنِ شیخ زین الدین کہتے ہیں کہ میں نے امام زین العابدین علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تو آپ علیہ السلام سے شکایت کی کہ نہ تو روزِ آخرت کے لیے ذخیرۂ اعمال اکٹھا ہوتا ہے اور نہ توبہ اور نیک عمل کرنے کی توفیق ہی ہوتی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم پر لازم ہے کہ محمد و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر کثرت سے صلوٰۃ بھیجا کرو، ہم بھی بہت زیادہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔[3]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ○

---

[1] جامع الحادیث ۱۵/۴۷۰ ح ۴۹۔ نزھۃ المجالس: ۱/۱۸۱ عن البیھقی مثلہ

[2] الثواب، ص ۱۸۴ ج ۱۔ جامع الاخبار، ۱۷، س ۱۸

[3] دار السلام، ج ۲ ص ۱۳۳

ایک بہترین عمل

روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں اپنے چچا حضرت حمزہ بن مطلب رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو (جنت میں) پھل کھاتے ہوئے دیکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے پوچھا کہ آپ نے (یہاں دُنیا کا) کون سا عمل بہترین اور افضل ترین پایا؟ اُنھوں نے جواب دیا، ''ہمارے ماں باپ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر قربان جائیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود بھیجنا، پانی پلانا اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے محبت کرنا سب اعمال سے افضل پائے ہیں۔'' [۱]

تمام حاجات کے لیے ایک ہی وظیفہ

آیت اللہ محمد تقی اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں کہ میں نجف اشرف میں ریاضت میں مشغول تھا کہ اس دوران میں مجھ پر کئی اسرار منکشف ہوئے۔ ایک شب بدھ میں مسجد سہلہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ سحر کے قریب ایک غیبی شخص سے ملاقات ہوئی۔ میں نے اُس سے بہت سے سوالات کیے جن کے جواب وہ حضرت حجت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف علیہ السلام سے نقل کر رہا تھا۔ میں اُن جوابات کو باقاعدہ لکھ رہا تھا تا کہ بھول نہ جاؤں۔ میرا ایک سوال یہ تھا کہ مجھے کوئی ایسا مناسب ذِکر بتائیں جو میری تمام ضروریات میں میرے کام آسکے۔ اُس نے جواب دیا کہ بارگاہِ الٰہی میں دُرود سے زیادہ مناسب ذِکر کوئی اور نہیں۔ [۲]

---

[۱] مستدرک الوسائل، ج ۵ ص ۳۳۱۔ مدینۃ المعاجز۔ منازل الآخرہ، ص ۷۳
علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحارالانوار، ج ۹۴ ص ۷۰ بحوالہ دعوات راوندی

[۲] الحاج عباس علی حسینی، فوائد الصلوٰۃ، ص ۴۹

بروایتے کسی نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات پر دُرود پاک ہی کو اپنا وظیفہ بنالوں تو میرے لیے کیسا رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تُو ایسا کرے تو اللہ تعالیٰ دُنیا اور آخرت کے تیرے تمام معاملات کی کفالت کرے گا۔ (۱)

قبر میں پہلا سوال

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجو کیونکہ قبر میں سب سے پہلے میری بابت پوچھ گچھ ہوگی۔ (۲)

پُل صراط کے لیے نُور

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر بکثرت صلوٰۃ پڑھو کیونکہ صلوٰۃ سے قبر میں، پل صراط پر اور جنت میں نور حاصل ہوگا۔ (۳) بقولے، فرمایا کہ مجھ پر اور میری آل (علیہم السلام) پر دُرود پڑھنا پل صراط کے لیے نور ہے۔ (۴) رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ پُل صراط کے لیے نور ہے، صلوٰۃ پڑھنے والے کو جہنم کی آگ چھو نہیں سکے گی۔ (۵) رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''مجھ پر دُرود پاک پڑھنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں تمھارے لیے نور ہوگا اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اُسے اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے تو اُسے چاہیے کہ وہ مجھ پر دُرود

---

(۱) محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع، ص ۱۱۹

(۲) حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم، ص ۸۹

(۳) الوسائل، ۴/۵۳۱۔ غایۃ المرام، ۲۶۴ح ۸۔ دعوت الراوندی، ص ۲۱۶ ح ۱۵۸۱

(۴) محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی، (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع، ص ۱۵۸

محمد بن سلیمان الجزولی، دلائل الخیرات (مطبوعہ کانپور)، ص ۹

آیت اللہ سید محمد حسین حسینی طہرانی، لب الباب

(۵) اربعین، مخطوط، ص ۱۵۹۔ جامع الاخبار (مطبوعہ اصفہان ۱۳۶۵ق) فصل ۲۸ ص ۶۸ روایت ۲۲

پاک کی کثرت کرے۔"[1] حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے ایک اُمتی کوخواب میں پُل صراط پر سے گزرتے دیکھا۔ وہ کبھی چلتا، کبھی گرتا اور کبھی لڑھک جاتا۔ ایسے میں مجھ پر بھیجے گئے درُود نے مجسم ہوکر اُس کا ہاتھ پکڑا اور اُسے پل صراط عبور کروادی۔[۲]

مشکل کشائی

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پریشانی، رنج اور مرض میں مبتلا ہو وہ مجھ پر زیادہ سے زیادہ درُود بھیجے کیونکہ کثرتِ درُود پریشانیوں، کلفتوں اور مصیبتوں کو دُور کردیتی ہے۔[۳]

حضرت امام حسین علیہ السلام، حضرت علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ جب تمھیں کسی کام میں پھنس جانے اور مشکل میں گرفتار ہوجانے کا اندیشہ ہو تو محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰۃ بھیجو اور اِن کا واسطہ (وسیلہ) طلب کرو تاکہ تمھاری مشکلات دور ہوجائیں۔[۴]

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر درُود پڑھا کرو کہ یہ تمھارے لیے زکوٰۃ (صدقہ) ہے۔[۵] یعنی جس طرح صدقہ ہر مصیبت کو ٹالتا ہے اسی طرح درُود بھی ہر مصیبت سے نجات دیتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ۝

---

[۱] علامہ یوسف بن اسمٰعیل، سعادۃ الدارین، ص ۶۸

[۲] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی، (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۲۴

یوسف بن اسمٰعیل، سعادۃ الدارین، ص ۶۶۔ لمعات الانوار، ص ۳۰

[۳] حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد و علی آلہ وصحبہ و بارک وسلم، ص ۸۹

محمد بن سلیمان الجزولی، دلائل الخیرات کانپوری، ص ۱۴۔ نزہۃ الناظرین، ص ۳۱

[۴] الصادی ۳۲ ص ۳۶۔ لانالافہام ص ۱۸، فرائد المسطین

[۵] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۴۳۱

مساجد کے اوتاد

رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگ مساجد کے اوتاد (ایک خاص مقام و مرتبے کے حامل دُرود پڑھنے والے اولیائے کرام) ہوتے ہیں۔ ملائکہ اُن کے ساتھ بیٹھتے ہیں، وہ کہیں چلے جائیں تو اُن کو تلاش کرتے ہیں اور اگر بیمار پڑ جائیں تو اُن کی بیمار پُرسی کرتے ہیں۔ فرشتے جب اُنھیں دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں، ''مرحبا!'' اگر وہ کوئی حاجت طلب کریں تو اُن کی مدد اوراعانت کرتے ہیں اور جب وہ بیٹھتے ہیں تو اُن کے قدموں سے لے کر آسمان تک اُنھیں گھیر لیتے ہیں۔ اُن فرشتوں کے ہاتھوں میں چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں جن سے وہ اُن دُرود پڑھنے والوں کا دُرود لکھتے ہیں۔ تب وہ فرشتے کہتے ہیں تم ذِکر اور دُرود کی کثرت کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کی کثرت کرے اور تمھیں زیادہ انعام واکرام سے نوازے۔ جب وہ ذِکر کرتے ہیں تو اُن کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اُن کی دُعائیں قبول کی جاتی ہیں، خوبصورت آنکھوں والی حوریں اُن پر جھانکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رِضا و رحمتِ خاص اُن کی طرف متوجہ ہوتی ہے جب تک کہ وہ دُنیا کے دیگر معاملات میں مشغول نہ ہو جائیں یا اُٹھ کر چلے نہ جائیں اور جب وہ چلے جاتے ہیں تو اُن کی زیارت کرنے والے فرشتے بھی اُٹھ جاتے ہیں اور ذِکر کے دیگر حلقے تلاش کرنے لگتے ہیں۔ [۱]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ

---

[۱] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۱۶

علامہ یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۶۱

سیّدۃ نساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کے چار اعمال

صدیقہ طاہرہ معصومہ مظلومہ اُمّ الائمہ سیّدۃ نساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کا ارشاد پاک ہے کہ ایک دن میں سونے جا رہی تھی کہ رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اے فاطمہ (علیہا السلام)! یہ چار اعمال بجالانے کے بعد سویا کیجیے:

۱) قرآن ختم کرکے۔ ۲) انبیا (علیہم السلام) کو اپنا شفیع بنا کر۔ ۳) مومنوں کو راضی کرکے۔ اور ۴) حج وعمرہ کرکے۔

میں نے عرض کیا کہ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو اعمال بجالانے کا حکم دیا ہے وہ (اِتنے قلیل وقت میں) کیسے ممکن ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا کہ تین مرتبہ سورۃ اخلاص کی تلاوت ایک ختم قرآن کے برابر ہے، جب مجھ پر اور گزشتہ انبیا (علیہم السلام) پر صلوٰۃ بھیجو گی تو وہ تمھاری شفاعت کریں گے اور جب تمام مومنین کے لیے استغفار کرو گی تو وہ سب تم سے راضی ہوں گے اور ''سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ'' کہنا حج وعمرہ کے برابر ہے۔[۱]

قُربتِ الٰہی کا ذریعہ

امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر ذِکرِ الٰہی کی لگن اور خیال نہ ہوتا تو میں صرف صلوٰۃِ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کو قُربتِ الٰہی کا ذریعہ بناتا کیونکہ فرمانِ الٰہی کے مطابق درُودِ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غضبِ الٰہی سے امن دلانے کا ذریعہ ہے۔[۲]

---

[۱] خواجہ عابد رضا محسنی، درُود وسلام کی برکتیں، ص۶۰ بحوالہ: منتہی الامال، فصل دوم، فضائل زہراء

[۲] حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد وعلی آلہ وصحبہ و بارک وسلم، ص۹۱

نسیان سے نجات

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا کہ انسان کا دِل ایک ایسے پیالے کی طرح ہے جس کے اُوپر ایک طبق رکھا ہوا ہے۔ جب انسان محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود بھیجتا ہے تو وہ طبق ہٹا دیا جاتا ہے جس سے آدمی کا دِل منور ہو جاتا ہے۔ اگر صلوٰۃ نہ پڑھی جائے یا ناقص صلوٰۃ پڑھی جائے تو وہ طبق مضبوط اور دِل تاریک ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں فراموشی (نسیان) لاحق ہوتی ہے۔[۱]

رسُولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر دُرود پڑھو، ان شاء اللہ (بھولی ہوئی چیز) یاد آجائے گی۔[۲] ایک روایت یوں ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص بات بھول جائے تو مجھ پر دُرود بھیجے تاکہ اُسے اُس کی بھولی ہوئی بات یاد آجائے۔[۳]

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ ''جسے بھولنے کا اندیشہ ہو وہ کثرت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجے۔''[۴]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ○

---

[۱] تفسیر البصائر، ج ۲ ص ۳۲۳۔ ابن بابویہ، علل شرائع، ج ۱ ص ۹۱
علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار، ج ۹۴ ص ۵۱۔ عیون، ج ۱ ص ۶۶

[۲] علامہ یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۵۷۔ شرح و فضائل صلوٰۃ، ص ۸۸
ابن قیم (متوفی ۷۵۱ ق)، جلاء الافہام، ص ۲۵۵
عبدالرحمٰن سخاوی، القول البدیع (اردو)، ص ۴۲۹

[۳] علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم، ص ۹۰
جلاء الافہام، ص ۲۵۵۔ عبدالرحمٰن سخاوی، القول البدیع (اردو)، ص ۴۲۹

[۴] عبدالرحمٰن سخاوی، القول البدیع (اردو)، ص ۴۲۹

تنگدستی و پریشانی سے نجات

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہوتو وہ مجھ پر دُرود کی کثرت کرے کیونکہ دُرود پاک پریشانیوں اور مصیبتوں کو دُور کرتا ہے، حاجتیں بر لانے اور رزق کی فراوانی کا ذریعہ ہے۔ [1] بقولے، فرمایا کہ ذِکرِ الٰہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تنگدستی کو دُور کرتا ہے۔ [2]

بروایتے، ایک شخص نے بارگاہِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں تنگدستی و بدحالی کی شکایت کی تو رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''جب تُو اپنے گھر میں داخل ہوتو ''اَلسَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ'' کہہ چاہے کوئی گھر پر ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر یوں سلام عرض کر ''اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ'' اور ایک مرتبہ سُورۃ اخلاص پڑھ۔'' اُس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس پر رزق کا دروازہ کھول دیا حتیٰ کہ اُس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اُس رزق سے حصہ پہنچا۔ [3]

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر روزانہ پانچ سو بار دُرود پڑھے گا وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ ایک نیک شخص نے یہ حدیثِ مبارکہ سُنی تو نہایت محبت و شوق سے روزانہ پانچ سو بار دُرود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُسے غنی کر دیا اور ایسی جگہ سے رزق عطا فرمایا جہاں سے اُسے گمان تک نہیں تھا۔ [4]

---

[1] محمد بن سلیمان الجزولی، دلائل الخیرات (مطبوعہ کانپور)، ص ۱۴۔ نزہتہ الناظرین، ص ۳۱

[2] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی، (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع، ص ۱۲۹
علامہ یوسف بن اسمٰعیل، سعادۃ الدارین، ص ۱۴۷

[3] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع، ص ۱۲۹
علامہ یوسف بن اسمٰعیل، سعادۃ الدارین، ص ۶۳
جلاء الافہام فی الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام، ص ۲۵۵

[4] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع، ص ۱۲۹
علامہ یوسف بن اسمٰعیل، سعادۃ الدارین، ص ۱۴۷

نفاق سے حفاظت

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر ایک بار دُرود پڑھتا ہے اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار دُرود بھیجتا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار دُرود بھیجتا ہے اللہ جل جلالہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور قیامت کے دن اس کو شہیدوں کے ساتھ رکھا جائے گا۔ [1] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی نے ''القول البدیع'' میں یہ روایت حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام سے نقل کی ہے۔ [2]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''دُرود کو بلند آواز سے پڑھا کرو اِس سے نفاق دُور ہوتا ہے۔'' [3]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''دُرود دِل کو نفاق سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔'' [4]

دلوں کی پاکیزگی

ایک روایت یوں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہُوئے سنا گیا کہ جو شخص مجھ پر دُرود پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کے دِل کو یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ [5]

---

[1] شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع ص ۱۰۳
الترغیب والترہیب، ج ۲ ص ۴۹۵۔ مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ دُرودوسلام، ص ۲۱۲

[2] مفتی محمد امین، آبِ کوثر بحوالہ: محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع ص ۱۳۳

[3] ثواب الاعمال (مطبوعہ حیدری ۱۳۹۱ ق) ص ۱۹۰۔ اصول کافی، ج ۲ ص ۴۹۳ ح ۱۳

[4] ابوالحسن علی بن عیسی بن ابی الفتح اربلی (متوفی ۶۹۴ ہجری)، کشف الغمہ، ج ۱ ص ۲۷۱

[5] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۳۳

طہارتِ اعمال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمھارا مجھ پر درُود پڑھنا تمھاری دُعاؤں کا محافظ ہے اور تمھارے لیے پروردگار کی رِضا کا باعث ہے اور تمھارے اعمال کی طہارت ہے۔[۱]

سرورِ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر درُود بھیجو کیونکہ اس میں تمھاری طہارت و پاکیزگی کا وسیلہ مضمر ہے۔ اور فرمایا کہ ہر چیز کے لیے طہارت اور غسل ہے اور ایمان والوں کے دِلوں کے زنگ کی طہارت مجھ پر درُود کا پڑھنا ہے۔[۲]

اعمالِ بد سے نجات

روایت ہے کہ ایک صالح شخص نے خواب میں ایک خوفناک اور قبیح صورت دیکھی تو گھبرا کر پوچھا کہ تُو کون ہے؟ اُس قبیح صورت نے جواب دیا کہ میں تیرے (بد) اعمال ہوں۔ صالح شخص نے پوچھا کہ تجھ سے نجات کیسے ممکن ہے؟ اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود پاک کی کثرت سے۔[۳] یعنی درود پاک کی کثرت اعمالِ بد سے نجات دیتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ○

---

[۱] علامہ یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۶۸

علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار، ج ۹۴ ص ۵۴ روایت ۲۲ بحوالہ: امالی شیخ طوسی، ج ۱ ص ۲۱۹

[۲] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع ص ۱۳۵

[۳] یوسف بن اسمٰعیل، سعادۃ الدارین، ص ۱۲۰

غیبت سے پناہ

حضرت الیاس علیہ السلام نے فرمایا کہ جس محفل میں یہ پڑھا جائے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ○

(شروع اللہ کے نام سے اور درُود ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی آل علیہم السلام پر)

اُس محفل پر اللہ ربُ العزت ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو لوگوں کو غیبت کے عمل سے باز رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی محفل سے اُٹھتے وقت مذکورہ درُود پڑھے تو خداوند تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو اُس محفل کے لوگوں کو اُس شخص کی غیبت سے روکتا ہے۔ [۱]

حضرت خضر علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ جب کوئی کسی محفل سے نکلتے وقت یہ کہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ○

(شروع اللہ کے نام سے اور درُود ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی آل علیہم السلام پر)

تو حق تعالیٰ ایک فرشتے کو مؤکل کرتا ہے تاکہ اُس محفل میں شریک کوئی شخص اُس کی غیبت نہ کر سکے۔ [۲]

جنت کا خاص میوہ دار درخت

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک خاص درخت اُگایا ہے جس کی ٹہنیاں تازہ موتیوں کی، شاخوں کے سرے زرِ خالص کے اور پتیاں زبرجد کی ہیں۔ اس کا پھل سیب سے بڑا اور انار سے چھوٹا ہے اور مکھن سے زیادہ نرم، شہد سے زیادہ شیریں اور مُشک سے بڑھ کر خوشبودار ہے۔ یہ پھل محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درُود بھیجنے والوں کے سوا کسی اور کو نصیب نہ ہوگا۔ [۳] (میرے نزدیک وہ خاص درخت شجرہ طوبیٰ ہوسکتا ہے کیونکہ شجرہ طوبیٰ کی ایسی ہی نشانیاں کتابوں میں ملتی ہیں۔ مؤلف۔) واللہ اعلم۔

---

[۱] احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۴۳ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۸۵۔ فضیلتِ درُود، ص ۹۲

[۲] احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۴۳ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۸۵

[۳] علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد و علی آلہ وصحبہ و بارک وسلم، ص ۷۵

شجرۂ طوبیٰ

شجرۂ طوبیٰ کا ذِکر قرآن حکیم میں یوں آیا ہے:

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوۡبٰی لَہُمۡ وَ حُسۡنُ مَاٰبٍ [۱]

(وہ لوگ جو ایمان لائیں اور عمل صالح کریں تو اُن کے لیے طوبیٰ ہے اور اچھا انجام)

طوبیٰ کے متعدد معانی بیان کیے گئے ہیں اور سب کا مآل یہ ہے کہ یہ مومنین وصالحین کے لیے جنّت کا ایک انعام ہے۔

علامہ حسین بخش جاڑا، ''تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف''میں لکھتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب دو مومن آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو اُن کے گناہ درخت کے پتوں کی طرح جھڑتے ہیں، جب وہ ایک دوسرے سے جُدا ہوتے ہیں تو فرشتے اُن کو خیر کی دُعا دیتے ہیں اور جب وہ ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں تو اُن کو منادی ندا دیتا ہے کہ تمھارے لیے طوبیٰ ہے اور جب وہ ایک دوسرے سے جُدا ہوتے ہیں تو دو فرشتے اُنھیں بشارت دیتے ہیں کہ اے اللہ کے دوستو! تمھارے لیے جنّت ہے۔[۲]

بروایتِ کافی، امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دِین والوں کی کئی علامتیں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں اور وہ علامتیں ہیں، سچ بولنا، امانت کا ادا کرنا، عہد کو وفا کرنا، صلہ رحمی کرنا، کمزوروں پر رحم کرنا، عورتوں کی بات کم ماننا، لوگوں سے اچھا برتاؤ کرنا، خوش خلقی سے پیش آنا، حلم وحوصلہ سے کام لینا، علم کا اتباع کرنا اور ہر وہ کام کرنا جو اللہ کے قرب کا باعث ہو (جیسے محمد وآلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنا۔ مؤلف) پس اُن دیندار لوگوں کے لیے طوبیٰ ہوگا۔

---

[۱] سورۃ الرعد، آیت ۲۹

[۲] علامہ حسین بخش جاڑا، تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف، ج ۸ ص ۱۳۳

''تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف'' میں علامہ حسین بخش لکھتے ہیں کہ

طوبیٰ جنّت کا ایک درخت ہے اور اس کی اصل (جڑ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں ہے، ہر مومن کے گھر میں اُس کی شاخ ہے اور مومن جس چیز کی خواہش کرے گا وہ اُس شاخ پر پیدا ہو جائے گی۔ طوبیٰ کا حجم اتنا ہے کہ اگر تیز رفتار سوار اُس کے سائے میں ایک سو سال تک دوڑے تو بھی اُسے پار نہ کر سکے اور اگر کوئی بُلند پرواز طائر اُس کے نیچے سے اُوپر کی طرف پرواز کرے تو اُس کی بُلندی تک عمر بھر نہ پہنچ سکے۔

روایاتِ اہل بیت علیہم السلام میں ہے کہ طُوبیٰ جنّت کا ایک درخت ہے جس کی اصل امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے گھر میں ہے۔ مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طوبیٰ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اِس کی اصل میرے گھر میں اور شاخیں جنتیوں کے گھروں میں ہوں گی۔ پھر جب دوبارہ سوال کیا گیا تو فرمایا کہ اِس کی اصل علی (علیہ السلام) کے گھر میں اور شاخیں مومنوں کے گھروں میں ہوں گی۔ کسی نے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ (تضادِ بیان) کیوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تعجب نہ کرو کیونکہ جنّت میں میرا اور علی (علیہ السلام) کا گھر ایک ہی جگہ ہوگا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ طوبیٰ اُس شخص کے لیے ہے جس نے ہمارے غائب (امام مہدی علیہ السلام) کے زمانہ میں ہماری ولاء سے تَمَسُّك پکڑا اور اُس پر ثابت قدم رہا۔ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص تین مومنوں کو کھانا کھلائے گا خداوند کریم اُس کو تین جنتوں سے کھانا کھلائے گا، ایک فردوس سے، دوسرے جنّتِ عدن سے اور تیسرے طوبیٰ سے۔ یہ بھی مروی ہے کہ اِس درخت کا پھل جہاں سے توڑا جائے گا اُس کی جگہ فوراً دوسرا پھل اُگ آئے گا اور وہ جگہ خالی نہ رہے گی۔[۱]

---

[۱] علامہ حسین بخش جاڑا، تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف، ج ۸ ص ۱۳۳

ملتے اور مصافحہ کرتے وقت دُرود پڑھنا

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو دوست آپس میں ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں اور دُرود پاک پڑھتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے اُن دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ [۱]

اَبرِ رحمت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جو شخص مجھ پر ایک بار دُرود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کی سانس سے ایک سفید بادل پیدا فرماتا ہے اور پھر اُسے برسنے کا حکم دیتا ہے۔ جب وہ برستا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ زمین پر برسنے والے ہر قطرے سے سونا پیدا فرماتا ہے، پہاڑ پر گرنے والے ہر قطرے سے چاندی پیدا فرماتا ہے اور کافر پر گرنے والے ہر قطرے کی برکت سے اُس کو ایمان کی دولت عطا فرماتا ہے۔'' [۲]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ جس نے مجھ پر دُرود پاک پڑھا، بیشک اُس نے اپنی ذات پر رحمت کے ستر دروازے کھول لیے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دِلوں میں اُس کی محبت ڈال دیتا ہے لہٰذا اُس کے ساتھ وہی شخص بغض رکھے گا جس کے دِل میں نفاق ہوگا۔ [۳]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ○

---

[۱] مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ دُرود وسلام، ص ۲۱۴۔ نزہتہ النّاظرین، ص ۳۱
یوسف بن اسمٰعیل، سعادۃ الدارین، ص ۷۷۔ الزواجہ، ص ۱۱۷۔ الترغیب والترہیب، ص ۵۰۴

[۲] مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ دُرود وسلام، ص ۱۵۲ بحوالہ مکاشفۃ القلوب

[۳] ابوالحسن علی بن عیسی بن ابی الفتح اربلی (متوفی ۶۹۴ ہجری)، کشف الغمہ، ج ا ص ۲۷۱

حاجت روی اور خیر و برکت

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر صلوٰۃ کو اپنی عبادت قرار دیتا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس کی دُنیا اور آخرت کی حاجات کو پورا فرماتا ہے۔[1]

نبی گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے لیے مجھ پر دُرود پاک پڑھنے میں بہترین درجے مخصوص کر رکھے ہیں۔ اور فرمایا کہ جس نے قرآن مجید پڑھا، اپنے ربِ کریم کی حمد کی اور مجھ پر دُرود پاک بھیجا تو اُس نے خیر کو اُس کے مقام سے ڈھونڈ لیا۔[2]

صلوٰۃ اور شیر خوار بچوں کا گریہ

جناب رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمھارے بچے گریہ کریں تو اُنھیں مت مارو کیونکہ چار ماہ تک اُن کا گریہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کا ذِکر ہوتا ہے، اِس کے بعد چار ماہ تک "محمد و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰۃ اور اگلے چار ماہ تک ماں باپ کے حق میں دُعا ہوتی ہے۔[3]

ابلیس کی تھکن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "اے میری اُمت کے لوگو! تم مصیبت کے وقت خدا کو میرا اور میری آل (علیہم السلام) کا واسطہ دے کر سوال کیا کرو تاکہ خدا تمھاری نصرت کرے اور تم مشکلات پر غالب آجاؤ۔ یاد رکھو! تم میں سے ہر ایک کے دائیں طرف ایک فرشتہ ہے جو نیکیوں کو

---

[1] ابن قیم (متوفی ۷۵۱ق)، جلاء الافہام، ص ۴۶

[2] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی، (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع، (ضیاء القرآن پبلیکیشنز) ص ۹۹

[3] سید حسن رضوی قمی، دُرودِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص ۲۳۲۔ علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد و علی آلہ وصحبہ و بارک وسلم، (ناشر: سیرت فاؤنڈیشن، لاہور) ص ۸۴

درج کرتا ہے اور تمھارے بائیں طرف دوسرا فرشتہ ہے جو گناہوں کا اندراج کرتا ہے۔ ابلیس کی جانب سے بھی دو شیطان آدمی کو گمراہ کرنے پر مامور ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی دِل میں وسوسہ محسوس کرے تو خدا کو یاد کرے اور کہے:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
وَصَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِهِ الطَّاهِرِیْنَ○

پس جب کوئی یہ کہتا ہے تو دونوں شیطان غائب ہوجاتے ہیں اور ابلیس سے شکایت کرتے ہیں کہ اِس شخص نے ہمیں بہت تھکا دیا۔''[۱]

ابلیس کی ذلت وخواری

روایت ہے کہ ایک دن شفیع معظّم رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں تشریف لے جارہے تھے کہ راستے میں ابلیس کو نہایت کمزوری اور لاچاری کی حالت میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اُس کی لاچاری دیکھ کر) اُس سے پوچھا کہ وہ ایسی صورت حال سے کیوں دوچار تھا؟

وہ کہنے لگا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت کی اِن چھ عادات نے مجھے ذلیل وخوار کردیا ہے:

۱) جب آپس میں ملتے ہیں تو سلام کرتے ہیں۔
۲) مصافحہ کرتے ہیں۔
۳) جب کوئی کام کرنا ہو تو ان شاء اللہ کہتے ہیں۔
۴) استغفار کرتے ہیں۔ (یعنی اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔)
۵) جیسے ہی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا اسم گرامی سنتے ہیں تو دُرود بھیجتے ہیں اور
۶) ہر کام کے شروع میں ''بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ'' پڑھتے ہیں۔[۲]

---

[۱] علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحارالانوار، ج ۹۴ ص ۱۰
علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، حیات القلوب، ج ۱

[۲] خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود وسلام کی برکتیں، ص ۸۸ بحوالہ: آیت اللہ دست غیب

حرم شریف میں اعانت

دُرود پاک کی کثرت کرنے والے ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں مکّہ مکرمہ گیا ہُوا تھا۔ وہاں ایک وقت مجھ پر ایسا آیا کہ میرے پاس رقم ختم ہوگئی اور میں سخت پریشانی میں مبتلا ہوگیا۔ اِسی کیفیت میں تین دن گذر گئے اور کوئی سبیل میسر نہ آسکی۔ ایک روز میں نے حرم میں بیٹھ کر دُرود شریف کا وِرد شروع کر دیا۔ اِسی اثنا میں مجھے اُونگھ آ گئی۔ بیدار ہُوا تو اپنے پاس ایک اعرابی کو بیٹھا ہُوا پایا، وہ مجھ سے کہنے لگا کہ میرے سر میں درد ہے مجھے دَم کر دو، چنانچہ میں نے اُسے دَم کر دیا۔ دَم کروانے کے بعد وہ مجھے بیس ریال دے کر چلا گیا۔ اِس کے بعد وہ ہر سوموار کو آتا، مجھ سے دَم کرواتا اور دس ریال دے کر چلا جاتا۔ تب مجھے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ پاک یاد آیا کہ دُرود پاک پڑھنے سے تمام مشکلات دُور ہو جاتی ہیں۔[1]

پاکیزہ خوشبو

ایک بزرگ کے بقول وہ اصفہان کے ایک مدرسے میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ ایک شب اُنھیں بہت خوشگوار اور پاکیزہ خوشبو کا احساس ہُوا۔ بزرگ نے اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی تو ایک فقیر کو دیکھا جو دُرود پڑھنے میں مشغول تھا اور وہ دلکش خوشبو اُسی کے مُنہ سے آ رہی تھی۔[2]

متعدد صحابہ کرامؓ سے مروی ہے کہ جس مجلس میں سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرودِ پاک پڑھا جاتا ہے اُس مجلس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو اُٹھتی ہے جو آسمانوں کی بلندیوں تک جاتی ہے۔ اُس پاکیزہ خوشبو کو جب فرشتے محسوس کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ زمین پر کسی مجلس میں رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود پڑھا جا رہا ہے۔[3]

---

[1] مفتی محمد امین، آبِ کوثر (ناشر ادارہ تبلیغ الاسلام، فیصل آباد) ص ۱۵۳ بحوالہ: خزینہ کرم، ص ۲۵۴

[2] محمد شمس گیلانی، فضیلۃ الصلوٰۃ، ص ۹۲

[3] محمد سلیمان الجزولی، دلائل الخیرات، ص ۱۳۔ علامہ یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۱۴۳

بقولے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''طیبُ الطیبینَ'' اور ''اَطھرُ الطاھرینَ'' ہیں لہٰذا جب کسی مجلس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذِکرِ مبارک ہوتا ہے اور دُرود پاک پڑھا جاتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک خوشبو کی وجہ سے وہ مجلس معطر ہو جاتی ہے اور مجلس کی خوشبو آسمانوں تک جا پہنچتی ہے۔ (یعنی وہ خوشگوار اور پاکیزہ خوشبو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوتی ہے۔مؤلف) اور وہ اولیائے کرام جنہوں نے ملکوت کا مشاہدہ کیا ہے وہ بھی اِس پاکیزہ خوشبو کا ادراک کر لیتے ہیں جیسے کہ فرشتے کر لیتے ہیں۔ بعض اولیائے کرام جب اللہ تعالیٰ کا اور اُس کے پیارے حبیبِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذِکر کرتے ہیں تو اُن کے سینے سے ایسی خوشبو اُٹھتی ہے جو کستوری اور عنبر سے بھی بڑھ کر ہوتی ہے، لیکن ہمارے ذوق ووجدان دُنیا کی حرص وہوا کی وجہ سے بدل چکے ہیں اس لیے ہم اُسے محسوس کرنے کی نعمت سے محروم ہیں جیسے کہ وہ مریض جس کو صفرا کے غلبے کی وجہ سے ہر میٹھی چیز کڑوی معلوم ہوتی ہے تو وہ کڑواہٹ اُس میٹھی چیز میں نہیں بلکہ مریض میں موجود ہوتی ہے۔ اِسی طرح یہ حجاب بھی ہماری طرف سے ہماری غفلت کی وجہ سے ہے۔[۱]

صلوٰۃ کا انعام

مہدی پوری بیان کرتے ہیں کہ ایک عالم دِین نے خواب میں ایک ''سیّد'' عالم دِین سے ملاقات کی جو اِس دارِفانی سے کوچ کر چکے تھے۔ سیّد عالم دِین کے سر پر ٹوپی رکھی ہُوئی تھی۔ خواب دیکھنے والے عالم دِین نے پوچھا، ''قبلہ! آپ کا عمامہ کہاں گیا اور سر پر ٹوپی کیوں پہن رکھی ہے؟'' سیّد صاحب نے جواب دیا کہ اِس عالم میں سبھی سر برہنہ ہیں (یعنی یہاں کسی کے سر پر عمامہ نہیں ہوتا) اور یہ جو تم میرے سر پر ٹوپی دیکھ رہے ہو تو اِس کی وجہ یہ ہے کہ جب میں دُنیا میں تھا (یعنی زندہ تھا) تو ہر روز محمد وآلِ محمد علیہم السلام پر صلوٰۃ کی ایک تسبیح پڑھا کرتا تھا۔[۲]

---

[۱] علامہ یوسف بن اسمٰعیل، سعادۃ الدارین، ص ۱۴۳

[۲] خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود وسلام کی برکتیں، ص ۹۲

سنہری اُنگلیاں

اہل سنت کے ایک عالم سے منقول ہے کہ شیخ حسن غیبة کو اُن کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا گیا۔ اُن کی انگلی اور انگوٹھے پر سونے کے پانی سے کچھ لکھا ہوا تھا۔ جب اُن سے اِس کا سبب پوچھا گیا تو کہا کہ میں جب بھی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھتا تھا تو نامِ گرامی کے ساتھ (صلوٰۃ کے بعد) ''کثیراً کثیراً'' لکھا کرتا تھا، پس اسی وسیلے سے میری یہ اُنگلیاں سونے کی ہو گئیں ہیں۔ [1]

میں اُمت کو اتنا ہی جانتا ہوں جتنا وہ دُرود بھیجتے ہیں

بروایتے، شہر مرو کا رہنے والا ایک شخص کہتا ہے کہ میں دُرود پڑھنے میں سُستی سے کام لیا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر کوئی توجہ نہیں فرما رہے تھے گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے ناراض تھے۔ میں نے عرض کیا، ''یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا سبب ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظرِ عنایت سے محروم ہوں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''میں تجھے نہیں جانتا۔'' میں نے عرض کیا، ''حضور! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک اُمتی ہوں اور علما سے سُنا ہے کہ انبیا اپنی اُمتوں کو جانتے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''میں اپنی اُمت کو اتنا ہی جانتا ہوں جتنا وہ مجھ پر دُرود بھیجتے ہیں، چونکہ تُو دُرود نہیں بھیجتا اِس لیے میں تجھے نہیں جانتا۔'' چنانچہ جب میں نیند سے بیدار ہوا تو خود پر واجب کر لیا کہ ہر روز محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سو مرتبہ دُرود بھیجا کروں گا۔ کچھ عرصہ بعد میں نے پھر خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ اِس مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، ''اب میں تم سے راضی ہوں اور روزِ قیامت تیری شفاعت بھی کروں گا۔'' [2]

---

[1] احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۴۳
ابن قیم (متوفی ۷۵۱ ق)، جلاء الافہام، ص ۲۴۶

[2] ذخیرة العباد، ص ۲۳۰

شاہی باز

زمانۂ قدیم کے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میرے دروازے پر ایک ''شاہی باز'' آیا مگر صد افسوس کہ میں اُسے پکڑ نہ سکا۔ چالیس برس گزر گئے، بہت حیلے کیے مگر ایسا ''باز'' پھر نہیں ملا۔ کسی نے دریافت کیا کہ حضرت وہ کونسا باز تھا جس کے لیے ایسا پچھتاوا؟ کہنے لگے کہ مدت ہوئی میں ایک سرائے میں ٹھہرا تھا کہ ننگے پاؤں، بکھرے بالوں اور زرد رنگت والا ایک نوجوان درویش نمازِ عصر کے بعد سرائے میں داخل ہُوا۔ اُس نے آتے ہی وضو کیا، دو رکعت نماز پڑھی اور سر جھکا کر دُرود پاک پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ مغرب تک دُرود پاک کا وِرد جاری رکھا پھر نمازِ مغرب ادا کی اور دوبارہ دُرود شریف پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ اتنے میں شاہی پیغام آیا کہ سرائے میں ٹھہرے ہوئے لوگوں کی بادشاہ کے ہاں دعوت ہے۔ میں اُس درویش کے پاس گیا اور پوچھا کہ کیا تُو بھی ہمارے ساتھ بادشاہ کی ضیافت میں جائیگا؟ کہنے لگا کہ مجھے بادشاہوں کے ہاں جانے کی کوئی حاجت نہیں، ہاں! آپ جائیں تو میرے لیے حلوا لیتے آیئے گا۔ مجھے اُس کی بات ناگوار گذری پس میں نے اُسے قابلِ اعتنا نہ سمجھا۔ ہم اُسے چھوڑ کر شاہی ضیافت میں چلے گئے، رات گئے واپس آئے تو دیکھا کہ وہ درویش اُسی طرح دُرود شریف پڑھنے میں مشغول تھا۔ میں بھی جائے نماز بچھا کر بیٹھ گیا مگر مجھے نیند نے آلیا۔ خواب میں دیکھا کہ سرورِ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اردگرد انبیا علیہم السلام کا اجتماع ہے۔ میں بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہُوا اور سلام عرض کیا مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رُخِ انور پھیر لیا۔ میں دوسری طرف سے سلام عرض کرنے پیش ہُوا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پھر چہرۂ مبارک موڑ لیا۔ بار بار ایسا ہُوا تو میں خوفزدہ ہو گیا اور عرض کیا، ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مجھ سے کیا خطا سرزد ہو گئی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھ ناچیز پر توجہ نہیں فرما رہے؟'' فرمایا، ''میری اُمت کے ایک درویش نے تجھ سے ذرا سی خواہش کی اور تُو نے اُس کی پروا نہیں کی۔'' یہ سُن کر میں گھبرا گیا اور میری آنکھ کھل گئی۔

فوراً اُس درویش کی طرف بھاگا جسے معمولی سمجھ کر نظرانداز کر دیا تھا، مگر افسوس اُس کی جگہ خالی پڑی تھی۔ میں سرائے سے باہر نکلا، دیکھا تو وہ جا رہا تھا۔ میں اُسے آوازیں دینے لگا مگر وہ رُکا نہیں۔ میں نے کہا، ''اے اللہ کے بندے! آ میں تجھے کھانا لا کر دوں۔'' یہ سُن کر اُس نے کہا، ''ہاں! ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی (علیہم السلام) میری سفارش کریں تو پھر تُو مجھے کھانا لا کر دے گا، مجھے تیرے کھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔'' وہ چلا گیا اور میں کفِ افسوس ملتا رہ گیا۔ سنہری باز اُڑ گیا تھا۔ [۱]

شبیہِ روضۂ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دُرود کی برکت

روایت ہے کہ ایک بزرگ کسی ظالم بادشاہ سے جان بچانے کے لیے جنگل کی طرف نکل گئے۔ اُنھوں نے جنگل میں زمین پر ایک دائرہ بنایا جو بظاہر ایک قبر کی مانند نظر آتا تھا اور اُس دائرے کو روضۂ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام دے کر اُس کے پاس بیٹھ گئے۔ ایک ہزار مرتبہ دُرود شریف کا وِرد کیا اور پھر قاضی الحاجات کے دربار میں بیکسانہ ہاتھوں کو پھیلائے دُعا مانگی کہ اے ربِّ اعلیٰ! بندہ نے اِس قبر کو اپنا شفیع بنایا ہے، مجھے اُس ظالم بادشاہ کے خوف سے بحُرمتِ جنابِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امن اور اطمینان عطا فرما۔ اُسی وقت ایک غیبی آواز آئی کہ تم نے بہترین شفیع کا دامن تھام لیا ہے، اگرچہ وہ تجھ سے مسافت میں دُور ہیں لیکن کرامت و منزلت میں مجھ سے حد درجہ قریب ہیں۔ جاؤ! ہم نے تمھارے دشمن کو ہلاک کر دیا ہے۔ درویش خوش خوش شہر کی جانب چل دیے۔ شہر کے دروازے پر پہنچے تو لوگوں کی زبانی سنا کہ ظالم بادشاہ وفات پا چکا ہے۔ [۲]

---

[۱] علامہ یوسف بن اسمٰعیل، سعادۃ الدارین، ص ۱۳۴

[۲] نزہۃ المجالس، ج ۲ ص ۱۱۰

علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد وعلی آلہ وصحبہ و بارک وسلم، ص ۶۷

درود اور قبر کی مشکل

مولانا شبلی کہتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ انتقال کر گیا تھا، میں نے اُس کو خواب میں دیکھا اور برزخ کا احوال دریافت کیا۔ اُس نے کہا، ''اے شیخ! جب مجھے قبر میں لٹایا گیا تو میں نے بہت ہی رنج وغم دیکھے۔ میری زبان نے کام چھوڑ دیا، منکر نکیر سوال کرتے مگر میں جواب نہیں دے سکتا تھا۔ میں نے سوچا میں تو مسلمان ہوں اور یہ دونوں فرشتے کتنے غضبناک انداز میں سوال کرتے ہیں۔ اچانک میں نے ایک خوبصورت اور بہترین خوشبو والے شخص کو قبر میں داخل ہوتے دیکھا۔ وہ میرے اور فرشتوں کے درمیان حائل ہو گیا اور مجھے نرمی سے بتایا کہ تم اِن کو اِس طرح سے جواب دو۔ میں نے جواب دینے کے بعد اُس سے سوال کیا کہ تم کون ہو؟ تم پر خدا اور رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت ہو، تم نے مجھے اِس مصیبت سے نجات دلوائی۔ اُس نے جواب دیا کہ میں وہ درُود ہوں جو تم نے محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر بھیجا تھا اور کہا کہ جہاں تجھے مشکل اور پریشانی ہو تو مجھے یاد کر لینا۔ ایک روایت کے مطابق، اُس نے کہا کہ میں ایک فرشتہ ہوں جس کو تمھارے دُرود کی کثرت سے پیدا کیا گیا ہے اور اللہ جل شانہٗ کا حکم ہے کہ ہر شدت و مصیبت میں تمھاری مدد کروں۔ [1]

مُردہ زندہ ہو گیا

حضرت میثم تمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کے چند اصحاب رضی اللہ عنہم مسجد کوفہ میں تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک دراز قد آدمی ریشمی قبا پہنے اور سر پر زرد عمامہ رکھے مسجد میں داخل ہُوا۔ اُس کی کمر کے گرد دو تلواریں لٹک رہی تھیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اُس نے جواب دیا کہ میں ساٹھ ہزار افراد کا پیغام بر ہوں جنھیں

---

[1] احمد بن محمد الحسینی، شرح وفضائل صلوٰۃ ص ۹۶، مصباح الظلام

عقیمہ کہا جاتا ہے، اُن کے پاس ایک شخص کی میّت ہے جسے مرے ہُوئے عرصہ گزر چکا ہے اور وہ اُسے لیے ابھی مسجد میں داخل ہونے ہی والے ہیں، پھر وہ شخص امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے مخاطب ہُوا اور کہا کہ اگر آپ نے اُسے زندہ کر دیا تو ہم مان لیں گے کہ آپ حجتِ خدا ہیں وگرنہ ثابت ہو جائے گا کہ آپ کی خلافت برحق نہیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے اُسے ایک اجمالی سا جواب دیا لیکن وہ شخص نہ مانا اور مردے کو زندہ کرنے کا مطالبہ دُہرایا۔ تب حضرت علی علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجا اور فرمایا، ''آگاہ رہو کہ بنی اسرائیل کی گائے خدا کے نزدیک مجھ سے بہتر نہیں، کیونکہ اُس گائے کا ایک حصہ جب مُردے کے بدن پر مار کر محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجی گئی تھی تو بنی اسرائیل کا وہ مُردہ زندہ ہو گیا تھا۔ پس اے شخص! میرے اعضا بھی مُردہ کے بدن کے ساتھ مس کروتا کہ وہ زندہ ہو جائے، کیونکہ میرے بدن کا ایک حصہ بنی اسرائیل کی مکمل گائے سے بہتر ہے۔'' تب میّت کو آپ علیہ السلام کے قدم مبارک سے لگایا گیا یا یہ کہ آپ علیہ السلام نے خود اپنا پاؤں مبارک اُسے لگایا اور فرمایا، ''اے مدرکہ بن حنظلہ! خدا کے حکم سے اُٹھ کر کھڑے ہو جاؤ کیونکہ خدا نے تمھیں علی ابن ابی طالب کے ذریعے زندہ کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔'' اچانک وہ جوان جس کا چہرہ سورج اور چاند کی طرح روشن تھا اُٹھ بیٹھا اور عرض کیا، ''اے جن وانس پر حجتِ خدا! لبیک لبیک۔'' وہ مردِ مومن ہمیشہ امیر المومنین علی علیہ السلام کی رکاب میں رہا اور آخر کار جنگِ صفین میں شہادت کے رُتبے پر فائز ہُوا۔[۱]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

---

[۱] خواجہ عابد رضا محسنی، درُود و سلام کی برکتیں، ص ۸۵۔ لمعات الانوار، ص ۱۸۸

ستر ہزار عقوبت زدہ افراد کی شفاعت

بقولے، خواب میں ایک خوبرو لڑکی کو دیکھا گیا جو جنت میں سر پر نور کا تاج لیے کرسی پر براجمان تھی۔ پوچھا گیا کہ تجھے یہ مقام کیسے نصیب ہُوا؟ لڑکی نے بتایا کہ ہم ستر ہزار افراد عقوبتِ الٰہی میں مبتلا تھے کہ ایک خدا رسیدہ بزرگ ہماری قبروں کے پاس سے گزرا اور درُود شریف پڑھ کر ہمارے لیے ایصالِ ثواب کیا۔ اللہ جل شانہٗ نے قبول فرما کر ہم سب کو اُس مردِ صالح کے درُود کے طفیل بخش دیا ہے۔ مجھے اتنا حصّہ نصیب ہُوا ہے جس کا آپ مشاہدہ کر رہے ہیں۔[۱]

مولا علی مشکل کشا علیہ السلام کے دینار

روایت ہے کہ ایک جگہ چند کافر بیٹھے تھے۔ ایک سائل اُدھر آ نکلا اور سوال کیا۔ اُنھوں نے ازراہِ تمسخر کہا کہ تم علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) کے پاس چلے جاؤ وہ تمھاری مدد کریں گے۔ سائل علی علیہ السلام کے حضور پہنچا اور دستِ سوال دراز کیا۔ آپ (علیہ السلام) کے پاس اُس وقت بظاہر ایسی کوئی چیز نہیں تھی جس سے اُس کی مالی اعانت فرماتے اِس لیے دس بار درُود شریف پڑھ کر اُس کی ہتھیلی پر پھونک ماری اور فرمایا ہتھیلی بند کر لو، باہر جا کر کھول لینا۔ جب سائل اُن کافروں کے پاس پہنچا تو اُنھوں نے پوچھا کہ کیا کچھ ملا؟ سائل نے بند مٹھی کھول دی۔ اُس میں سونے کے دینار تھے۔[۲]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ○

---

[۱] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع ص ۱۳۱۔ نزہۃ المجالس، ص ۳۲ یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۱۲۲۔ احمد بن محمد الحسینی، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۹۶ تا ۹۷

[۲] راحۃُ القلوب۔ ملفوظاتِ حضرت فریدالدین شکر گنج

حضرت فرید الدین گنج شکر کے دینار

حضرت فرید الدین گنج شکر دُرود پاک کے فضائل بیان فرمارہے تھے کہ پانچ درویش حاضر ہُوئے اور کہا کہ ہم مسافر ہیں، خانہ کعبہ کی زیارت کو جارہے ہیں لیکن زادِراہ نہیں ہے، ہماری مدد کیجیے۔ یہ سُن کر حضرت نے مراقبہ کیا اور سر اُٹھا کر کھجور کی چند گٹھلیاں کچھ پھونک کر اُن درویشوں کو دے دِیں۔ درویش حیرانی سے بولے کہ حضرت! ہم اِن گٹھلیوں کا کیا کریں گے؟ آپ نے فرمایا کہ حیران کیوں ہوتے ہو اِن کو دیکھو تو سہی۔ اُنھوں نے دوبارہ دیکھا تو وہ سونے کے دیناروں میں بدل چکی تھیں۔ شیخ بدرالدین اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت نے اُن گٹھلیوں پر دُرود پڑھ کر پھونکا تھا جس کی برکت سے وہ سونے کے سکوں میں تبدیل ہوگئی تھیں۔ [۱]

رفعت ومنزلت کی وجہ

محمد بن سلیمان جزولی سے منقول ہے کہ ایک دفعہ دورانِ سفر میں نماز کا وقت آیا تو وضو کے لیے میں ایک کنویں کے پاس گیا مگر پانی نکالنے کا کوئی سبب میسّر نہ آیا۔ میں حیرت کے عالم میں اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا کہ ایک کم سن لڑکی نظر آئی، میں نے اُسے مدد کے لیے پکارا۔ اُس نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ میں نے اپنا تعارف کرایا تو کہنے لگی کہ آپ کی تعریف تو بچے بچے کی زبان پر ہے مگر آپ بغیر رسی اور ڈول کے کنویں سے پانی نکالنے سے عاجز ومتحیر؟ یہ کہہ کر اُس نے کنویں میں تھوک دیا۔ کنویں کا پانی اُبھر آیا اور زمین پر بہنے لگا۔ پس میں نے وضو کیا اور لڑکی سے کہا کہ اے لڑکی! تجھے خدا کی قسم! کچھ بتا کہ یہ رفعت ومنزلت تجھے کیسے حاصل ہوئی؟ اُس نے جواب دیا کہ اُس رسُولِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود کی کثرت سے جو ریگزار میں چلتا تھا تو جنگل وبیاباں

---

[۱] راحۃُ القلوب، ص ۶۱

کے جانور اُس کے دامنِ عاطفت سے لپٹ کر یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صدائیں بلند کرتے اور فیوضِ بے انتہا حاصل کرتے تھے۔ محمد بن سلیمان جزولی کہتے ہیں کہ میں نے یہ سُن کر قسم کھالی کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود شریف کی ایک کتاب لکھ کر دم لوں گا۔ آپ کی وہ کتاب ''دلائل الخیرات'' کے نام سے مشہور ہے۔[1]

سنگ تراش

کتیانہ، ریاست جونا گڑھ، ہندوستان میں ایک سنگ تراش رہا کرتا تھا جو عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مدینہ طیبہ کا دیوانہ تھا۔ درُود وسلام سے اُسے بہت محبت و رغبت تھی۔ ایک بار ایامِ حج میں جب حجاج کے قافلے حرمین شریفین کی طرف رواں دواں تھے اُس کی قسمت کا ستارہ چمکا، خواب میں دیکھا کہ وہ مسجد نبوی کے پاس حاضر ہے۔ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی جلوہ فرما ہیں اور گنبدِ خضرا کے انوار سے فضا منور ہو رہی ہے، نورانی مینار بھی ضوفشاں ہیں مگر ایک مینار کا کنگرہ شکستہ ہے۔ اتنے میں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لب ہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی اور فرمایا،

''ہمارے مینار کا ایک کنگرہ ٹوٹ گیا ہے، تم یہاں آؤ اور اِس کنگرے کو از سرِ نو بنا دو۔''

جب آنکھ کھلی تو کانوں میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک کلمات گونج رہے تھے۔ مدینہ طیبہ کا بلاوا آچکا تھا مگر یہ سوچ کر آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے کہ میں تو بہت غریب ہوں، میرے پاس مدینہ شریف کی حاضری کے وسائل کہاں؟ تب عشق نے ڈھارس بندھائی، بے تاب آرزو نے دلاسہ دیا کہ تمھیں تو خود سلطانِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بلایا ہے، تم وسائل کی فکر کیوں کرتے ہو؟ چنانچہ اُس نے رختِ سفر باندھا، اوزار کا تھیلا کندھے پر چڑھایا اور ''پور بندر'' نامی

---

[1] علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد و علی آلہ وصحبہ و بارک وسلم، (ناشر: سیرت فاؤنڈیشن، لاہور)، ص ۱۰۲۔ یوسف بن اسمٰعیل، سعادۃ الدارین، ص ۱۴۴

بندرگاہ کی طرف چل پڑا۔ بندرگاہ پر جہاز روانگی کے لیے تیار کھڑا تھا۔ مسافر پورے ہو چکے تھے، لنگر اُٹھا دیے گئے تھے مگر عجیب تماشہ تھا کہ کپتان کی کوشش کے باوجود جہاز اپنی جگہ سے جنبش نہیں کر رہا تھا۔ اتنے میں جہاز کے عملے میں سے کسی کی نظر دُور سے آتے ہوئے سنگتراش پر پڑی۔ وہ سمجھا کہ شاید کوئی زائر باقی رہ گیا تھا جو چلا آ رہا ہے۔ جہاز چونکہ گہرے پانی میں کھڑا تھا لہٰذا سنگتراش کو لینے کے لیے فوراً ایک کشتی روانہ کی گئی۔ وہ کشتی کے ذریعے سفینے میں سوار ہُوا۔ اُس کے سوار ہوتے ہی سفینہ جھومتا ہُوا چل پڑا۔ نہ اُس کے پاس ٹکٹ اور دیگر ضروری کاغذات تھے نہ ہی کسی نے اُس سے طلب کیے۔ آخر کار وہ مدینہ طیبہ پہنچ گیا اور اشکبار آنکھوں سے روضہء اقدس پر حاضری دی پھر باہر آ کر خواب میں دکھائی گئی جگہ کا جائزہ لینے لگا۔ مینار کا ایک کنگرہ واقعی شکستہ تھا۔ اچانک حرم کے خدام کی نظر اُس پڑی اور وہ پکار اُٹھے، ”ارے یہ تو وہی ہے جس کا حلیہ ہمیں دکھایا گیا ہے۔“ (گویا حرم شریف کے خدام کو اُس کی شناخت کروائی جا چکی تھی) پس سنگتراش خدام کی مدد سے مینار پر چڑھا اور حسبِ حکم کنگرہ کو ازسرِ نو بنانے لگا۔ ”اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبْ“، یعنی ”حکم ادب پر فوقیت رکھتا ہے“ کے موجب وہ مینار پر چڑھا تھا۔ اگر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا حکم یا اجازت نہ ہوتو کوئی شخص بھی روضۂ اطہر کے گنبد و مینار پر جانے کی جسارت نہیں کر سکتا۔ پس جب سنگتراش کی بیتاب روح نے گنبدِ خضرا کا قرب پایا تو بیقراری اور اضطراب حد سے بڑھ گیا۔ تعمیلِ ارشاد ہو چکی تھی، مینار کا کنگرہ مکمل ہو گیا تھا اور اب اُسے نیچے آنا تھا لیکن رُوحِ مضطر نے لوٹنے سے انکار کر دیا۔ اُس کا بدن تو نیچے آ گیا لیکن رُوح سبز گنبد کی رعنائیوں پر نثار ہو گئی۔ [۱]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ○

---

[۱] مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت باب، فیضانِ دُرود و سلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۴۳ تا ۱۴۵

تقسیم ہند کے موقع پر ایک مسلمان کی مدد

مولانا راغب احسن لکھتے ہیں کہ میں تقسیمِ ہند کے وقت کلکتہ کے ایک مکان کی چوتھی منزل پر مقیم تھا۔ بھارتی حکومت نے میری گرفتاری کے احکام جاری کر دیے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اپنی نفری کے ساتھ گرفتاری کے لیے آیا اور مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ مجھے خبر ہوئی تو میں نے ضروری کاغذات بغل میں دبائے اور دُرود شریف کا وِرد کرتا ہُوا کمرے سے باہر آ گیا۔ میں سیڑھیاں اُتر رہا تھا اور سپرنٹنڈنٹ پولیس اپنے سپاہیوں کے ساتھ سیڑھیاں چڑھ رہا تھا، کوئی بھی مجھے نہ دیکھ سکا حالانکہ سپرنٹنڈنٹ مجھے اچھی طرح جانتا تھا۔ میں ہوائی اڈہ پہنچا، اپنے نام سے ڈھاکہ کے لیے ٹکٹ خریدا اور کلکتہ سے ڈھاکہ پہنچ گیا۔[۱] یعنی دُرود شریف کے وِرد نے کافروں کو اندھا کر دیا۔

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ

روزنامہ کوہستان کی ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں ایس اے زبیری کا بیان ہے کہ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں بھارت نے شرمن ٹینکوں، ٹینک شکن توپوں، بکتر بند گاڑیوں اور خودکار ہتھیاروں سے لیس ہو کر حملہ کر دیا۔ سیالکوٹ کے محاذ پر مجھے حکم ملا کہ اللہ کا نام لے کر دشمن پر حملہ کر دو۔ چنانچہ میں اور میرے چند ساتھی دُرود پاک کا وِرد کرتے ہُوئے صرف چار ٹینکوں کے ساتھ دشمن پر چڑھ دوڑے۔ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کے شرمن ٹینک خاکستر ہو گئے اور اُس کا غرور خاک میں مل گیا۔[۲]

---

[۱] مفتی محمد امین، آبِ کوثر، ص ۱۸۳

[۲] مفتی محمد امین، آبِ کوثر (ادارہ تبلیغ الاسلام، فیصل آباد) ص ۱۶۲ بحوالہ روزنامہ کوہستان، ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء

قدرتُ اللہ شہاب

قدرتُ اللہ شہاب تقسیم ہند سے پہلے اہم ترین سرکاری عہدوں پر فائز رہے۔ قیام پاکستان کے بعد پاکستان کے کئی صدور کے ساتھ کام کیا۔ ملازمت کے ایک دَور میں جھنگ کے ڈپٹی کمشنر بھی رہے۔ اپنی خودنوشت ''شہاب نامہ'' میں اپنے زمانہ طالب علمی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔ اُنھیں ورنیکلر فائنل کے امتحان کے لیے اپنے گھر سے میلوں دُور امتحانی مرکز تک پیدل چل کر جانا پڑتا تھا۔ وہ مُنہ اندھیرے گھر سے نکلتے اور درُود شریف پڑھتے ہوئے امتحانی مرکز کی طرف چل پڑتے۔ وہ لکھتے ہیں: ''میں با آوازِ بلند درُود شریف کا وِرد کرتا آگے بڑھ گیا۔ درُود شریف پڑھتے پڑھتے آہستہ آہستہ میری رگوں میں جمی ہوئی برف پگھلنے لگی۔ پھر جسم پر ہلکی ہلکی حرارت کی ٹکور ہونے لگی۔ اِس کے بعد ایسا محسوس ہوا جیسے میں نے الیکٹرک بلینکٹ (برقی کمبل) اوڑھا ہوا ہو۔ تین سوا تین گھنٹے کے بعد جب میں امتحان کے ہال میں پہنچا تو خاصا پسینہ آیا ہوا تھا۔ میں نے آرام سے پرچہ حل کیا اور پھر ہال سے اُٹھ کر درُود شریف پڑھتا ہوا خراماں خراماں شام تک گھر پہنچ گیا۔ امتحان کے باقی آٹھ دن بھی اِسی لائحہ عمل پر بڑی پابندی سے کاربند رہا۔ جب نتیجہ نکلا تو ورنیکلر فائنل کا وظیفہ تو مجھے صرف دو برس کے لیے ملا، لیکن درُود شریف کا وظیفہ میرے نام تاحیات لگ گیا۔ یہ ایک ایسی نعمت مجھے نصیب ہوئی جس کے سامنے کرم بخش کے سارے ''اچیھے'' گرد تھے۔ اس کے لیے نہ پرانی باؤلی کے پانی میں رات کو دو دو پہر ایک ٹانگ پر کھڑا ہونا پڑتا تھا نہ کنوئیں میں اُلٹا لٹک کر چلّہ معکوس کھینچنے کی ضرورت تھی۔ نہ گگا ماڑی میں ڈھول کی تال پر کئی کئی گھنٹے ''حال'' کھیلنے کی حاجت تھی۔ نہ مراقبے کی شدت تھی، نہ مجاہدے کی حدت تھی، نہ ترکِ حیوانات، نہ ترکِ لذات، نہ تقلیل طعام، نہ تقلیل کلام، نہ تقلیل اختلاط مع الانام، نہ رجعت کا ڈر، نہ وساوس کی فکر، نہ خطرات کا خوف۔ یہ تو بس ایک

تختِ طاؤس تھا جو اُن دیکھی لہروں کے دوش پر سوار آگے ہی آگے، اُوپر ہی اُوپر رواں دواں رہتا تھا۔ درُودشریف نے میرے وجود کے سارے کے سارے اُفقوں کو قوسِ قزح کی لطیف رداؤں میں لپیٹ دیا۔ گھپ اندھیروں میں مہین مہین سی شعاعیں رَچ گئیں، جنھیں نہ خوف وہراس کی آندھیاں بجھا سکتی تھیں نہ افکار و حوادث کے جھونکے ڈگمگا سکتے تھے۔ تنہائی میں انجمن آرائی ہونے لگی۔ بھری محفل میں حجروں کی خلوت سما گئی۔ دِل شاد، روح آباد، جسم یوں گویا کششِ ثقل سے بھی آزاد۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ درُودشریف کی برکت سے پردۂ خیال پر ایک ایسی بابرکت ذات کے ساتھ قربت کا احساس جاری وساری رہتا تھا جس کے پاؤں کی خاک اغواث اور اقطاب اور اوتاد و ابدال کی آنکھ کا سرمہ، جس کے قدموں میں دنیا کامران اور عقبیٰ بھی بامراد، جس کے ذِکر کے نُور سے عرش بھی سربلند اور فرش بھی سرفراز، جس کا ثانی نہ پہلے پیدا ہُوا نہ آگے کبھی ہوگا اور جس کی آفرینش پر رب البدیع الخالق الباری المصور نے اپنی صناعی کی پوری شان تمام کردی۔''[۱]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

---

[۱] قدرت اللہ شہاب، شہاب نامہ، ص ۱۰۴

صلوٰۃ اور حیوانات

صلوٰۃ اور شہد کی مکھی

روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے کہ شہد کی مکھی دربارِ رسالت میں حاضر ہوئی۔ وہ کبھی جسمِ اقدس پر فدا ہوتی تھی کبھی لباسِ مطہر پر نثار۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ یہ شہد کی مکھی ہماری ضیافت کرنا چاہتی ہے، اِس نے فلاں مقام پر ہمارے لیے شہد رکھا ہے آپ جا کر لے آیئے۔ اِس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہد کی مکھی سے دریافت فرمایا کہ تمھاری غذا تو کڑوے کسیلے پھول اور کلیاں ہیں پھر وہ شہد میں کیسے تبدیل ہوجاتے ہیں؟ اُس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ شیرینی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک وجود کی برکت سے ہے کیونکہ جب ہم پھولوں اور کلیوں کا رس چوستی ہیں تو بحکم خدا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تین مرتبہ دُرود بھیجتی ہیں جس کی برکت سے کڑوے کسیلے پھول اور کلیاں شیریں شہد میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔ [1]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ○

---

[1] خزینۃ الجواہر، ص ۶۵۔ خواجہ ضیاء الدین نقشبندی، مقاصد السالکین، ص ۶۷
احمد بن محمد الحسینی، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۱۳۲
مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت باب فیضانِ دُرود وسلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۷۶

صلوٰۃ اور اُونٹنی

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ایک اِعرابی (بدّو / صحرانشین عربی) حاضر ہوا۔ کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہا کہ یہ اِعرابی جس اُونٹنی پر آیا ہے وہ چوری کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِعرابی کا موقف معلوم کیا تو اُس نے سر کو جھکا لیا اور اپنی اُنگلی زمین پر مارنے لگا۔ اِسی اثنا میں دروازے کے پیچھے سے اُونٹنی گویا ہوئی، ''یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اللہ نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو مبعوث برحق کیا اور بشیر ونذیر بنا کر بھیجا، میں گواہی دیتی ہوں یہ شخص چور نہیں ہے، اِس نے مجھے اپنے مال سے خریدا ہے، تہمت لگانے والے خود چور ہیں۔'' تب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اعرابی سے پوچھا، ''کیا بات ہے جو تُو نے اپنی اُنگلی زمین پر ماری اور اُونٹنی نے تمھارے حق میں گواہی دی؟'' اعرابی نے کہا، ''یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں نے دُعا مانگی تھی کہ بارالہا! میں نے یہ کام نہیں کیا اور اِس اُونٹنی کی ملکیت میں اور کوئی شریک بھی نہیں ہے اور تیرا حکم ہماری باتوں سے افضل ہے، پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کی آل علیہم السلام پر صلوٰۃ بھیجی۔'' تب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''اللہ نے مجھے برحق نبی مبعوث کیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ یہاں ملائکہ کا اتنا ہجوم ہو گیا تھا کہ لگتا تھا شہر کی دیواریں ٹوٹ جائیں گی، وہ تیری سچائی کی گواہی دے رہے تھے۔''[۱]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ○

---

[۱] خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود وسلام کی برکتیں، ص ۲۱۹ بحوالہ: الروض، الفائق، ص ۳۹
احمد بن محمد الحسینی، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۱۳۱، ۱۳۲

صلوٰۃ اور کیڑا

روایت ہے کہ ایک دن ابوجہل مسجد الحرام کے دروازے کے پاس آ بیٹھا۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لائے تو وہ اپنا ہاتھ آستین سے باہر لایا اور کہنے لگا کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! بتایئے کہ میری مٹھی میں کیا ہے؟ اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے صحیح جواب دیا تو میں اپنے ساتھیوں سمیت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لے آؤں گا۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے ہاتھ میں ایک ڈبیا ہے جو ٹاٹ کے کپڑے میں لپٹی ہوئی ہے۔ اِس ڈبیا کے اندر تین موتی ہیں، اِن میں سے ایک سوراخ شدہ ہے، دوسرا آدھا سوراخ شدہ اور تیسرا بغیر سوراخ کے ہے۔ اِس ڈبیا میں ایک لعل بھی ہے جس کے اندر ایک سُرخ کیڑا ہے جس کے مُنہ میں ایک سبز پتا ہے۔

ابوجہل کہنے لگا کہ یہ سب تو ٹھیک ہے لیکن سُرخ کیڑے اور سبز پتے کا علم کیسے ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لعل توڑ دو معلوم ہو جائے گا۔ ابوجہل کہنے لگا کہ میں اِس قیمتی لعل کو کیسے توڑ دوں؟ ایک صحابیؓ کہنے لگے کہ اپنے لعل کی قیمت لگا کر اِسے توڑ دو، اگر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات (معاذ اللہ) درست نہ ہوئی تو قیمت میں ادا کروں گا۔ ابوجہل اِس پر راضی ہو گیا۔ جب لعل توڑا گیا تو سب نے دیکھا کہ اُس میں ایک چھوٹا سا سُرخ کیڑا مُنہ میں سبز پتا لیے ہوئے موجود تھا۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کیڑے سے دریافت فرمایا کہ تم کب سے اِس لعل میں ہو؟ کیڑے نے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا پھر کہا کہ مجھے معلوم نہیں لیکن اللہ تعالیٰ مجھے روزانہ تین سبز پتے عطا فرماتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا ذِکر اور تسبیح کیا ہے؟ کیڑا کہنے لگا کہ خدا نے مجھے روزانہ دس مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجنے کا حکم دیا ہے جس کی برکت سے وہ مجھے روزی فراہم کرتا ہے۔ [۱]

---

[۱] الحاج عباس علی حسینی، فوائد الصلوٰۃ، ص ۷۱

صلوٰۃ اور مچھلی

روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک مچھلی لا کر دی جو باوجود ہزار کوشش کے پکائی نہ جاسکی۔ ایسا لگتا تھا کہ آگ اُس پر بے اثر ہوگئی تھی۔ وہ شخص مچھلی لے کر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہُوا اور تمام ماجرا عرض کیا۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مچھلی سے دریافت فرمایا کہ تجھ پر آگ کا اثر کیوں نہ ہُوا؟ اللہ قادرِ مطلق کے اذن سے اور رسُول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے مچھلی گویا ہوئی کہ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اہل بیتِ اطہار (علیہم السلام) کے وجودِ مبارک کی برکت سے آگ مجھ پر اثر نہ کرسکی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سمندر میں کشتی پر سوار ایک مسافر نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اہل بیتِ اطہار (علیہم السلام) پر صلوٰۃ بھیجی تھی اور میں نے اُس صلوٰۃ کو سُن کر دہرایا تھا۔ اُس وقت ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اے مچھلی! تیرا جسم آگ پر حرام ہوگیا ہے۔[۱]

صلوٰۃ اور ہرنی

راویت ہے کہ ایک شخص نے ایک ہرنی کو شکار کیا۔ وہ اُسے پکڑ کر لے جا رہا تھا کہ اُس کا گزر رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ہُوا۔ اللہ تعالیٰ نے ہرنی کو قوتِ گویائی عطا فرمائی اور اُس نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا کہ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جو اِس وقت بھوکے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکاری کو حکم دیں کہ وہ اِس وقت مجھے چھوڑ دے، میں بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔ شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تُو واپس نہ آئی تو؟ ہرنی نے جواب دیا کہ اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو جیسے اُس

---

[۱] خزینۃ الجواہر، ص ۵۸۶

شخص پر لعنت ہوتی ہے جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذِکرِ مبارک ہو اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود نہ بھیجے، یا جیسی لعنت اُس شخص پر ہوتی ہے جو نماز پڑھے اور پھر دُعا نہ مانگے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شکاری کو حکم دیا کہ اِسے چھوڑ دو، میں اِس کا ضامن ہوں۔ پس شکاری نے ہرنی کو چھوڑ دیا۔ ہرنی اپنے بچوں کو دُودھ پلا کر واپس آ گئی۔ اُس وقت جبرائیل علیہ السلام بارگاہِ نبوّت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیج رہا ہے اور یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم، میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت کے لیے اس سے بھی زیادہ مہربان ہوں جتنا یہ ہرنی اپنے بچوں کے لیے ہے اور میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف لوٹاؤں گا جیسے یہ ہرنی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف لوٹ کر آئی ہے۔ [۱] کتاب نزہۃ المجالس میں ہے کہ شکاری نے ہرنی کو چھوڑ دیا اور مسلمان ہو گیا۔

صلوٰۃ اور گھوڑا

روایت ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے سامنے ایک سرکش گھوڑا کھڑا تھا اور لوگ آپ علیہ السلام کو اُس گھوڑے پر سوار ہونے سے منع کر رہے تھے۔ اِسی دوران میں ایک سات سالہ بچہ آگے آیا اور آپ علیہ السلام سے گھوڑے پر سوار ہونے کی اجازت چاہی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اِس سرکش گھوڑے پر تم کیسے سوار ہو سکتے ہو؟ بچے نے عرض کیا کہ میں سو مرتبہ دُرود پڑھوں گا اور آپ کی ولایت کا تصور کرتے ہوئے اِس پر سوار ہو جاؤں گا۔ آپ علیہ السلام نے اجازت مرحمت فرمائی اور پھر بچے نے گھوڑے کو اتنا دوڑایا کہ گھوڑا پسینے سے شرابور ہو گیا۔ [۲]

---

[۱] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع ص ۱۴۸۔ نزہۃ المجالس

[۲] خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود و سلام کی برکتیں، ص ۵۹

صلوٰۃ اور درندے

ابوالحسن شاذلی سے منقول ہے کہ میں سفر میں تھا اور ایک رات ایسی جگہ پہنچا جہاں خوفناک درندوں کی کثرت تھی۔ درندے میرے در پئے آزار تھے پس میں ایک اُونچے ٹیلے پر بیٹھ گیا اور کہا کہ خدا کی قسم! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف پڑھوں گا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار دُرود شریف بھیجتا ہے اللہ عزوجل اُس پر دس بار دُرود (یعنی رحمت) بھیجتا ہے۔ پس، جب اللہ عزوجل مجھ پر رحمت بھیجے گا تو میں اُس کی رحمت میں رات گزاروں گا۔ چنانچہ میں نے ایسا کیا اور رات بھر ہر خوف سے آزاد رہا۔ [۱]

صلوٰۃ اور سانپ

روایت ہے کہ ایک شخص کا انتقال ہو گیا۔ اُس کے لیے قبر کھودی گئی تو قبر میں ایک خوفناک کالا سانپ نظر آیا۔ لوگوں نے گھبرا کر وہ قبر بند کر دی اور دُوسری جگہ نئی قبر کھودی۔ وہاں بھی وہ خوفناک سانپ دکھائی دیا، پس اُس قبر کو بھی بند کر دیا گیا۔ تیسری جگہ قبر کھودی گئی تو وہی سانپ وہاں بھی موجود تھا۔ اِس مرتبہ وہ انسانی آواز میں گویا ہُوا اور کہا کہ تم جہاں بھی قبر کھودو گے میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔ لوگوں نے اُس سے پوچھا کہ اِس قہر و غضب کی کیا وجہ ہے؟ سانپ بولا، ''یہ شخص جب بھی سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ گرامی سُنتا تھا تو دُرود پڑھنے میں بخل کرتا تھا۔ اب میں اِس بخیل کو سزا دیتا رہوں گا''۔ [۲]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ○

---

[۱] مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ دُرود وسلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۸۰
بحوالہ: علامہ یوسف بن اسماعیل، افضل الصلوٰۃ علی سیّد السادات

[۲] مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ دُرود وسلام، ص ۱۹۸ بحوالہ شفاء القلوب

درُود پاک لکھنا

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی کتاب میں مجھ پر صلوٰۃ لکھے تو جب تک اُس کتاب میں میرا نام رہے گا ملائکہ اُس شخص پر صلوٰۃ بھیجتے رہیں گے۔ [۱]

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ جس شخص نے کوئی عِلم کی بات لکھی اور اِس کے ساتھ مجھ پر درُود لکھا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی اُس شخص کو ثواب ملتا رہے گا۔ [۲]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ جس نے اپنی تحریر میں میرے نام کے بعد درُود لکھا تو ملائکہ اُس کی مغفرت طلب کرتے رہیں گے جب تک اُس کاغذ و کتاب میں وہ درُود رہے گا۔ [۳]

فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جس نے کتاب میں مجھ پر درُود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اُس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔ [۴]

---

[۱] ابن قیم (متوفی ۷۵۱ق)، جلاء الافہام، ص ۲۴۶، ۵۷۔ یوسف بن اسمٰعیل، سعادۃ الدارین، ص ۸۳۔ احمد بن محمد الحسینی، شرح و فضائل الصلوٰۃ، ص ۴۱ بحوالہ: شیخ سعید شہید، مینۃ المرید آداب المفید والمستفید (مطبوعہ نجف) ص ۱۶۰۔ تذکرہ ۱۲ "فی آداب الکتابۃ" نیز وجیزۃ فی الداریہ شیخ بہائی بہ تصحیح سید محمد مشکوٰۃ و مقدمہ سعید نفیسی، ص ۷، و مقباس الہدایہ فی الداریہ مطبوعہ ضمیمہ تنقیح المقال علامہ مامقانی، ص ۱۰۵۔

خواجہ عابد رضا محسنی درُود و سلام کی برکتیں، ص ۲۰۶۔ سفینۃ البحار، ج ۲ ص ۵۰

[۲] یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۸۳، آبِ کوثر، ص ۶۵

مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ درُود و سلام، ص ۲۱۴ بحوالہ سعادۃ الدارین

[۳] حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد و علی آلہ و صحبہ و بارك وسلم، ص ۹۱

[۴] یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۸۳۔ نزھۃ الناظرین، ص ۳۱

مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت باب فیضانِ درُود و سلام (مکتبۃ المدینہ)، ص ۲۱۵

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کتاب میں میرا نام ہو اور اُسے پڑھنے والا مجھ پر درُود بھیجے تو جب تک کتاب میں میرا نام رہے گا فرشتے اُس شخص کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔ [1]

روایت ہے کہ ایک بزرگ فضل کندی کے مرنے کے بعد کچھ لوگوں نے اُنھیں خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ مرنے کے بعد آپ پر کیا گذری؟ اُنھوں نے جواب دیا کہ خداوندِ عالم نے مجھے اس عمل کی وجہ سے بخش دیا اور بلند مرتبہ عطا کیا جو کہ میں اپنی درمیانی اُنگلی اور انگوٹھے کی مدد سے انجام دیتا تھا۔ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کونسا عمل تھا؟ کہنے لگے کہ میں ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کثرت سے لکھا کرتا تھا۔ [2]

ایک اور کاتبِ صلوٰۃ کے بارے میں روایت ہے کہ جب کسی نے خواب میں اُسے دیکھا اور مغفرت کے بارے میں استفسار کیا تو اُس نے جواب دیا کہ میرے تمام گناہوں کو اُس صلوٰۃ کے برابر میزان پر رکھا گیا جو میں نے اپنی زندگی میں لکھی تھی۔ میزان کا وہ پلہ وزنی پایا گیا جس میں صلوٰۃ کو رکھا گیا تھا چنانچہ مجھے بخش دیا گیا۔ [3]

بصرہ میں ایک آدمی حدیثِ پاک لکھا کرتا تھا اور قصداً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ درُود پاک نہیں لکھتا تھا۔ اُس کے دائیں ہاتھ کو آکلہ کی بیماری لگ گئی اور آخر کار وہ اُسی کے درد سے مر گیا۔ [4]

شرح وفضائلِ صلوٰۃ میں یہ روایت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ بصرہ میں ایک شخص احادیث لکھا کرتا تھا لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ مبارک آتا تو عمداً صلوٰۃ نہیں لکھتا تھا۔

---

[1] خواجہ عابد رضا محسنی درُود و سلام کی برکتیں، ص ۲۰۶۔ سفینۃ البحار، ج ۲ ص ۵۰

[2] احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۴۲
مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، بابِ فیضانِ درُود و سلام، ص ۱۹۲ بحوالہ القول البدیع

[3] احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۴۳

[4] یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۱۳۱

کچھ دنوں کے بعد اُس کی انگلیوں میں زخم نکل آئے اور پوری انگلیاں گل سڑ کر گر گئیں۔ [1]

منقول ہے کہ ایک متقی و پرہیزگار اور صوم وصلوٰۃ کا پابند شخص احادیثِ مبارکہ لکھا کرتا تھا۔ اُس کا بیان ہے کہ میں احادیث لکھتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ صلوٰۃ نہیں لکھتا تھا۔ ایک شب میں نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما ہیں اور چہرۂ مبارک سے غیظ وغضب عیاں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم میرا نام لکھتے وقت مجھ پر صلوٰۃ کیوں نہیں لکھتے؟ میں اس خواب سے خوفزدہ ہوگیا اور فیصلہ کر لیا کہ آئندہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ صلوٰۃ لکھنے میں کوتاہی نہیں کروں گا۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نامِ گرامی کے آگے ''صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' لکھا۔ ایک مدت کے بعد میں نے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میری طرف لطف وکرم کی نظر سے دیکھا اور فرمایا کہ مجھے جب بھی یاد کرو یا جب بھی تمھارے سامنے میرا ذکر ہو مجھ پر صلوٰۃ بھیجتے رہو اور میرا نام کہیں لکھو تو اس کے آگے لکھو ''صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم''۔ [2]

مروی ہے کہ رسالہ احادیث کی کتابت کرنے والا ایک کاتب اُس رسالے میں جہاں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نامِ مبارک لکھتا اُس کے آگے لکھتا ''صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کثیراً کثیراً۔'' اُس سے ''کثیراً کثیراً'' لکھنے کی وجہ پوچھی گئی تو کہا کہ میں اپنی کم سنی میں جب بھی حدیث لکھتا اور اُس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسمِ مبارک آجاتا تو صلوٰۃ لکھنے اور پڑھنے میں کوتاہی کرتا۔ یہاں تک کہ ایک شب خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ میں نے سلام عرض کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میری طرف سے رُخِ انور پھیر لیا۔ اِس طرح تین بار ہوا۔ میں نے چوتھی بار عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر فدا ہوں غلام سے کون سی خطا سرزد ہوئی ہے جو غلام

---

[1] احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۴۲

[2] ابن قیم (متوفی ۷۵۱ ق)، جلاء الافہام، ص ۲۴۶
احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۴۲

کا سلام قبولیت کے لائق نہیں ٹھہرا اور غلام رُوئے مبارک کی زیارت سے محروم ہُوا؟ حضور ﷺ نے فرمایا، ''وجہ یہ ہے کہ جب تم میرا ذکر کرتے ہو تو نہ مجھ پر صلوٰۃ بھیجتے ہو نہ ہی لکھتے ہو۔'' چنانچہ اُس وقت سے میرا معمول ہے کہ جب میں احادیث لکھتا ہوں تو اِسی طرح لکھتا ہوں۔ [۱]

دُرود شریف لکھنا واجب ہے

اہلِ سنت کے ایک عالمِ دِین مولانا امجد علی اعظمی اپنی کتاب بہارِ شریعت کے تیسرے حصّے میں لکھتے ہیں، ''جب سرکارِ مدینہ ﷺ کا مقدس نام لکھے تو دُرود پاک ضرور لکھے کہ بعض علما کے نزدیک اِس وقت دُرود لکھنا واجب ہے۔'' [۲]

بیاضِ دُرود

کہتے ہیں لکھنؤ میں ایک کاتب تھا جس نے ایک بیاض بنا رکھی تھی۔ اُس کی عادت تھی کہ ہر صبح کتابت شروع کرنے سے پہلے اُس بیاض میں دُرود پاک لکھتا تھا۔ جب اُس کا آخری وقت آیا تو اگلی زندگی کے بارے میں سوچ سوچ کر پریشان ہونے لگا۔ اتنے میں ایک مجذوب شخص اُدھر آ نکلا اور اُسے کہنے لگا کہ بابا! کیوں گھبراتے ہو؟ تمھاری وہ بیاض سرکارِ مدینہ (ﷺ) کی بارگاہ میں پیش ہے اور اس پر ''صاد'' بن رہے ہیں (دستخط ہو رہے ہیں/منظوری ہو رہی ہے)۔

مجالسِ ذِکر و صلوٰۃ

رسُولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے سیاحت پر مامور ہیں۔ جب وہ ایسی جگہ سے گزرتے ہیں جہاں ذِکر کی محفل ہو رہی ہو تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ بیٹھو! بیٹھو!۔ اور جب ذِکر کرنے والے دُعا مانگتے ہیں تو وہ فرشتے آمین کہتے ہیں اور جب

---

[۱] احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۴۳

[۲] مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ دُرود و سلام، ص ۱۹۲ بحوالہ مولانا امجد علی اعظمی، بہارِ شریعت

وہ مجھ پر دُرُود بھیجتے ہیں تو وہ فرشتے بھی ساتھ ساتھ دُرُود بھیجتے ہیں اور جب وہ محفل سے فارغ ہوتے ہیں تو وہ فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ اِن لوگوں کے لیے خوشخبری ہے کہ یہ اپنے گھروں کو بخشے ہوئے جارہے ہیں۔ (۱)

رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو ذِکر کے حلقے تلاش کرتے رہتے ہیں، جونہی وہ ایسے کسی حلقہ پر آتے ہیں تو اہل ذکر کو گھیر لیتے ہیں۔ پھر اپنے ایک گروہ کو قاصد بنا کر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے دربار میں بھیجتے ہیں۔ وہ فرشتے اللہ سے عرض کرتے ہیں کہ ہم تیرے کچھ ایسے بندوں کے پاس گئے جو تیرے اکرام کی تعظیم کرتے ہیں، تیری کتاب پڑھتے ہیں، تیرے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرُود بھیجتے ہیں اور تجھ سے اپنی آخرت اور دُنیا کے لیے دُعا کرتے ہیں۔ اِس پر اللہ کریم فرماتا ہے کہ اُن کو میری رحمت سے ڈھانپ دو۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ پروردگار! اُن میں ایک شخص ایسا بھی ہے جو بہت گنہگار ہے، وہ کسی اور کام سے وہاں آیا تھا۔ اللہ کریم فرماتا ہے کہ اُس کو بھی میری رحمت سے ڈھانپ دو کہ یہ آپس میں مل بیٹھ کر ذکر کرنے والے ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کوئی بھی شخص بدنصیب نہیں رہتا۔ (۲)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا،''اپنی مجالس ومحافل کو ذکرِ صلوٰۃ سے مزین ومنور کرو کیونکہ تمھارا دُرُود پڑھنا قیامت کے دن تمھارے لیے نور ہوگا۔'' (۳)

منقول ہے کہ جس مجلس میں سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرُود پاک پڑھا جاتا ہے اُس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو اُٹھتی ہے جو آسمانوں تک پہنچ جاتی ہے، فرشتے اُسے محسوس کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ زمین پر کسی مجلس میں رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرُود پڑھا جارہا ہے۔ (۴)

---

(۱) محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع، ص ۱۱۷

(۲) یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۶۱

(۳) جامع صغیر، ج ۲ ص ۲۸۔ الدرالمنثور

(۴) محمد سلیمان جزولی، دلائل الخیرات، ص ۱۳۔ یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۱۴۳

ترکِ صلوٰۃ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام گرامی کے ساتھ ''صلعم'' لکھنے کی وعید

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ گرامی کے ساتھ مکمل ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' لکھنے کی بجائے مخفف ''صلعم'' یا ''ص'' لکھنا بعض علما کے نزدیک انتہائی معیوب اور گستاخانہ عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ حرکت نہایت قبیح ہے اور عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چُرانے کی کوشش کے زمرے میں آتی ہے اور موجب سزا ہے۔ اِس کا ارتکاب کرنے والا دُنیا اور آخرت میں ذلیل وخوار ہوتا ہے۔ اِس بارے میں متعدد روایات موجود ہیں جن میں سے چند ایک ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔ [۱]

''صلعم'' کے موجد کا ہاتھ کٹ گیا

جلال الدین سیوطی کہتے ہیں، ''پہلا شخص جس نے درُود شریف کا اختصار ایجاد کیا، اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ اللہ اکبر! وہ کتنا محبت بھرا دَور تھا کہ ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کا مخفف ایجاد کرنے والے کا ہاتھ ہی کاٹ دیا گیا۔ کیوں نہ ہو کہ جو صرف مال کی چوری کرتا ہے اُس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے، اُس بدنصیب نے تو مال نہیں بلکہ عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چوری کی کوشش کی تھی (معروف کتاب فیضانِ سنت میں لکھا ہے کہ چوری کی تھی، مگر میرا عقیدہ ہے عظمتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی بھی چُرا سکتا ہے نہ گھٹا سکتا ہے لہٰذا میں نے اِس جملے کو یہاں اور اگلے بیان میں ''چوری کی کوشش'' کے الفاظ میں تبدیل کر دیا ہے۔ مؤلف) اور جس کے دِل میں عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راسخ ہے وہ بخوبی سمجھتا ہے کہ مال کی چوری سے شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چوری کی کوشش کرنا زیادہ سنگین جرم

---

[۱] مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ درُود وسلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۹۴
طالب حسین کرپالوی، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام بر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ج ۳۰ ص ۱۱۔ شفاء القلوب

ہے اور مذکورہ بالا سزا پھر بھی کم ہے۔ لیکن افسوس کہ آج کل تو یہ کوشش عام ہو چکی ہے۔ ہر کتاب، ہر رسالہ، ہر اخبار ''صلعم'' اور ''ؐ'' سے بھرے پڑے ہیں۔ اب نوبت لکھنے ہی کی حد تک نہیں رہی بلکہ لوگوں کی زبان پر بھی ''صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم'' کی بجائے ''صلعم'' ہی سنائی دینے لگا ہے۔ یاد رکھیے! ''صلعم'' ایک مہمل کلمہ ہے اور اس کے کوئی معنی نہیں بنتے۔ محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سچی محبت رکھنے والے اسلامی بھائیو! جلد بازی سے کام نہ لیا کرو، پورا ''صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم'' لکھنے پڑھنے کی عادت ڈالو۔''[1]

ایک اہم نکتہ: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ گرامی کے ساتھ محض ''صلی اللہ علیہ وسلم'' لکھنا یا پڑھنا بھی ناکافی ہے کیونکہ یہ صلوٰۃِ ناقص کے زمرے میں آتا ہے اس لیے اس کی بجائے پورا ''صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' لکھنا اور پڑھنا چاہیے۔

روایت ہے کہ ایک کاتب، کتابت کرتے وقت نبی معظّم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اسمِ گرامی کے ساتھ ''صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم'' کی جگہ ''صلعم'' لکھا کرتا تھا۔ مرنے سے پہلے اُس کا ہاتھ کٹ گیا۔[2]

ایک شخص رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ مبارک کے ساتھ محض ''علیہم'' لکھا کرتا تھا۔ اُس کے جسم کا ایک حصہ مفلوج ہو گیا اور وہ مر گیا۔[3]

ایک شخص حضور صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اسمِ مبارک کے ساتھ صرف ''صلعم'' لکھتا تھا۔ موت سے پہلے اُس کی زبان کاٹ دی گئی۔[4]

---

[1] مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ دُرود وسلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۹۴

[2] یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۱۳۱ بحوالہ شفا الاسقام

[3] یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۱۳۱

مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ دُرود وسلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۹۹

[4] یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۱۳۱

مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ دُرود وسلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۹۹

ترکِ صلوٰۃ کی مذمت اور وعیدِ شدید

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ اگر کوئی قوم ایک جگہ پر جمع ہو اور اُس مجلس میں مجھ پر صلوٰۃ بھیجے بغیر چلی جائے تو ایسے ہے جیسے کسی میّت کو برہنہ چھوڑ کر چلی جائے۔ [1]

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اگر کوئی قوم کہیں جمع ہو اور پھر ذِکرِ الٰہی اور مجھ پر صلوٰۃ کے بغیر اُٹھ جائے تو وہ لوگ یوں اُٹھے جیسے بدبو دار مُردار کھا کر اُٹھے ہوں۔'' [2] یا بروایتے یوں فرمایا کہ اُن کی جدائی ایسی بدبودار شے کے ساتھ ہوگی جیسے مُردار کی بدبو یا گندی سے گندی شے کی بدبو۔ [3]

حضرت جابرؓ سے یہ روایت یوں بھی بیان کی گئی ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اگر کسی قوم کے لوگ کہیں جمع ہوں اور بغیر ذِکرِ الٰہی اور مجھ پر صلوٰۃ بھیجے جُدا ہو جائیں تو وہ ایسے ہیں کہ جیسے جمع ہی نہیں ہوئے مگر جب اُٹھے تو مُردار کی طرح تھے۔'' [4]

''احیاء العلوم'' میں محمد بن محمد الغزالی بھی کہتے ہیں کہ فرمانِ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ مسلمانوں کی وہ محفل جس میں ذِکرِ خدا اور محبوبِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰۃ نہ ہو، بروزِ قیامت اُس محفل والوں کے لیے بڑی حسرت ومحرومی کا باعث بنے گی۔ [5]

---

[1] خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود وسلام کی برکتیں ص ۱۸۳ بحوالہ: الحدیث السادس والعشرون، امالی الطوسی، البحار، سنن ترمذی، محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی رازی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳۲۸ق)، الکافی

[2] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی، (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع ص ۱۵۰

[3] ابن قیم (متوفی ۷۵۱ق)، جلاء الافہام ص ۶۴ رقم ۶۸

احمد بن محمد الحسینی، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۸۴ بحوالہ: ازھار الاحادیث

[4] خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود وسلام کی برکتیں، ص ۱۸۳ بحوالہ: البیہیکی فی شعب الایمان

[5] محمد بن محمد الغزلی، احیاء علوم الدین

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''کوئی بھی قوم کسی جگہ پر جمع ہوجائے اور ذِکر خداوند متعال نہ کرے اور اپنے نبی گرامی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰۃ نہ بھیجے تو اُن کا جمع ہونا اُن کے لیے حسرت و یاس اور مصیبت وافسردگی کا سبب ہوگا۔''[1]

رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اُس میں مجھ پر دُرود پاک نہیں پڑھتے تو وہ اگر جنت میں داخل ہو بھی گئے تو (دُرود کی) جزا کو دیکھ کر اُن پر حسرت طاری ہوجائے گی۔[2]

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی قوم کہیں جمع ہو اور اپنی مجلس میں اللہ کا ذِکر نہ کرے اور اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰۃ نہ بھیجے تو خداوند متعال اُن پر یہ حق رکھتا ہے کہ اُنھیں عذاب دے یا بخش دے کیونکہ اُنھوں نے باطل کا راستہ اختیار کیا۔[3]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور مجھ پر صلوٰۃ بھیجا کرو، جس وقت اور جس حالت میں بھی تم مجھ پر صلوٰۃ بھیجتے ہو وہ مجھ تک پہنچ جاتی ہے۔[4]

نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھے خبر دی ہے کہ جس کے سامنے میرا نام آیا اور اُس نے بغیر کسی عذر و مجبوری کے مجھ پر دُرود نہیں پڑھا تو سمجھ لو کہ وہ جہنم میں

---

[1] عدۃ الداعی (مترجم، مشہد) ص ۲۵۹ حدیث ۱، باب ۵۔ مکارم الخلاق (مطبوعہ بیروت ۱۳۹۲ق) ص ۲۷۵ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت ۵۔ خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود و سلام کی برکتیں، ص ۱۸۳، محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی رازیؒ (متوفی ۳۲۸ق)، الکافی

[2] محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع ص ۱۵۰
احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح فضائل الصلوٰۃ ص ۳۷
مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ دُرود و سلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۲۱۸

[3] خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود و سلام کی برکتیں، ص ۱۸۴ بحوالہ: علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار، ج ۹۴ ص ۶۹ ح ۵۹۔ سنن ترمذی، ۱/ ۳۰۲

[4] علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار، ج ۹۴ ص ۶۹ ح ۵۹۔ سنن ترمذی، ۱/ ۳۰۲

داخل ہوگا۔

رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرا نام سُن کر جس نے درُود نہیں بھیجا وہ مجھ سے ہے نہ میں اُس سے ہوں، یعنی میرے اور اُس کے مابین کوئی تعلق نہیں۔ نہ تو میں اُس کا رسُول ہوں اور نہ ہی وہ میری اُمت میں داخل ہے۔ [1]

روایت ہے کہ نبی گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے سامنے میرا نام آیا اور وہ درُود پڑھنا بھول گیا تو (گویا کہ) وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ [2]

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر درُود پاک نہ پڑھا اُس کا کوئی دِین و مذہب نہیں ہے۔ [3]

بروایتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ جس نے مجھ پر درُود پاک نہ پڑھا اُس کا وضو ہی نہیں ہے۔ [4]

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِرشاد ہے کہ میں قیامت کے دن اُس شخص کی شفاعت کروں گا جو مجھ پر صلوٰۃ بھیجے گا اور جو مجھ پر صلوٰۃ نہیں بھیجے گا میرا اُس سے کوئی تعلق نہیں۔ [5]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مجھ پر ظلم و جفا ہے کہ میرا نام کسی شخص کے کان میں آئے اور وہ درُود نہ پڑھے۔ [6]

---

[1] علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد و علی آلہ وصحبہ و بارک وسلم، ص ۹۱

[2] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع ص ۲۷۸۔ برقی، محاسن، ج ۱ ص ۹۵ روایت ۵۳ علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحارالانوار، ج ۹۴ ص ۵۳ روایت ۲۰۔ امالی شیخ طوسی، ج ۱ ص ۱۴۴ مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ درُود وسلام، ص ۲۱۷ بحوالہ القول البدیع

[3] ابن قیم (متوفی ۷۵۱ق)، جلاء الافہام، (مطوعہ بیروت ۱۳۹۲ق)، ص ۲۲

[4] ابن قیم (متوفی ۷۵۱ق)، جلاء الافہام، (مطوعہ بیروت ۱۳۹۲ق)، ص ۲۲

[5] درُود وسلام کی برکتیں، ص ۲۰۳ بحوالہ: اربعین مخطوط

[6] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع ص ۱۴۷

احادیث مبارکہ میں یوں بھی آیا ہے کہ دُرودکوترک کرنے والا رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر ظلم کرنے والا ہے۔[۱]

رسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، ''شقی ترین (ظالم ترین) شخص وہ ہے جس کے سامنے میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر صلوٰۃ نہ بھیجے۔''[۲]

حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اگر کسی نے میرا نام لیا اور مجھ پر صلوٰۃ نہیں بھیجی تو بیشک وہ بد بخت ہے۔[۳]

حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذِکر ہُوا اور اُس نے مجھ پر صلوٰۃ نہیں بھیجی تو بیشک وہ بد بخت ہے۔[۴]

امام حسن عَلَیہِ السَّلَام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، ''کسی قوم (کی بدبختی) کے لیے یہ بخل کافی ہے کہ اُن کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر صلوٰۃ نہ بھیجیں۔''[۵]

امام زین العابدین عَلَیہِ السَّلَام سے نقل ہے کہ رسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، ''جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر صلوٰۃ نہ بھیجے تو وہ بخیل ہے۔''[۶]

اس روایت کو امام حسین عَلَیہِ السَّلَام، امیرالمومنین جناب علی ابن طالب عَلَیہِ السَّلَام اور

---

[۱] جامع الاخبار (۱۳۶۵ ق)، فصل ۲۸ ص ۶۸۔ ثواب الاعمال، ص ۲۴۶۔ اصول کافی مترجم، ج ۴ ص ۲۵۳ روایت ۱۹، ۲۰۔ سنن ابن ماجہ (مطبوعہ بیروت) ج ا ص ۲۹۴ حدیث ۹۰۸

[۲] احمد بن محمد الحسینی اردکانی، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۳۵ بحوالہ: شیخ احمد بن فہد، عدۃ الداعی جامع الاخبار، فصل ۲۷ ص ۶۸۔ بحارالانوار، ج ۹۴ ص ۷۱ روایت ۶۴ بحوالہ عدۃ الداعی

[۳] جامع الالخبار، ص ۶۹

[۴] جامع الالخبار، ص ۶۹

[۵] خواجہ عابد رضا محسنی، درودوسلام کی برکتیں، ص ۱۶۶ بحوالہ الدر منثور للقاضی اسماعیل

[۶] علامہ باقر مجلسی، بحارالانوار، ج ۹۴ ص ۵۴ روایت ۲۶ بحوالہ معانی الاخبار، ابن بابویہ علامہ باقر مجلسی، بحارالانوار، ج ۹۴ ص ۶۸ روایت ۷۴ بحوالہ ارشاد، شیخ مفید

حضرت ابوذر غفاریؓ سے بھی روایت کیا گیا ہے۔[1]

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسُولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اے ابوذر! کیا میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ انسانوں میں سب سے زیادہ بخیل شخص کون ہے؟'' مجلس میں موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیک آواز پکار اُٹھے'' یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ضرور بتائیں۔'' مقصودِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''دُنیا میں سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو میرا نام آنے پر اپنی زبان پر درُود نہیں لاتا۔''[2]

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''میں تمھیں بتاؤں کہ بخیلوں میں سب سے بڑا بخیل اور لوگوں میں عاجز ترین شخص کون ہے؟'' پھر فرمایا، ''ایسا شخص جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر درُود نہ بھیجے''۔[3]

امام باقر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ صلوٰۃ نہ پڑھے تو خداوند تعالیٰ اُس کو نہیں بخشے گا اور وہ رحمتِ الٰہی سے دُور ہو جائے گا۔[4]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہت زیادہ صلوٰۃ بھیجا کرو کیونکہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے تو خداوندِ متعال اُس پر ایک ہزار بار صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ صف بستہ فرشتے اور خداوند تعالیٰ کی تمام مخلوق، جس میں کوئی شے باقی نہیں رہ جاتی، اُس پر صلوٰۃ بھیجتی ہے۔ اِتنے اَجر و ثواب کے باوجود اگر کوئی صلوٰۃ کو ترک

---

[1] ابن قیم (متوفی ۷۵۱ق)، جلاء الافہام، ص ۴۳، ص ۵۹

سنن ترمذی (مطبوعہ بیروت)، ج ۵ ص ۲۱۱ حدیث ۳۶۱۴

[2] علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد و علی آلہ وصحبہ و بارک وسلم

[3] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع، ص ۱۴۷

[4] امالی الصدوق، ص ۳۶

کرے تو درحقیقت اُس جیسا نادان اور متکبر شخص کوئی اور نہ ہوگا اور ایسے شخص سے خدا تعالیٰ، رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی اہل بیت علیہم السلام بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ (۱)

نبی گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''قیامت کے دن اگر کسی شخص کے پاس دُنیا کی تمام نیکیاں ہوں مگر اُن میں میرے اُوپر صلوٰۃ شامل نہ ہوگی تو اُس کی تمام نیکیوں کو اُس کے مُنہ پر مار دیا جائے گا یعنی اُس کی کوئی نیکی قبول نہیں کی جائے گی۔'' (۲)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ جل جلالہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ بنی اسرائیل میری عبادت چھوڑنے کی وجہ سے ذلیل وخوار نہیں ہوئے بلکہ اُس کی وجہ یہ ہے کہ اُنھوں نے محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰۃ بھیجنا چھوڑ دیا تھا۔ (۳)

رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بامقصد کام جو بغیر ذِکر الٰہی اور درُود کے شروع کیا جائے بے برکت اور خیر سے کٹا ہُوا ہے۔ (۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے، ''جس بستی والے روزانہ مجھ پر سو بار بھی درُود پاک نہ پڑھیں اُس بستی سے بھاگ جاؤ کیونکہ اُس پر عذاب آنے والا ہے۔'' (۵)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ماہ مبارک یعنی رمضان کی برکتوں سے مستفید ہوتے ہوئے اپنے گناہوں کو نہ بخشوا سکے، اُسے قربِ خداوندی حاصل نہیں ہوسکتا، جو شخص والدین جیسی نعمت پاتے ہوئے بھی اُن کا شکر ادا نہ

---

(۱) اصول لکافی، حدیث ۳۱۵۶، باب: الصلوٰۃ علی نبی محمد و اھل بیتہ، ج ۴ ص ۲۴۹
شرح وفضائل الصلوٰۃ، ص ۶۰۔ حدیث ثواب الاعمال، ص ۱۸۵۔ مکارم الاخلاق، ص ۳۱۲ باب ۱۰ فصل ۴
علی ابن طاووس (متوفی ۶۶۴ق)، جمال الاسبوع، ص ۲۳۶ فصل ۲۶ روایت ۴

(۲) درۃ الناصحین، ص ۱۷

(۳) تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام، چاپ قدیم، ص ۹۹، چاپ جدید، ص ۲۴۸

(۴) مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ درُود وسلام، ص ۲۱۸ بحوالہ مطالع المسرات، ص ۶

(۵) مفتی محمد امین، آب کوثر، ص ۱۰۰ بحوالہ تذکرۃ الواعظین

کرے وہ بارگاہِ خداوندی کی قربت کا حامل نہیں ہوسکتا، اسی طرح جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر درُود نہ بھیجے تو وہ بخشا نہ جائے گا اور قربِ خداوندی سے دُور رہے گا۔[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہو رہے تھے۔ پہلی سیڑھی پر قدم رنجہ فرمایا تو کہا، ''آمین''، دوسری سیڑھی پر پاؤں مبارک رکھا تو دوبارہ فرمایا، ''آمین۔'' تیسری سیڑھی پر پہنچے تو پھر فرمایا، ''آمین۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تین بار ''آمین'' کہنے کا سبب دریافت کیا تو فرمایا، ''جب میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرائیل (علیہ السلام) نازل ہوئے اور کہا کہ بدبخت ہے وہ شخص جس نے ماہِ رمضان پایا پھر یہ مہینہ نکل گیا اور وہ بخشا نہ گیا۔ میں نے کہا، ''آمین۔'' دوسری سیڑھی پر پہنچا تو جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا کہ بدبخت ہے وہ شخص جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا دونوں میں سے کسی ایک کو پایا اور (اُن کی نافرمانی کے باعث یا خدمت نہ کرنے کی وجہ سے) جنت میں نہ پہنچا۔ میں نے کہا، ''آمین۔'' تیسری سیڑھی پر اُس نے کہا کہ بدبخت ہے وہ جس کے پاس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ذِکرِ خیر ہُوا اور اُس نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود نہ پڑھا، تو میں نے کہا، ''آمین۔''[2]

حضرت عبداللہ بن جراد سے مروی ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جس کے سامنے میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درُود نہ پڑھا تو وہ دوزخی ہے۔''[3]

ابن حجر ''الزواجر عن اقتراف الکبائر'' میں لکھتے ہیں کہ کبیرہ گناہوں کی تعداد ساٹھ ہے اور ان تمام کبائر کے درمیان اشد ترین کبیرہ گناہ، باعثِ کائنات حضرت مُحَمَّد اَلنَّبی

---

[1] احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح و فضائل صلوٰۃ، ص ۳۸

اصول کافی (مترجم) ج ۴ ص ۲۵۳۔ ثواب الاعمال، ص ۴۴۶۔ عوالی اللئالی، ج ۲ ص ۳۸

[2] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع، ص ۱۴۲۔ رواہ بخاری

ابن قیم (متوفی ۷۵۱ق)، جلاء الافہام، ص ۲۶، ۵۶، ۵۷

علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار، ج ۹۴ ص ۸۷ بحوالہ الدر المنثور، ج ۵ ص ۲۱۷

[3] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع، ص ۱۴۶

آلاُمیﷺ کا نام گرامی سُن کر درُود شریف نہ پڑھنا ہے۔ [1]

روایت ہے کہ ایک شخص جب کبھی نبی اکرم ﷺ کا ذِکرِ پاک سنتا تو درُود شریف پڑھنے میں بخل کرتا۔ اُس کی زبان گونگی ہوگئی اور آنکھوں کی بینائی بھی جاتی رہی۔ آخر کار حمام کی نالی میں گر کر پیاسا مر گیا۔ [2]

محروم دیدارِ مصطفیٰ ﷺ

ایک شب مسجدِ نبوی میں رسُول اللہ ﷺ نمازِ شب ادا کر رہے تھے اور حضرت عائشہؓ اپنے حجرے میں سلطانِ کونین ﷺ کے پھٹے ہُوئے کرتہ کی سلائی کر رہی تھیں۔ اچانک ہوا کا جھونکا نبی ﷺ کے کرتہ مبارک پر تصدق ہونے چلا آیا اور حجرے میں جلتا ہُوا چراغ بجھ گیا۔ ساتھ ہی حضرت عائشہؓ کے ہاتھ سے سُوئی گر گئی۔ بہت تلاش کیا مگر سُوئی نہ ملی۔ اِتنے میں نورِ مجسم شفیعِ معظم رسولِ اکرم ﷺ نمازِ شب سے فارغ ہو کر اُن کے حجرے کی طرف تشریف لائے۔ آپ ﷺ جیسے ہی اندر داخل ہوئے چہرۂ مبارک کے نور سے حجرہ اِس قدر روشن ہو گیا کہ حضرت عائشہؓ نے زمین پر گری ہوئی سُوئی دیکھ لی اور حیرت و مسرت سے بولیں، ''مرحبا صد مرحبا! آپ (ﷺ) کا چہرہ کیسا منور ہے کہ جس کے نور سے اندھیرے میں گری ہوئی سُوئی بھی نظر آ گئی۔'' یہ سُن کر سیّد الانبیاء ﷺ آبدیدہ ہو گئے اور فرمانے لگے، ''اے عائشہ! بہت حسرت اور افسوس ہے اُس پر جو اِس چہرۂ منور کو بروزِ محشر نہ دیکھ پائے۔'' حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا، ''یا رسُول اللہ ﷺ! اُس دن کون (بدبخت) آپ (ﷺ) کی زیارت سے محروم رہے گا؟'' ارشاد ہُوا، ''جو بخیل ہوگا۔'' عرض کیا، ''بخیل کون ہے؟'' فرمایا، ''بخیل وہ ہے جو

---

[1] علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد و علی آلہ وصحبہ و بارک وسلم، (ناشر: سیرت فاؤنڈیشن، لاہور)، ص ۴۹ بحوالہ: علامہ ابن حجر، کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر)

[2] یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۱۴۴

میرا نام سُن کر مجھ پر درُود نہیں بھیجتا۔''[1]

حضرت عائشہؓ سے ہی روایت ہے کہ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تین اشخاص میری زیارت سے محروم رہیں گے۔ ایک وہ جو والدین کا نافرمان ہو، دوسرا وہ جو میری سنت کا تارک ہو اور تیسرا وہ جس کے سامنے میرا ذِکر ہُوا اور اُس نے مجھ پر درُود نہ بھیجا۔[2]

درُود سے غافل شخص کا انجام

روایت ہے کہ ایک خدا رسیدہ بزرگ نے ایک ایسے شخص کو یمن میں دیکھا جو اندھا، گونگا، اپاہج اور کوڑھی تھا۔ اُس سے متعلق لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص پیدائشی ایسا نہیں تھا بلکہ یہ تو بڑی سُریلی اور ہوش رُبا آواز کا مالک تھا۔ جب یہ کلامِ پاک کی تلاوت کرتا تو سُننے والے جھوم اُٹھتے تھے۔ ایک دن اِس نے آیت مبارکہ:[3]

''اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾''

کی تلاوت کی لیکن دُرود شریف پڑھنے سے لاپروائی اور غفلت برتی، بس اُس دن کے بعد وہ اِن تمام مصیبتوں میں مبتلا ہو گیا۔[4]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ○

---

[1] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع ص ۱۴۷۔ نزہۃ الناظرین، ص ۳۱

[2] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع ص ۱۵۱

[3] سورۃ الاحزاب، آیت ۵۶

[4] نزہۃ المجالس، ج ۲ ص ۱۰۴

بغیر دُرود کے نماز باطل ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو نماز پڑھے اور جان بوجھ کر محمد و آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود نہ بھیجے تو اُس کی نماز، نماز نہیں رہتی۔[1]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی نماز میں میرے اور میری آل (علیہم السلام) پر صلوٰۃ نہیں بھیجے گا اُس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔[2]

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز میں رسُولِ گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی آلِ پاک علیہم السلام پر صلوٰۃ نہیں بھیجتا وہ جان لے کہ اُس کی نماز کامل نہیں۔[3]

حضرت امام شافعی کہتے ہیں، "اے اہل بیتِ رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمھاری محبت خداوندِ متعال کی طرف سے قرآن مجید میں واجب قرار دی گئی ہے اور تمھاری عظمت و بزرگی کے لیے بس یہی کافی ہے کہ جو کوئی آپ (علیہم السلام) پر درُود نہ بھیجے اُس کی نماز باطل ہے۔"[4]

سیّد ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں کہ امام شافعی اس بات کے قائل ہیں کہ نماز میں آخری مرتبہ جب آدمی تشہد پڑھتا ہے اُس میں صلوٰۃ علیٰ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پڑھنا فرض ہے، اگر کوئی شخص نہ پڑھے تو نماز نہ ہوگی۔ امام محمد باقر (علیہ السلام) اور صحابہؓ میں سے ابنِ مسعودؓ انصاری، ابنِ عمرؓ اور جابر ابن عبداللہؓ، تابعین میں سے شعبی، محمد بن کعب، قرظی اور مقاتل بن حیان اور فقہا میں سے اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی مسلک تھا اور آخر میں امام احمد بن حنبل نے بھی اسی کو اختیار کر لیا تھا۔ ایک گروہ نماز میں اس کا پڑھنا مطلقاً واجب قرار دیتا ہے مگر تشہد کے ساتھ اس کو مقیّد نہیں کرتا، ایک دوسرے گروہ کے نزدیک ہر دُعا میں اس کا پڑھنا واجب ہے اور کچھ لوگ اس

---

[1] خواجہ عابد رضا محسنی، درُود و سلام کی برکتیں

[2] خواجہ عابد رضا محسنی، درُود و سلام کی برکتیں، ص ۲۱۶۔ الصواعق الحرقہ

[3] خواجہ عابد رضا محسنی، درُود و سلام کی برکتیں، ص ۲۱۶۔ رشفتہ الصادی

[4] مسند شافعی، جلد ۲ ص ۹۷۔ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع ص ۸۴

کے قائل ہیں کہ جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام آئے دُرود پڑھنا واجب ہے جبکہ ایک گروہ کے نزدیک ایک مجلس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذِکر خواہ کتنی مرتبہ آئے دُرود پڑھنا بس ایک دفعہ واجب ہے۔ [۱] (نوٹ: اس آخری خیال سے ہم متفق نہیں ہیں کیونکہ متعدد احادیثِ مبارکہ جن کا ذکر اُوپر کیا جاچکا ہے، اس خیال کو رَدکرتی ہیں۔مؤلف)

سعد ساعدی سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی نماز میں دُرود نہ پڑھے اُس کی نماز ہی نہیں ہے۔ [۲]

بغیر دُرود کے دُعا موقوف ہے

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے کہ تمھارا مجھ پر دُرود پڑھنا تمھاری دُعاؤں کا محافظ ہے اور تمھارے لیے رب تعالیٰ کی رضا اور تمھارے اعمال کی طہارت ہے۔ [۳] بقولے، فرمایا کہ صلوٰۃ کے بغیر دُعا رَد ہو جاتی ہے۔ [۴]

حضرت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دُعا ایسی نہیں ہے کہ اُس کے اور آسمان کے درمیان پردہ حائل نہ ہو جب تک کہ مجھ پر اور میری آل (علیہم السلام) پر دُرود نہ بھیجا جائے۔ دُرود پڑھنے سے وہ پردہ ہٹ جاتا ہے اور دُعا عرش کی طرف چلی جاتی ہے، دُرود نہ پڑھنے سے دُعا واپس لوٹ جاتی ہے۔ [۵]

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''دُعا خداوند تعالیٰ سے اُس وقت تک پردے میں رہتی ہے جب تک محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

---

[۱] سیّد ابوالاعلیٰ مودودی (متوفی ۱۹۷۹ء)، دُرود اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، ص ۱۱
[۲] دُرود و سلام کی برکتیں، المستدرک، علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار
[۳] یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۶۸
[۴] احمد بن محمد الحسینی، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۷۹
[۵] علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار، کتاب الفردوس
جامع الاخبار، روایت ۲۶ فصل ۲۸ ص ۲۸

پر درُود نہ بھیجا جائے۔'' [1] ایسی ہی روایت اصول کافی میں امام جعفر صادق علیہ السّلام سے بھی منقول ہے۔ [2] اور کتاب کفایۃ الاثر میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی گئی ہے۔ [3]

حضرت علی علیہ السّلام نے فرمایا کہ خود اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر صلوٰۃ بھیجی اور تمام مخلوق و ملائکہ کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود بھیجنے کا حکم دیا، پس جو شخص بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے ہر درُود کے بدلے دس نیکیاں اور دس گُنا اجر عطا فرماتا ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود بھیجتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُس درُود کو سماعت فرماتے ہیں اور اُس کا جواب عطا کرتے ہیں کیونکہ خدا نے ہر حاجت مند کی دُعا کی قبولیت کو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود بھیجنے پر موقوف کیا ہے۔ [4]

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد میں جلوہ افروز تھے کہ ایک نمازی نے نماز سے فارغ ہو کر دُعا مانگی، ''یا اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔'' یہ سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''اے نمازی! تُو نے جلد بازی سے کام لیا، سُن! جب تُو نماز پڑھ لے تو بیٹھ کر پہلے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے شایانِ شان اُس کی حمد و ثنا بیان کیا کر پھر مجھ پر درُود پاک پڑھ کر دُعا مانگا کر۔'' پھر ایک اور نمازی آیا۔ اُس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر درُود پاک پڑھا تو سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''اے نمازی! تُو دُعا مانگ، تیری دُعا قبول ہوگی۔'' [5]

دوسرے نمازی غالباً حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے کیونکہ ترمذی اور مشکوٰۃ میں ایسی ایک حدیث اُن سے مروی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے

---

[1] ثواب الاعمال (مطبوعہ تہران ۱۳۹۱ق)، ص ۱۸۶

[2] اصول کافی، ج ۴ ص ۷ ۲۴

[3] کفایۃ الاثر (مطبوعہ قم ۱۴۰۱ق)

[4] لمعات الانوار، ص ۳۳

علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحارالانوار۔ حیات القلوب، ج ۲ باب ۹ ص ۱۹۳

[5] رواہ الترمذی وابوداؤد ونسائی ومشکوٰۃ، ص ۸۴۔ مرقاۃ، ج ۱ ص ۳۴۴

نماز پڑھی، جب میں نماز پڑھ کر بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پڑھ کر دُعا کی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تُو مانگ تجھے عطا کیا جائے، تُو مانگ تجھے عطا کیا جائے۔ (۱)

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا، ''جب بھی خدا سے اپنی حاجات طلب کرنا چاہو تو پہلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد و ثنا کرو پھر محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجو پھر اپنی حاجات طلب کرو۔'' (۲)

حضرت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، ''ہر دُعا روک لی جاتی ہے تاوقتیکہ مجھ پر دُرود نہ پڑھا جائے۔'' (۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص دُعا کرتا ہے لیکن جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ نہیں بھیجتا تو اُس کی دُعا اُس کے سر پر چکر لگاتی رہتی ہے جب تک کہ وہ صلوٰۃ نہیں بھیجتا۔ (۴)

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگو تو پہلے دُرود پڑھو کیونکہ اُس کے کرم سے یہ بات بعید ہے کہ اُس سے دو دُعائیں مانگی جائیں تو وہ ایک کو (یعنی دُرود کو) قبول کرلے اور دُوسری کو (یعنی تمھاری حاجت کو) رَد کردے۔ (۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ جس کو خداوند متعال سے کوئی حاجت طلب کرنی ہو اُسے چاہیے کہ وہ اپنی دُعا کو صلوٰۃِ محمد و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے شروع کرے پھر اپنی حاجت طلب کرے اور صلوٰۃِ محمد و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُعا کو ختم کرے۔ جس دُعا کے اوّل اور

---

(۱) رواہ الترمذی و مشکوٰۃ، ص ۸۷

(۲) ابو العباس جمال ابن احمد بن محمد فہد حلی (متوفی ۸۴۱ق)، عدۃ الداعی، ص ۱۲۰۔ مرقاۃ ص ۳۴۴

(۳) یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۳۷

(۴) محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی رازیؒ (متوفی ۳۲۸ق)، اصول کافی

(۵) نزہۃ المجالس، ج ۱ ص ۱۰۸

آخر کو اللہ تعالیٰ قبول فرمالے اُس کے وسط میں موجود دُعا کبھی رد نہیں ہوسکتی۔ [1]

حضرت امام صادق علیہ السلام نے یوں بھی فرمایا کہ جو دُعا صلوٰۃِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شروع ہو وہ مقبول ہے کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ خداوند تعالیٰ کچھ دُعا کو قبول کرے اور کچھ کو رد کردے۔ [2]

امام صادق علیہ السلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص ایک مرتبہ کہے:

يَارَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ

(یا رَب دُرود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آلِ محمد علیہم السلام پر)

تو خداوندِ متعال اُس کی ایک سو حاجات کو پورا فرمائے گا جس میں سے تیس اِس دُنیا میں اور بقیہ آخرت میں پوری ہوں گی۔ [3]

ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں قرآن مجید کی آیتِ مبارکہ ''مجھے پکارو تا کہ تمھاری دُعائیں قبول کروں'' کے مفہوم تک باوجود تحقیق کے نہیں پہنچ پایا، میں خدا کو پکارتا ہوں لیکن میری دُعائیں مستجاب نہیں ہوتیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم گمان کرتے ہو کہ خدا نے (معاذ اللہ) اپنے وعدے کی خلاف ورزی کی؟ اُس شخص نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے پوچھا، ''تو اِس کی کیا وجہ ہے؟'' اُس نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمھیں آگاہ کر رہا ہوں کہ اگر کوئی شخص دُعا کرنے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرے اور جہتِ دُعا کا خیال رکھے تو اللہ جل جلالہ دُعا کو مستجاب فرماتا ہے۔ اُس شخص نے دریافت کیا کہ جہتِ دُعا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ پہلے اللہ عزوجل کی حمد وثنا کرو اُس کی نعمتوں کو یاد کرو اور اُس کا شکر ادا کرو، پھر محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر دُرود بھیجو اس کے بعد اپنے گناہوں کو یاد

---

[1] محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی رازیؒ (متوفی ۳۲۸ق)، اصول کافی

[2] خواجہ عابد رضا محسنی، درود وسلام کی برکتیں، ص ۱۹۰۔ محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی رازیؒ (متوفی ۳۲۸ق)، الکافی، ج ۲ / ۴۹۴ ح ۱۶۔ امالی شیخ الطوسی ۱ / ۱۷۵، ح ۴۲۔ جا ۱۵ / ۴۷، ح ۵۳۔ جا ۱۵ / ۴۷ ح ۵۰

[3] علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار، ج ۹۴ ص ۷۰ بحوالہ دعوات الراوندی، ص ۸۹ ح ۲۲۵

کرو، اُن کا اعتراف کرو اور اُن سے خدا کی پناہ مانگو، یہ جہتِ دُعا ہے۔[1]

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جب لوگ قبروں سے نکلیں گے تو سب سے پہلے میں (اپنے روضۂ اطہر سے) باہر آؤں گا اور جب وہ جمع ہوں گے تو میں اُن کی قیادت کروں گا اور جب سب خاموش ہو جائیں گے تو میں اُن سے خطاب کروں گا اور جب وہ حساب کے لیے پیش ہوں گے تو میں اُن کی شفاعت کروں گا اور جب سب نا اُمید ہو جائیں گے تو میں اُن کو خوشخبری سناؤں گا، کرامت کا جھنڈا اُس دن میرے ہاتھ میں ہوگا، جنت کی چابیاں میرے پاس ہوں گی، میری عزت دربارِ الٰہی میں سب بنی آدم سے زیادہ ہوگی اور میں فخر سے نہیں کہتا کہ میرے گرداگرد ہزاروں خادم پھریں گے جیسے کہ وہ موتی چھپائے ہوئے ہوں اور کوئی دُعا ایسی نہیں کہ اُس کے اور آسمان کے بیچ ایک پردہ حائل نہ ہو جب تک کہ مجھ پر درُود نہ پڑھ لیا جائے اور جب مجھ پر درُود پڑھ لیا جاتا ہے تو وہ پردہ ہٹ جاتا ہے اور دُعا قبولیت کے لیے اُوپر (عرشِ معلیٰ کی طرف) چلی جاتی ہے۔[2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حدیثِ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیان کرتے ہیں کہ سرورِ دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ہر دُعا کے لیے زمین و آسمان کے درمیان ایک حجاب پڑا رہتا ہے، جب تک دُعا کرنے والا اپنی زبان سے درُود کا وِرد نہیں کرتا تو وہ حجاب دُعاؤں کو روکے رکھتا ہے، لیکن جب درُود پڑھ لیا جاتا ہے تو وہ حجاب اُٹھ جاتا ہے اور دُعائیں مقامِ قبولیت میں داخل ہونے کا اذن پاتی ہیں۔ اگر درُود شریف زبان پر نہ لایا جائے تو وہ آوازِ بازگشت کی مانند دُعا گو کی طرف لوٹ جاتی ہیں، اسی لیے محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب بھی تم رب تعالیٰ سے کوئی درخواست کرنا چاہو تو اپنی التجاؤں کے آگے پیچھے مجھ پر درُود شریف بھیجا کرو تا کہ تمھاری دُعائیں رد نہ کی جائیں۔

روایت ہے کہ ایک زاہد و عابد شخص نماز میں اِس قدر یکسوئی سے مشغول ہُوا کہ تشہد

---

[1] صواعق المحرقہ، باب ۱۱ ص ۱۴۹

[2] یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین

میں درُود پڑھنا بھول گیا۔ ایک شب خواب میں اُس نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس سے دریافت فرمایا کہ تم تشہد میں مجھ پر درُود پڑھنا کیوں بھول گئے؟ عرض کیا کہ یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ثنائے الٰہی میں اِس قدر منہمک ہوگیا تھا کہ دُرود کی ادائیگی بھول گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے میرے اس قول کو نہیں سُنا کہ تمام اعمال موقوف ہیں اور ساری دُعائیں مقیّد ہیں جب تک مجھ پر صلوٰۃ نہ بھیجی جائے؟ اگر کوئی بندہ بروزِ محشر دُنیا والوں کی تمام نیکیوں کو سمیٹ لائے لیکن مجھ پر بھیجی ہوئی صلوٰۃ اُس کے ذخیرۂ اعمال میں موجود نہ ہو تو اُس کے تمام اعمال رَد کردیے جائیں گے اور مقامِ قبولیت کا رُتبہ نہ پاسکیں گے۔ [۱]

با آوازِ بلند درُود پڑھنا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ درُود کو بلند آواز میں پڑھا کرو کیونکہ اِس سے نفاق دُور ہوتا ہے۔ [۲]

ایک خدارسیدہ بزرگ فرماتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا جو کثرتِ گناہ سے اپنے نفس پر زیادتی کرنے والوں میں سے تھا۔ میں اُس کو وقتاً فوقتاً پند و نصیحت کرتا تھا کہ وہ اِن بیہودگیوں سے باز آجائے لیکن وہ سنتا ہی نہیں تھا۔ اُس کی وفات کے بعد میں نے خواب میں اُسے جنت میں چہل قدمی کرتے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا کہ تم کو یہ رفعت و منزلت کیسے حاصل ہوئی؟ کہنے لگا کہ ایک بار میں ایک درسِ حدیث میں حاضر ہُوا تھا جہاں سُنا کہ جو شخص بلند آواز میں صلوٰۃ پڑھتا ہے اُس کے حق میں جنت واجب ہوجاتی ہے۔ یہ سُن کر میں نے اپنی آواز کو صلوٰۃ کے لیے بلند کیا اور پوری جماعت نے میرا ساتھ دیتے ہوئے بلند آواز میں صلوٰۃ پڑھی، چنانچہ ہماری ساری جماعت کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مغفرت فرمادی جس کے ثبوت کے طور پر آپ میرا یہ مقام و مرتبہ ملاحظہ کر

---

[۱] علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد و علی آلہ وصحبہ و بارک وسلم،
(ناشر: سیرت فاؤنڈیشن، لاہور)ص ٦٩

[۲] محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی رازیؒ (متوفی ٣٢٨ ق)، الکافی

رہے ہیں۔ [1]

عجلت میں دُرود پاک پڑھنا

ابولمواہب شاذلی لکھتے ہیں: [2] میں نے ہزار بار دُرود پاک پڑھنا تھا اس لیے جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا۔ مجھے (خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''تجھے معلوم نہیں جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے؟'' پھر فرمایا، ''آہستگی اور ترتیب سے یوں پڑھو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ○

ہاں اگر وقت قلیل ہو تو پھر جلدی پڑھنے میں حرج نہیں۔'' پھر فرمایا کہ یہ جو میں نے تجھ سے کہا ہے کہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھ، یہ افضل ہے ورنہ تُو جیسے بھی پڑھے دُرود تو دُرود ہی ہے اور بہتر ہے جب بھی تُو دُرود پڑھنا شروع کرے تو اوّل آخر دُرودِ تامہ پڑھ لے خواہ ایک بار ہی سہی اور دُرودِ تامہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ ○

وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ

فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ○

---

[1] علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد و علی آلہ وصحبہ و بارک وسلم، (ناشر: سیرت فاؤنڈیشن، لاہور)، ص ٦٧

[2] یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۱۳۲

درُود کی مقدار

حضرت ابی کعبؓ سے روایت ہے کہ میں نے دربارِ نبّوت میں عرض کیا، ''یا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! میں آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر کثرت کے ساتھ درُود بھیجنا چاہتا ہوں تو اِس کی مقدار اپنے اوقاتِ دُعا میں سے کتنی مقرر کروں؟'' آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، ''جتنا تیرا جی چاہے۔'' میں نے عرض کیا، ''یا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! کیا ایک چوتھائی وقت مقرر کردوں؟'' رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، ''تجھے اختیار ہے اور اگر تم اِس سے بڑھادو تو تمھارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا، ''یا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! کیا نصف وقت مقرر کردوں؟'' آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، ''تجھے اختیار ہے اور اگر تم اِس سے زیادہ کردو تو تمھارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا، ''یا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! کیا دو تہائی وقت کردوں؟'' آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، ''تجھے اختیار ہے اور اگر تم اِس سے بھی بڑھا دو تو تمھارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا، ''یا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! پھر میں تمام وقت کو آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درُود بھیجنے کے لیے ہی وقف کرتا ہوں۔'' آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، ''اِس صورت میں تیرے تمام کام سنور جائیں گے اور تیرے سب گناہ بھی معاف کردیے جائیں گے۔''[1]

عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو خطبہ کے درمیان یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ جب تک مجھ پر درُود پڑھتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اُس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب تمھاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر کم درُود پڑھو یا زیادہ۔[2]

---

[1] رواہ الترمذی، الذواجر،ص ۱۱۷، مشکٰوۃ ص ۸۶۔ جلاء الافہام،ص ۷۰ / ۴
مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت باب فیضانِ درُود وسلام، ص ۱۵۲ بحوالہ مشکٰوۃ

[2] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع ص ۱۱۴

کثرتِ درُود کی تعریف

کثرتِ دُرود سے کیا مراد ہے؟ یا دُرود شریف کی کم سے کم کتنی تعداد یا مقدار کثرت کے زمرے میں آتی ہے؟ اِس سلسلے میں مختلف روایات موجود ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ منور شب و روز (جمعہ کی رات اور دن) میں مجھ پر کثرت سے صلوٰۃ پڑھا کرو۔ پوچھا گیا کہ کثرت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ ایک سو مرتبہ، اگر زیادہ ہو تو یہ افضل و بہتر ہے۔ [1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ کثرت صلوٰۃ سے کیا تعداد مراد ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا، ''سو مرتبہ۔'' [2]

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے کثرتِ درود کی تعریف میں لکھا ہے کہ روزانہ ایک ہزار بار، ورنہ کم از کم پانچ سو بار۔ بعض بزرگوں نے روزانہ تین سو بار اور بعض نے نمازِ فجر اور عصر کے بعد دو دو سو بار اور کچھ سوتے وقت بھی پڑھنے کی تاکید کی ہے۔ [3]

علامہ محمد یوسف بن اسماعیل اپنی کتاب افضل الصلوٰۃ علیٰ سیّد السادات میں بیان کرتے ہیں کہ عبدالوہاب شعرانی نے ''کشف الغمہ'' میں بیان کیا ہے کہ بعض علما کے نزدیک سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بکثرت دُرود شریف کی کم از کم تعداد سات سو بار دن میں اور سات سو بار رات میں، روزانہ ہے۔ [4]

علامہ محمد یوسف بن اسماعیل یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک اور بزرگ کا بیان ہے کہ روزانہ کم

---

[1] بحارالانوار، ج ۸۹ ص ۳۱۳ بحوالہ شہید ثانی

[2] احمد بن محمد الحسینی، شرح وفضائل الصلوٰۃ، ص ۱۰۷ بحوالہ بحارالانوار

[3] مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ دُرود وسلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۶۳

[4] مولانا الیاس قادری، فیضانِ سنت، باب فیضانِ درود وسلام، ص ۱۶۴ بحوالہ افضل الصلوٰۃ علیٰ سید السادات

از کم ساڑھے تین سو بار دن میں اور ساڑھے تین سو بار رات میں صلوٰۃ پڑھنا کثرتِ صلوٰۃ میں آتا ہے۔ [1] کچھ بزرگ دس ہزار بار روزانہ اور بعض چالیس ہزار بار روزانہ درُودشریف پڑھا کرتے تھے۔ [2]

ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں ''درحقیقت کثرتِ درود ایک پیمانہ ہے جو ناپ کر بتا دیتا ہے کہ دینِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایک آدمی کتنا گہرا تعلق رکھتا ہے اور نعمتِ ایمان کی کتنی قدر اُس کے دل میں ہے۔'' [3]

کثرت سے درُود بھیجنے کا اَجر

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر درُود کی کثرت کیا کرو، اِس لیے کہ تمھارا درُود پڑھنا تمھارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرا وسیلہ تمھارے لیے شفاعت ہے۔ [4]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن حوضِ کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن کو میں اُن کے درُود کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔ [5]

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''تم میں سے کوئی میرے زیادہ قریب اُس وقت ہوتا ہے جب وہ میرا ذِکر کرتا ہے اور مجھ پر (بکثرت) درُود پڑھتا ہے۔'' [6]

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ روزِ قیامت ہر مقام

---

[1] مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت باب فیضانِ درُودوسلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۶۴

[2] مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت باب فیضانِ درُودوسلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۶۵

[3] سیّد ابوالاعلیٰ مودودی (متوفی ۱۹۷۹ء)، درُود اُن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام اُن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر، ص ۱۲

[4] جلال الدین الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ق)، جامع صغیر، ج ۱ ص ۵۴

[5] ابوالحسن علی بن عیسی بن ابی الفتح اربلی (متوفی ۶۹۴ ہجری)، کشف الغمہ ،ص ۲۷۱
شفا شریف، ج ۲ ص ۶۷۔ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع ،ص ۱۲۳
مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت باب فیضانِ درُودوسلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۵۶، ۲۱۲

[6] ابوالحسن علی بن عیسی بن ابی الفتح اربلی (متوفی ۶۹۴ ہجری)، کشف الغمہ ،ص ۲۷۱ ج ۱

پر وہ شخص میرے قریب ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر بہت زیادہ صلوٰۃ بھیجی ہوگی۔ [1] یہ روایت یوں بھی مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ روزِ قیامت میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہوگا جس نے زیادہ صلوٰۃ بھیجی ہوگی۔ [2]

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''اے لوگو! بیشک تم میں سے قیامت کے دن قیامت کی ہولناکیوں اور اُس کی دشوار گزار گھاٹیوں سے جلد از جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر کثرت سے درُود بھیجا ہوگا۔'' [3]

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ اُس پر راضی ہو، اُسے چاہیے کہ مجھ پر درُود کی کثرت کرے۔'' [4]

جبرائیل علیہ السلام نے حضرت سیّد الابرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ خبر دی کہ اللہ جل شانہٗ نے خاص آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے ایک ایسا قُبّہ تیار کر رکھا ہے جس کی چوڑائی تین سو برس کی مسافت کے برابر ہے اور جس کو شرف و کرامت کی ہواؤں نے معمور کر رکھا ہے۔ اُس قُبّہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے صلوٰۃ پڑھنے والوں کے علاوہ کسی کا داخلہ نہیں ہوسکتا۔ [5]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تمھارا درُود پاک پڑھنا قیامت کے دن پُل صراط کے

---

[1] سنن ترمذی (مطبوعہ بیروت)، ج ۱، کتاب الصلوٰۃ، باب ۳۴۷۔ جلاء الافہام، ص ۲۲
علامہ یوسف بن اسمٰعیل، سعادۃ الدارین، ص ۶۰۔ جامع الاخبار، فصل ۲۸ ص ۶۷
مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ درُود و سلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۲۱۱ بحوالہ کنز العمال

[2] جامع الاخبار (مطبوعہ اصفہان ۱۳۶۵ ق)، فصل ۲۸ ص ۶۷

[3] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع ص ۱۲۱

[4] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۲۲۔ ابوالحسن علی بن عیسیٰ بن ابی الفتح اربلی (متوفی ۶۹۴ ہجری)، کشف الغمہ، ص ۱۷۲۔ محمد یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۷۹

[5] نزہۃ المجالس، ج ۲ ص ۱۱۱۔ منازل الانوار

اندھیرے میں تمھارے لیے نور ہوگا اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اُسے اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے، اُسے چاہیے کہ وہ مجھ پر درُود کی کثرت کرے۔ [۱]

علامہ محمد باقر مجلسی نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ مجھ پر زیادہ سے زیادہ صلوٰۃ بھیجو کیونکہ یہ قبر اور پل صراط اور جنت کے لیے نور ہے۔ [۲]

روایت ہے کہ قیامت کے روز اللہ عزوجل (درود و سلام پڑھنے اور لکھنے والے) محدثینِ کرام اور علمائے دِین کو اُٹھائے گا اور جب وہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہوں گے تو اللہ عزوجل اُن سے فرمائے گا کہ تم عرصہ دراز تک میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود پاک بھیجتے رہے تھے پھر فرشتوں سے فرمائے گا کہ اے فرشتو! اِن کو جنت میں لے جاؤ۔ [۳]

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگ روزِ حشر عرشِ الٰہی کے سائے تلے ہوں گے اور اُس دن سوائے سایہ عرش کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ وہ تین اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) جو میری اُمت کے کسی غمگین شخص کا غم دُور کریں۔

(۲) جو میری سُنت و طریقہ کو رواج دیں اور

(۳) جو مجھ پر کثرت سے درُود بھیجنے کو عزیز رکھیں۔ [۴]

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(۱) طاعون کی مدافعت کثرتِ درُود سے ہوتی ہے۔

(۲) یومِ قیامت کی تشنگی سے وہ محفوظ رہے گا جو کثرتِ درُود کا عادی ہوگا۔

---

[۱] علامہ یوسف بن اسمٰعیل، سعادۃ الدارین، ص ۶۸

[۲] علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحارالانوار، ج ۹۴ ص ۷۰ بحوالہ دعوات راوندی

[۳] مولانا الیاس قادری، فیضان سنت، باب فیضانِ درُود و سلام، بحوالہ: سعادۃ الدارین

[۴] مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت باب فیضانِ درُود و سلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۵۶ تا ۱۵۷ بحوالہ یوسف بن اسماعیل، افضل الصلوات علی سید السادات

(۳) جس قدر تمھارے دُرود کی کثرت ہوگی اُس قدر جنت کی حوریں تمھیں حاصل ہوں گی۔[۱]

ایک ہزار بار دُرود بھیجنے کا اَجر

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''جو مجھ پر روزانہ ہزار بار دُرود بھیجے گا، اُس وقت تک فوت نہیں ہوگا جب تک وہ جنت میں اپنا گھر نہیں دیکھ لیتا۔''[۲]

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ مجھ پر ہزار بار دُرود بھیجنے والے کے کاندھے جنت کے دروازے پر میرے کاندھوں کے ساتھ چھو رہے ہوں گے۔[۳]

ایک سو بار دُرود بھیجنے کا اَجر

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''جو شخص محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر ایک سو مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا خداوند متعال اُس کی ایک سو حاجات پوری فرمائے گا۔''[۴]

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''جو شخص مجھ پر ایک بار صلوٰۃ بھیجتا ہے حق تعالیٰ اُس پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے اور جو کوئی مجھ پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے حق تعالیٰ اُس پر سو بار صلوٰۃ بھیجتا ہے اور جو شخص مجھ پر سو بار صلوٰۃ بھیجتا ہے حق تعالیٰ اُس پر ہزار بار صلوٰۃ بھیجتا ہے اور جس شخص

---

[۱] علامہ جبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم، ص ۸۹

[۲] محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع ص ۱۲۶

احمد بن محمد الحسینی، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۹۳

ابن قیم (متوفی ۷۵۱ق)، جلاء الافہام، ص ۲۷، الترغیب والترہیب، ص ۵۰۱۔ کشف الغمہ، ص ۲۷۱

[۳] علامہ جبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم، ص ۹۰

[۴] خواجہ عابد رضا محسنی، درود وسلام کی برکتیں، ص ۲۲۲۔ اُربعین مخطوط، ج ۱۰۔ جا ۱۵/ ۷۴/ ۴۔

کتاب: علی بن ابی طالب علیہ السلام، ص ۲۹۵۔ فرائد السمطبن ۱/ ۲۸

پر خداوند عالم ہزار بار صلوٰۃ بھیجے اُسے آتشِ جہنم ہرگز ہرگز نہیں چھو سکتی۔''[1]

سرورِ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جو مجھ پر دس بار درُود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درُود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو محبت وشوق میں اِس سے بھی زیادہ پڑھے، میں قیامت کے دِن اُس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔''[2]

احادیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جو شخص مجھ پر سو بار صلوٰۃ بھیجتا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُسے اپنے فضل وکرم سے دس ہزار رکعت نماز کا ثواب عطا فرمائے گا اور اُسے سلسبیل کے جام سے سیراب فرمائے گا۔[3] (سلسبیل جنت کے ایک چشمے کا نام ہے جس کا ذِکر قرآن مجید میں یوں ہے، ''عَيْنًا فِيهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ یعنی وہاں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے۔ سورۃ الانسان، آیت ۱۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ایک سو مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اُس کی سفارش کرتے ہیں اور اُس کی صلوٰۃ کو ختم ہونے سے پہلے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچاتے ہیں۔[4]

پچاس بار درُود بھیجنے کا اَجر

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو مجھ پر دن بھر میں پچاس بار درُود پڑھے گا روزِ قیامت میں اُس سے مصافحہ کروں گا۔[5]

---

[1] جامع الاخبار (مطبوعہ اصفہان، ۱۳۶۵ق)، ص ۶۸ روایت ۱ فصل ۲۸

[2] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع ص ۱۰۳

[3] احمد بن محمد الحسینی، شرح وفضائل صلوٰۃ ص ۹۳

[4] جامع الاخبار، ص ۷۰ س ۲

[5] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع ص ۱۳۶

مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت باب فیضانِ درُود وسلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۲۱۵

گیارہ بار دُرود بھیجنے کا اَجر

وظائف و اوراد کی کتب میں ہر وظیفے اور وِرد کے ساتھ اوّل و آخر گیارہ مرتبہ دُرود شریف پڑھنے کی تاکید ملتی ہے اور اکثر علماء جب بھی صلوٰۃ بھیجتے ہیں تو گیارہ مرتبہ سے کم نہیں بھیجتے اس کی وجہ شاید وہ حدیث ہے جسے مؤلف ''مصباح القلوب'' نے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شبِ معراج ایک فرشتے کو دیکھا جس کے ہزاروں ہاتھ تھے اور اُن ہاتھوں میں ہزاروں اُنگلیاں تھیں اور وہ اُن انگلیوں سے حساب کتاب کرتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے دیکھ کر جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کیسا حساب کرتا ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ فرشتہ بارش کے قطروں کے حساب پر معمور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس فرشتے سے پوچھا کہ کیا تیرے پاس بارش کے قطرات کا حساب ہے؟ اُس نے عرض کیا کہ جی ہاں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم کب سے یہ حساب کر رہے ہو؟ اُس نے جواب دیا کہ جس روز سے خدا نے مجھے پیدا کیا ہے اُس روز سے جتنی بارش ہوئی ہے اُس کے تمام قطرات کا حساب میرے پاس موجود ہے کہ کون سا قطرہ کب اور کس جگہ پر گرا یعنی وہ صحرا میں گرا یا دریا میں، بنجر زمین پر گرا یا کارآمد زمین پر۔ کون سا قطرہ بادل سے کب جدا ہُوا اور سینۂ زمین میں کب جذب ہُوا اور کون سا قطرہ ہوا ہی میں کسی دوسرے قطرے کے ساتھ ملحق ہو گیا وغیرہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے پوچھا کہ کیا کوئی ایسا حساب بھی ہے جس کو لکھنے سے تو عاجز ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ جب کوئی بندۂ مومن خلوصِ نیت کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے تو ایک بار سے لے کر دس بار تک بھیجی گئی صلوٰۃ کا ثواب تو میں شمار کر لیتا ہوں لیکن جب وہ گیارہ مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے تو میں کیا بلکہ زمین و آسمان پر جتنے بھی حساب کرنے والے ہیں وہ سب اُس ثواب کا شمار کرنے سے عاجز ہو جاتے ہیں اور اُسے خدا کے سوا کوئی اور شمار کر ہی نہیں سکتا۔[1]

[1] احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح و فضائل صلوٰۃ، ص ۱۱۵ بحوالہ مصباح القلوب

دس بار دُرود بھیجنے کا اَجر

سرورِ کائنات ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ ایک دفعہ چاروں مقرب فرشتے، جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اورعزرائیل (علیہم السلام) میرے پاس آئے۔ سب سے پہلے جبرائیل (علیہ السلام) کہنے لگے کہ یارسُول اللہ ﷺ! جو شخص آپ ﷺ پر روزانہ دس بار صلوٰۃ بھیجے گا، روزِ بعث ونشور (روزِ محشر) میں بذاتِ خود اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے پل صراط پار کراؤں گا۔ اُن کے بعد میکائیل (علیہ السلام) بولے کہ یارسُول اللہ ﷺ! میں اُس شخص کو آپ ﷺ کے حوضِ کوثر وتسنیم سے سیراب کروں گا۔ پھر اسرافیل (علیہ السلام) پکار اُٹھے کہ یارسُول اللہ ﷺ! میں ایسے شخص کی مغفرت کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہوجاؤں گا اور جب تک اُس کی مغفرت نہ ہوگی سر نہ اُٹھاؤں گا۔ آخر میں عزرائیل (علیہ السلام) نے کہا کہ یارسُول اللہ ﷺ! میں اُس شخص کی رُوح کو اِس طرح قبض کروں گا جس طرح نبیوں کی ارواح کو قبض کرتا ہوں۔ [۱]

مروی ہے کہ جب کوئی شخص دس مرتبہ دُرود پڑھتا ہے تو اللہ کریم کی طرف سے ندا آتی ہے کہ اے فرشتو! جاؤ اور جا کر میرے اس بندے سے کہہ دو کہ اگر تم ایک دُرود بھی بھیجتے ہو تو میں تم کو آتشِ جہنم سے نجات عطا کرتا ہوں جبکہ ابھی تم نے دس مرتبہ دُرود بھیجا ہے۔ پھر خطاب ہوتا ہے کہ میرے اس بندے کی تعظیم کرو اور اِس کا دُرود اُس دن کے لیے محفوظ کرلو جب وہ محتاج ہو گا۔ پھر حکمِ خدا ہوتا ہے کہ دُرود کے ہر حرف کے بدلے میں ایک فرشتہ خلق ہو جس کے ۳۶۰ سر ہوتے ہیں، ہر سر میں ۳۶۰ مُنہ ہوتے ہیں اور ہر مُنہ میں ۳۶۰ زبانیں ہوتی ہیں تاکہ اِن فرشتوں (کی عبادات) کا ثواب قیامت تک کے لیے اُس شخص کے نامۂ اعمال میں درج کیا جائے۔ [۲]

---

[۱] علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم، (ناشر: سیرت فاؤنڈیشن، لاہور) ص ۶۹۔ طالب حسین کرپالوی، سلام بر مصطفیٰ ﷺ، ص ۲۴

[۲] جمال الدین محدث، روضۃ الاحباب

روایت ہے کہ جب کوئی دس مرتبہ دُرود بھیجتا ہے تو خداوند تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ پلک جھپکنے سے پہلے یہ دُرود میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے روضۂ اقدس پر پہنچاؤ اور کہو کہ یا رسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! فلاں بن فلاں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر دُرود بھیجا ہے۔ جب وہ دُرود رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خوش ہو کر فرماتے ہیں کہ اب مجھ پر لازم ہو گیا ہے کہ میں دُرود بھیجنے والے پر ایک کے بدلے میں دس دُرود بھیجوں۔ پس، میری اُمت سے کہہ دو کہ جو بھی مجھ پر دس مرتبہ دُرود بھیجے گا تو میں اُس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوں گا جب تک کہ اُس کے ساتھ اُس کے ستر رشتہ داروں اور دوستوں کو بھی جنت میں نہ بھجوا دوں۔ [۱]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر دس بار دُرود و سلام بھیجا گویا اُس نے ایک غلام آزاد کیا۔ [۲]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے کہ جو شخص مجھ پر دن میں دس مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اُس کے چالیس سال کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ [۳]

روایت ہے کہ جب کوئی شخص رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دس مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے تو عالم غیب سے منادی ندا دیتا ہے کہ خدایا فلاں شخص نے دس مرتبہ صلوٰۃ بھیجی ہے۔ جب یہ ندا پہلے آسمان پر پہنچتی ہے تو وہ صلوٰۃ ہزار گُنا ہو جاتی ہے، سِدرۃُ المنتہیٰ تک پہنچ کر وہ سات ہزار گُنا شمار ہوتی ہے تب خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ میں اِس کی جزا دوں گا اور صلوٰۃ پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف کر دوں۔ [۴]

---

[۱] خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود و سلام کی برکتیں، ص ۴۵ بحوالہ: شیخ ابوالحسن تریحی۔ روضۃ الاحباب میرزا حسن حسینی، سید آقا رومی، لمعات الانوار، ص ۵۵

[۲] محمد یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۷۹

[۳] مصباح الانوار ص ۲۳۹۔ المسند، ص ۲۷۲۔ الصواعق المحرقہ، ص ۲۳۱ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی، (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۳۶۔ صحیح مسلم

[۴] سید حسن رضوی قمی، دُرودِ محمدی، ص ۶۰

تین بار دُرود بھیجنے کا اَجر

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جو شخص شب و روز تین تین بار ہماری محبت کے شوق میں ہم پر صلوٰۃ بھیجے گا تو خداوند تعالیٰ اُس کے اُس دن کے گناہ بخش دے گا۔''[۱]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا تو خداوندِ متعال اُس کو بخش دے گا، اگر کھڑا ہے تو بیٹھنے سے پہلے اور اگر بیٹھا ہے تو کھڑے ہونے سے پہلے۔[۲]

ایک بار دُرود بھیجنے کا اَجر

روایت ہے کہ شبِ معراج نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چوتھے آسمان پر ایک فرشتے سے ملاقات ہوئی۔ فرشتہ کہنے لگا ''میں نے دو رکعت نماز ادا کی ہے جس میں بیس ہزار سال کا عرصہ لگا ہے۔ خدا کے حکم سے پانچ ہزار سال قیام میں، پانچ ہزار سال رکوع میں، پانچ ہزار سال تشہد میں اور پانچ ہزار سال سجود کی حالت میں رہا ہوں۔ میں اِس نماز کا ثواب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدیہ کرتا ہوں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''میں تیری اطاعت اور نماز کا محتاج نہیں ہوں۔'' فرشتے نے کہا، ''پھر میں اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کو ہدیہ کرتا ہوں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''میری اُمت کو بھی تیری اس نماز کی ضرورت نہیں ہے۔ خدا کی قسم! میری اُمت کے کسی گنہگار شخص کے بھی ایک مرتبہ دُرود بھیجنے کا ثواب تیری اس بیس ہزار سالہ عبادت سے بڑھ کر ہے۔''[۳]

---

[۱] محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع ص ۱۱۷۔ الترغیب والترہیب، ج ۲ ص ۲۰۵

[۲] اربعین (مخطوط)، نزھۃ المجالس، ج۲ص ۱۱۰۔ والترغیب والترھیب ۱۴۲/۳

جامع الحادیث ۱۵/۴۷۱ حدیث ۴۴

[۳] ابوالعباس جمال ابن احمد بن محمد فہد حلی (متوفی ۸۴۱ق)، عدۃ الداعی ص ۱۲۰

احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۹۴

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''جب کوئی مجھ پر ایک مرتبہ دُرود بھیجتا ہے تو خدا اُس پر دو مرتبہ دُرود بھیجتا ہے۔ جب وہ دُرود پہلے آسمان والے سنتے ہیں تو اُس پر ایک ہزار مرتبہ دُرود بھیجتے ہیں، دوسرے آسمان والے سنتے ہیں تو اُس پر دو ہزار مرتبہ دُرود بھیجتے ہیں، تیسرے آسمان والے سنتے ہیں تو تین ہزار مرتبہ دُرود بھیجتے ہیں، چوتھے آسمان والے سنتے ہیں تو چار ہزار مرتبہ دُرود بھیجتے ہیں، پانچویں آسمان والے سنتے ہیں تو پانچ ہزار مرتبہ دُرود بھیجتے ہیں، چھٹے آسمان والے سنتے ہیں تو چھ ہزار مرتبہ دُرود بھیجتے ہیں اور ساتویں آسمان والے سنتے ہیں تو اُس پر سات ہزار مرتبہ دُرود بھیجتے ہیں، اُس وقت خداوند کریم فرماتا ہے اِس بندے کے دُرود کا ثواب میرے ذمہ ہے اور وہ یہ ہے کہ میں اِس کے تمام صغیرہ وکبیرہ گناہ بخش دوں گا۔[۱] یہی مضمون دوسری روایت میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے زمین کا فرشتہ اُس پر سو مرتبہ دُرود بھیجتا ہے۔ جب وہ صلوٰۃ پہلے آسمان کے فرشتے سنتے ہیں تو وہ اُس پر ایک ہزار مرتبہ، دوسرے آسمان والے دو ہزار مرتبہ، تیسرے آسمان کے فرشتے تین ہزار مرتبہ، چوتھے آسمان والے چار ہزار مرتبہ، پانچویں آسمان کے فرشتے پانچ ہزار مرتبہ، چھٹے آسمان والے چھ ہزار مرتبہ اور ساتویں آسمان والے ملائکہ اُس پر سات ہزار مرتبہ دُرود بھیجتے ہیں، اُس وقت خداوند متعال فرماتا ہے اے فرشتو! اِسے مجھ پر چھوڑ دو کیونکہ اِس نے میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو عظمت و احترام کے ساتھ یاد کیا ہے لہٰذا اِس کا ثواب میرے ذمے ہے۔[۲]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والا آیا اور عرض کیا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا جو اُمتی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر ایک بار دُرود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اُس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، اُس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے، اُس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اُس دُرود پاک کی مثل اُس پر رحمت بھیجتا ہے۔[۳]

---

[۱] خواجہ عابد رضا محسنی، درود وسلام کی برکتیں، ص ۸۰

[۲] میرزا حسن حسینی، سید آقا اروی، لمعات انوار، ص ۴۱

[۳] جامع صغیر، ج ا ص ۷۔ مشکوٰۃ، ص ۸۶۔ محمد بن سلیمان الجزولی، دلائل الخیرات، ص ۶۔ تفسیر مظہری، ص ۱۲ ۴

ابوطلحہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی ابھی میرے پاس جبرائیل (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کا پیغام لائے کہ اے محبوب (ﷺ)! اگر آپ (ﷺ) کا کوئی اُمتی آپ (ﷺ) پر ایک بار درُود بھیجے تو میں اور میرے فرشتے اُس پر دس رحمتیں بھیجیں گے، میں اُس کے دس گناہ مٹادوں گا اور اُس کے لیے دس نیکیاں لکھ دوں گا اور جو ایک مرتبہ سلام بھیجے تو میں اُس پر دس بار سلام بھیجوں گا، لہٰذا آپ (ﷺ) اپنی اُمت کو یہ خوشخبری سُنادیں اور ساتھ یہ بھی فرمادیں کہ اے میری اُمت! اب تمھاری مرضی، تم درُود وسلام کم پڑھو یا زیادہ۔ (۱)

رسول گرامی ﷺ نے فرمایا،''جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درُود پڑھتا ہے اللہ عزوجل اُس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے، اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ کم پڑھے یا زیادہ۔'' (۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،''بے شک اللہ ربُ العزت نے اِس کی ذمہ داری لی ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا۔'' (۳)

صحیح مسلم و سنن ترمذی میں یوں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار صلوٰۃ بھیجتا ہے تو حق تعالیٰ اُس پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ (۴)

رسُولِ اکرم شفیعِ معظم ﷺ نے فرمایا کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درُود پاک پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اُس کے اعمال نامہ میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (۵)

نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درُود پڑھتا ہے، اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اُس کے دس گناہ مٹاتا ہے اور دس درجات بلند فرماتا ہے۔ (۶)

---

(۱) محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع ص ۱۰۹

(۲) محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع۔ الیاس قادری، فیضانِ سنت، باب فیضانِ درُود

(۳) جمال الاسبوع، فصل ۲۶ ص ۲۴۴ روایت ۱۳۔ ج ۱۵/ ۶۵ ح ۱۷۴ ص ۲۴۳۔ جلاء الافہام، ص ۵۱

(۴) صحیح مسلم (مطبوعہ بیروت) ج ۱، باب ۱۸ حدیث ۷۰۔ سنن ترمذی، ج ۵ ص ۲۴۷

(۵) سنن ترمذی، ج ۱ ص ۶۴

(۶) سنن نسائی (مطبوعہ بیروت) ج ۳ ص ۵۰، مشکوٰۃ۔ محمد بن سلیمان الجزولی، دلائل الخیرات۔ تفسیر مظہری

رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پاک پڑھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، اُس کے دس گناہ معاف فرما دیتا ہے اور دس درجات بلند فرماتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (۱)

رسُولِ اکرم نورِ مجسم شفیعِ معظّم رحمتِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ مجھ پر دُرود پڑھا کرو کیونکہ مجھ پر دُرود پڑھنا تمھارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمھارے باطن کی طہارت ہے اور جو مجھ پر ایک بار دُرود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (۲)

رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ پاک ہے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے خداوند متعال اُس شخص کے موکلین کو حکم دیتا ہے کہ تین دن تک اُس کا کوئی گناہ نہ لکھیں۔ (۳)

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ دُرود بھیجے گا تو اُس کے گناہوں کا ایک ذرہ بھی باقی نہیں رہ جائے گا۔ (۴)

امیر المومنین حضرت علی عَلَیْہِ السَّلَام سے مروی ہے کہ رسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جس نے بروز جمعہ مجھ پر ایک بار دُرود بھیجا وہ قیامت کے دن ایک ایسے نور کی معیت میں اُٹھے گا کہ اگر یہ نور ساری مخلوق میں بانٹ دیا جائے تو سب کو مناسب حصہ ملے گا۔ (۵)

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا روزِ قیامت اللہ اُس کے سر سے ایک نور کو خلق فرمائے گا۔ اِسی طرح اُس کے دائیں طرف سے، بائیں طرف سے، اُوپر سے اور نیچے سے بھی نور کو خلق فرمائے گا بلکہ اُس کے تمام اعضا سے نور ہی نور پیدا

---

(۱) الترغیب والترہیب۔ مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ دُرود وسلام، ص ۱۸۱

(۲) محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع ص ۱۰۳

(۳) جذبُ القلوب، ص ۲۵۳۔ جا ۱۵ / ۴۴۸ ح ۸۵
علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحارالانوار ۹۴ / ۵۴ / ح ۲۶

(۴) جامع الاخبار، ص ۷۰ س ۱

(۵) محمد بن سلیمان الجزولی، دلائل الخیرات (مطبوعہ کانپور)، ص ۱۲

فرمائے گا۔ (۱)

امیر المومنین علی علیہ السلام سے ہی روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درُود بھیجا اللہ تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں ایک قیراط ثواب لکھ دیتا ہے اور ایک قیراط اُحد کے پہاڑ جیسا عظیم اور وزنی ہوتا ہے۔ (۲)

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار صلوٰۃ بھیجتا ہے خداوند متعال اُس کے لیے خیر و عافیت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ (۳)

حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسُولِ گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اسلام لانے کے بعد بیتُ اللہ کا حج کیا اور حج کے بعد غزوہ میں شرکت کی اللہ عزوجل اُس کے غزوے کا ثواب چار سو حج کے ثواب کے برابر عطا فرماتا ہے۔ یہ سُن کر کمزور اور سِن رسیدہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دِلوں پر رنج و غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا کہ وائے حسرتا! جوانی باقی نہیں رہی، حج تو جیسے تیسے بجالا سکتے ہیں لیکن شرکتِ غزوہ کی تاب و طاقت نہیں، ہم لوگ تو اس عظیم کارِ ثواب سے محروم رہ گئے۔ تب اللہ رحمان و رحیم نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ یہ خوشخبری لے کر میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس جلد پہنچو کہ جو شخص بھی محبت و عقیدت کے ساتھ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایک بار دُرود پڑھے گا، میں اُس ایک دُرود کے ثواب کو ایسے چار سو غزوات کے ثواب کے برابر کر دوں گا جس کا ہر ایک غزوہ چار سو بار حج بیت اللہ کا ثواب رکھتا ہے۔ (۴)

---

(۱) اربعین مخطوط، ح ۵ جا۱۵ / ۲۸۴ ح ۷۹۔ امالی الطوسی ۱ / ۱۴۴

(۲) محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع ص ۱۱۸

(۳) جامع الاخبار، ص ۷۰۔ جا۱۵ / ۲۸۴ ح ۷۶

(۴) علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد و علی آلہ وصحبہ و بارک وسلم، (ناشر: سیرت فاؤنڈیشن، لاہور)۔ مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ دُرود و سلام، (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۵۱ بحوالہ جذب القلوب

درُود کے اوقات

تمام عبادات کے لیے مخصوص حالت، وقت، جگہ اور طریقِ کار کا ہونا ضروری ہوتا ہے جبکہ درُود وسلام کو جس حال میں، جس جگہ اور جس وقت بھی پڑھا جائے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے، تاہم درُود پڑھنے کے وہ اوقات جن کی بہت تاکید کی گئی ہے مندرجہ ذیل ہیں:

۱) جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ مبارک لیا جائے یا سُنا جائے۔[۱]

۲) ہر جائز اور اہم کام شروع کرتے وقت بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھنے کے بعد۔[۲]

۳) وضو کرنے سے پہلے اور بعد میں۔[۳]

۴) مسجد میں داخل ہوتے وقت۔[۴]

۵) ہر نماز کے بعد، خصوصاً نماز مغرب اور عشاء کے بعد۔[۵]

۶) کوئی دُعا کرنے سے پہلے۔[۶]

۷) دُعا کے اختتام پر۔[۷]

---

[۱] متعدد روایات وحوالہ جات بالائی صفحات پر پیش کیے جا چکے ہیں۔

[۲] جلاء الافہام، ص ۲۲۲

[۳] جلاء الافہام، ص ۲۵۴

[۴] جلاء الافہام، ص ۷۰، ص ۲۲۷

[۵] عدۃ الداعی، ص ۱۹۰ (باترجمہ کتابفروشی جعفری، مشہد)

ابن بابویہ، ثواب الاعمال (۱۳۹۱ ق)، ص ۱۸۶

[۶] سنن ترمذی، ج ۲ ص ۵۳ باب ۴۱۱ حدیث ۵۹۰

سنن ترمذی، ج ۵ ص ۷۹ اباب ۶۶ حدیث ۳۵۴۴

سنن نسائی، ج ۳ ص ۴۵

[۷] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال (مطبوعہ تہران، ۱۳۹۱ ق)، ص ۲۵۶

۸) خطبہ جمعہ وعیدین اور نماز استسقاء وغیرہ میں۔[۱]

۹) ہر روز وشب۔[۲]

۱۰) پنجشنبہ (بروز ہفتہ) کو بوقتِ عصر، شبِ جمعہ وروزِ جمعہ۔[۳]

۱۱) ماہ مبارک رجب، شعبان اور رمضان میں۔[۴]

۱۲) کسی پھول کی یا کوئی اور خوشبو محسوس کرنے پر۔[۵]

۱۳) اپنی یا کسی اور کی چھینک آنے پر۔[۶]

۱۴) ذکرِ الٰہی کے وقت۔[۷]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ○

---

[۱] احمد بن محمد الحسینی، شرح وفضائل الصلوٰۃ، ص ۱۰۳

[۲] احمد بن محمد الحسینی، شرح وفضائل الصلوٰۃ، ص ۱۰۳ بحوالہ جامع الاخبار، فصل ۲۸ ص ۶۹
علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء) بحارالانوار، ج ۹۴ ص ۷۰ روایت ۶۳ بحوالہ دعوات راوندی

[۳] احمد بن محمد الحسینی، شرح وفضائل الصلوٰۃ، ص ۱۰۴ بحوالہ مصباح متہجد، ص ۲۲۶،
علامہ محمد باقر مجلسی، بحارالانوار، ج ۹۴ ص ۵۰ بحوالہ خصال مذکور۔ ثواب الاعمال، ص ۱۸۹

[۴] احمد بن محمد الحسینی، شرح وفضائل الصلوٰۃ، ص ۱۰۹ تا ۱۱۰

[۵] فتال نیشاپوری (متوفی ۵۰۸ ق)، روضۃ الواعظین، (منشورات الرضی، قم) ج ۲ ص ۳۲۷
مکارم الاخلاق، ص ۴۱

[۶] اصول کافی (مترجم)، ج ۴ ص ۴۲۱ تا ۴۲۲ روایت ۸، ۹، ۱۰، ۱۷، ۲۲
علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحارالانوار، ج ۶۷ باب ۱۰۳ ص ۵۱ تا ۵۶۔ جلاء الافہام، ص ۲۵۲

[۷] احمد بن محمد الحسینی، شرح وفضائل الصلوٰۃ، ص ۱۱۱ بحوالہ اصول کافی۔ جلاء الافہام، باب ۴، ص ۱۹۳

نمازِ ظہر اور عصر کے درمیان درُود پڑھنا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نمازِ ظہر اور عصر کے درمیان محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجنے کا ثواب ستر ۷۰ رکعت نماز کے ثواب کے برابر ہے۔[۱]

پنجگانہ نمازوں کے بعد درُود پڑھنا

رحمت دو عالم رسُولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''قیامت کے دن جو پہلا شخص بہشتی حُلّہ (جنتی لباس) پہنے گا وہ میرے جَد ابراہیم (علیہ السلام) ہوں گے۔ عرش کے دائیں طرف کرسی لگا کر اُن کو بٹھایا جائے گا پھر مجھے حلّہ پہنایا جائے گا، تب علی (علیہ السلام) میرے آگے اور میری تمام اُمت میرے پیچھے کھڑی ہوگی۔ جو شخص اپنی پنجگانہ نمازوں کے بعد مجھ پر اور میری آل (علیہم السلام) پر دس مرتبہ درُود بھیجے گا اُسے میرے نزدیک جگہ دی جائے گی، وہ مجھے دیکھے گا اور میں اُسے دیکھوں گا اور اُس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند روشن ہوگا۔''[۲]

بروزِ جمعرات و جمعہ صلوٰۃ پڑھنا

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب جمعرات کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین پر فرشتے نازل فرماتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں اور وہ جمعرات اور جمعہ کی رات کو مجھ پر زیادہ سے زیادہ درُود بھیجنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔[۳]

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب جمعرات کا دن آتا ہے تو عصر کے وقت اللہ

---

[۱] سفینۃ البحار، ج ۲ ص ۴۹۔ بحار، ج ۹۴ ص ۵۱

[۲] احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ ص ۶۸

علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار، ج ۸۹ ص ۳۰۹۔ خصال، ج ۲ ص ۳۱

[۳] یوسف بن اسمٰعیل، سعادۃ الدارین، ص ۵۷

تعالیٰ زمین پر فرشتے نازل کرتا ہے۔ اُن کے پاس چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ وہ جمعہ کے دن غروبِ آفتاب تک زمین پر رہتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک بھیجنے والوں کا دُرود لکھتے ہیں۔ [1]

مولا علی علیہ السلام نے فرمایا کہ کچھ نوری فرشتے ایسے ہیں جو صرف جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن زمین پر اُترتے ہیں۔ اُن کے ہاتھوں میں سونے کے قلم، چاندی کی دواتیں اور نور کے اوراق ہوتے ہیں۔ وہ فرشتے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک بھیجنے والوں کا دُرود لکھنے کے لیے ہی مخصوص ہوتے ہیں۔ [2]

پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ دُرود شریف کی کثرت کیا کرو، کیونکہ جو ایسا کرے گا قیامت کے روز میں اُس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔ [3]

ابن بابویہؒ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا، ''جمعہ کے دن محمد وآل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰۃ بھیجنے سے زیادہ افضل کوئی اور عمل نہیں۔ [4]

مروی ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں میں سے ایک بہترین دن ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام بھی اِسی دن خلق کیے گئے تھے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اِس دن مجھ پر بہت زیادہ صلوٰۃ بھیجا کرو کیونکہ تمھاری صلوٰۃ میرے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ [5]

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزِ جمعہ مجھ پر ایک سو مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا خداوند

---

[1] یوسف بن اسماعیل، سعادت الدارین، ص ۸۹۔ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی، القول البدیع، ص ۱۹۵

[2] یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۶۱

علی ابن طاوس (متوفی ۶۶۴ق)، جمال الاسبوع (مطبوعہ الرضی، قم) ص ۱۸۳ بحوالہ خصاص، ج ۲ ص ۳۱

علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحارالانوار، ج ۹۴ ص ۵۰ نیز ج ۸۹ ص ۵۴ ۳۰۳ بحوالہ العروس

[3] مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ دُرود وسلام، ص ۲۱۶ بحوالہ جامع صغیر

[4] علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحارالانوار، ج ۹۴ ص ۵۰۔ ثواب الاعمال، ص ۱۸۹

[5] آیت اللہ مکارم شیرازی، تفسیر نمونہ، ج ۱۸ ص ۱۲۳

تعالیٰ اُس کے لیے ایک فرشتے کو خلق فرمائے گا جو ہمیشہ اُس کے ساتھ رہے گا۔ حتیٰ کہ قبر میں بھی ایک رفیق کی طرح اُس کی راہنمائی کرے گا۔[۱]

شیخ شہید ثانی نے ایک رسالے میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''روز جمعہ مجھ پر زیادہ سے زیادہ صلوٰۃ بھیجو، اس لیے کہ جو بھی مجھ پر زیادہ سے زیادہ صلوٰۃ بھیجتا ہے وہ میرے نزدیک ہوتا ہے اور جو شخص روز جمعہ مجھ پر سو مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے وہ اُس وقت تک مرے گا نہیں جب تک کہ جنت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔[۲]

''الترغیب والترہیب'' میں بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جس نے مجھ پر دن بھر میں ایک ہزار بار درُود پاک پڑھا، وہ اُس وقت تک مرے گا نہیں جب تک کہ جنت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔''[۳]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند متعال ہفتہ کے دنوں کو ایسی شکل وصورت میں میدانِ حشر میں لائے گا کہ لوگ اُنھیں پہچان سکیں گے۔ جمعے کا دن باقی ایام کے سامنے نمایاں اور منفرد ہوگا، جس نے جمعے کے دن صلوٰۃ بھیجی ہوگی تو اُس روز جمعہ اُس کی شفاعت کرے گا۔[۴]

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جس نے بروز جمعہ مجھ پر ایک بار درُود بھیجا وہ قیامت کے دن ایک ایسے نُور کی معیت میں اُٹھے گا کہ اگر یہ نُور ساری مخلوق میں بانٹ دیا جائے تو سب کے لیے کافی ہوگا۔''[۵] یہ روایت یوں بھی بیان کی

---

[۱] خواجہ عابد رضا محسنی، درُود وسلام کی برکتیں، ص ۲۲۳ بحوالہ جا ۱۵ / ۰ ۷ ۴ ح ۳۸

[۲] علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار، ج ۸۹ ص ۵۸ ۳ بحوالہ شہید ثانی

[۳] مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت باب فیضانِ درُود وسلام، ص ۲۱۲ بحوالہ الترغیب والترہیب

[۴] بحار الانوار، ج ۸۹ ص ۵۳ ۳ روایت ۳۲ بحوالہ العروس۔ بحار الانوار، ج ۹۰ ص ۹۱ بحوالہ جمال السبوع، ص ۸ ۴ ۴ تا ۵۱ ۴۔ ربیع الاسابیع، ص ۶۵

[۵] محمد بن سلیمان الجزولی، دلائل الخیرات (مطبوعہ کانپور)، ص ۱۲

گئی ہے کہ فرمانِ رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جو شخص روزِ جمعہ مجھ پر سو بار درُود پاک پڑھے گا، جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک ایسا نور ہوگا جو ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کی کفالت کرے۔ [۱]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے صلوٰۃ بھیجا کرو۔ جو شخص مجھ پر زیادہ صلوٰۃ بھیجے گا وہ میرے زیادہ قریب ہوگا اور جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر ایک سو مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا جب وہ روزِ قیامت میرے پاس آئے گا تو اُس کے چہرے پر نور ہوگا۔ [۲]

امام صادق علیہ السلام نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرمایا کہ روشن رات اور روشن دن (شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ) کو مجھ پر کثرت سے صلوٰۃ پڑھا کرو۔ پوچھا گیا کہ کثرت سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سو مرتبہ اور اگر اس سے زیادہ ہو تو یہ افضل و بہتر ہے۔ [۳]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کی چمکتی دمکتی رات اور جمعہ کے روشن دن میں مجھ پر کثرت سے درُود شریف پڑھو کیونکہ تمھارا درُود پاک مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ [۴]

حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار صلوٰۃ بھیجے گا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس کی ساٹھ حاجات پوری کرے گا۔ تیس دُنیا میں اور تیس آخرت میں۔ [۵]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ ایک سو مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا خداوند تعالیٰ اُس کی ایک سو حاجات بر لائے گا،

---

[۱] مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت باب فیضانِ درُود و سلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۲۱۷

[۲] علامہ باقر مجلسی، بحار الانوار، ج ۸۹ ص ۳۱۳ بحوالہ شہید ثانی۔ جا ۱۵ / ۹۹۴ ح ۳۶

[۳] خواجہ عابد رضا محسنی، درُود و سلام کی برکتیں، ص ۲۲۴ بحوالہ: المشھد ثانی رحمۃ اللہ علیہ رسالۃ الصلوٰۃ

[۴] جامع صغیر، ج ۱ ص ۵۴۔ مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت باب فیضانِ درُود و سلام، ص ۲۱۶

[۵] ثواب الاعمال (مطبوعہ تہران ۱۳۹۱ ق)، ص ۱۸۷

ستر دُنیا میں اور تیس آخرت میں پوری ہوں گی۔ [۱]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے دن دُرود پاک کی کثرت کرو کیونکہ یہ یومِ مشہود ہے۔ اِس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بیشک تم میں سے کوئی شخص جب دُرود پڑھتا ہے تو دُرود پاک پڑھ کر اُس کے فارغ ہونے سے پہلے اُس کا دُرود میرے پاس پہنچ جاتا ہے۔ [۲]

سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجو کیونکہ دُوسرے دنوں میں تمھارا دُرود ملائکہ مجھ تک پہنچاتے ہیں لیکن جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن دُرود کو میں بذاتِ خود اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔ [۳]

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جو شخص جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن ایک سو مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا خداوند متعال اُس کے اَسّی ۸۰ سال کے گناہ معاف فرما دے گا۔ [۴]

روایت ہے کہ ایک بندۂ خدا کو خواب میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہُوا تو عرض کیا، ”یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیثِ مبارکہ بیان کی ہے کہ جو شخص برو زِ جمعہ سو بار دُرود پاک پڑھے تو اُس کے اَسّی سال کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرمایا، ”اُس نے سچ کہا۔“ [۵]

---

[۱] خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود و سلام کی برکتیں، ص ۲۲۳

[۲] جامع صغیر، ج ۱ ص ۵۴۔ ابن قیم (متوفی ۷۵۱ ق)، جلاء الافہام، ص ۶۳
مولانا الیاس قادری، فیضانِ سُنت، باب فیضانِ دُرود و سلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۲۱۶

[۳] علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد وعلی آلہ وصحبہ و بارک وسلم، (ناشر: سیرت فاؤنڈیشن، لاہور)

[۴] علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار
احمد بن محمد الحسینی، شرح و فضائل الصلوٰۃ، ص ۱۰۳ بحوالہ جامع الاخبار

[۵] نزہۃ المجالس، ج ۲ ص ۱۱۳

بروزِ ہفتہ صلوٰۃ پڑھنا

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہفتہ کے دن مجھ پر درُود کی کثرت کیا کرو کیونکہ یہود اِس دن میرے خلاف بدگوئیاں کرتے ہیں۔ پس جس نے ہفتہ کے دن مجھ پر درُود بھیجا اُس نے اپنے نفس کو جہنم سے چھڑالیا اور اُس کے لیے بروزِ قیامت میری شفاعت لازم ہے۔[۱]

بروزِ اتوار صلوٰۃ پڑھنا

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،''بروزِ اتوار تم پر رُومیوں کی مخالفت کرنا لازم ہے۔'' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا،''یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم کس طرح کی مخالفت کریں؟'' فرمایا،''وہ لوگ اتوار کو گرجے میں جا کر غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں، مجھ پر سبّ وشتم کرتے ہیں اور میرے خلاف بدگوئیاں کرتے ہیں۔ اگر تم اتوار کی صبح نماز کے بعد بیٹھ جاؤ گے اور طلوعِ آفتاب کے بعد دو رکعت یا جتنی طاقت اللہ تم کو عطا فرمائے نماز پڑھ کر مجھ پر سات بار دُرود بھیجو، پھر اپنے لیے اور اپنے والدین اور مومنین کے لیے دُعائے مغفرت کرو تو اللہ تمھاری اور تمھارے والدین کی مغفرت فرمائے گا، اُس وقت تمھاری دُعا مُستجاب ہوگی اور جو بھی کارِ خیر کے لیے مانگو گے پاؤ گے۔''[۲]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ○

---

[۱] علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم، (ناشر: سیرت فاؤنڈیشن، لاہور)

[۲] الملاذ والاعتصام

منتخب دُرود شریف

درُودِ ابراہیمی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

ترجمہ: میرے اللہ! درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر
جس طرح تُو نے درُود بھیجا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل (علیہم السلام) پر
بے شک تُو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔
الٰہی! برکت دے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) کو
جس طرح تُو نے برکت دی ابراہیم (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل (علیہم السلام) کو
بے شک تُو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔[۱]

فضائل: اِس درُود پاک کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت سے درُودِ ابراہیمی کہتے ہیں۔ روایت ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر سے فارغ ہُوئے تو آپ (علیہ السلام) نے اپنی دُعا میں کہا کہ یا اللہ! نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت سے جو بوڑھا اِس گھر کی طرف مُنہ کر کے دو رکعت نماز پڑھے تو اُس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اِس پر حضرت ہاجرہ، حضرت سارہ، حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل (علیہم السلام) نے کہا، آمین۔ پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے دُعا مانگی کہ یا اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت سے جو نوجوان اِس گھر کی طرف مُنہ کر کے دو رکعت نماز پڑھے تو اُس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ سب نے

---

[۱] ابوالاعلیٰ مودودی، درود اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، ص ٦

پھر کہا، آمین۔ تب حضرت اسحاق علیہ السلام نے دُعا مانگی کہ یا اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت سے جو ادھیڑ عمر اِس گھر کی طرف مُنہ کر کے دو رکعت نماز پڑھے تو اُس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ تمام اہلِ خانہ نے کہا، آمین۔ پھر حضرت سارہ نے دُعا کی کہ یا الٰہی! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت سے جو عورت اِس گھر کی طرف مُنہ کر کے دو رکعت نماز پڑھے تو اُس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ سب نے کہا، آمین۔ آخر میں حضرت ہاجرہ نے دُعا کی کہ یا اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت سے جو لڑکی اِس گھر کی طرف مُنہ کر کے دو رکعت نماز پڑھے تو اُس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اِس پر سب نے پھر کہا، آمین۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے خاندان کا یہ بیش قیمت تحفہ جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے حق میں پیش کیا گیا تھا چنانچہ اِس کے بدلے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعلیم کردہ دُرودِ ابراہیمی کی صورت میں خاندانِ ابراہیم علیہ السلام کے حق میں دُعا کرتی ہے۔

اِس دُرود پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ سرورِ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے جد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بہت محبت تھی اور شاید اسی محبت کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک فرزند کا نام بھی ابراہیم رکھا۔

ایک روایت کے مطابق شبِ معراج حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ اپنی اُمت کو میرا سلام کہیے گا۔ چنانچہ اُس سلام کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُرودِ ابراہیمی کی صورت میں اُن پر سلام بھیجا۔

یہ دُرود بہت افضل ہے کیونکہ اس کے الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعلیم کردہ ہیں، اِس کی سند صحیح بخاری کی یہ روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے کہا کہ ہم کعب بن عجرہ سے ملے، اُنھوں نے کہا کہ کیا میں تمھیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سناؤں؟ ہم نے کہا کہ فرمائیے۔ پس اُنھوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِس کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجیے۔ اِس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دُرود پاک تعلیم فرمایا۔

یہ دُرود دینی و دنیاوی فیوض و برکات اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت اور خوشنودی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اِس کے وِرد سے اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال رہتی ہے۔ حاجات پوری ہوتی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت نصیب ہوتی ہے، تنگدستی دُور ہوتی ہے، مال واسباب میں برکت پیدا ہوتی ہے، خاتمہ بالایمان ہوتا ہے اور آخرت کی زندگی سے متعلقہ تمام منازل آسان ہو جاتی ہیں۔ [۱] نسائی اور خطیب نے یہ دُرود حضرت علی علیہ السلام سے روایت کیا ہے۔ [۲]

ایک اور دُرودِ ابراہیمی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

ترجمہ: الٰہی! دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر

جس طرح تُو نے دُرود بھیجا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل (علیہم السلام) پر

اور برکت دے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) کو

جس طرح تُو نے برکت دی ابراہیم (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل (علیہم السلام) کو

دونوں عالم میں، بے شک تُو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔ [۳]

---

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہ، ص ۱۶۱

[۲] شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی، القول البدیع (اردو، ضیاء پبلی کیشنز) ص ۶۹ بحوالہ نسائی، خطیب

[۳] سیّد ابوالاعلیٰ مودودی (متوفی ۱۹۷۹ء)، دُرود اُن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام اُن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر، ص ۷ بحوالہ: ابومسعود خدری، مالک، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، احمد، ابن جریر، ابن حبان، حاکم

فضائل: ''بخاری'' میں رقم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ جس نے اِس درُود کا وِرد کیا بروزِ قیامت میں اُس کے ایمان کی گواہی دوں گا اور اُس کی سفارش کروں گا۔ بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ اِس درُود شریف کا وِرد کرنا رویتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باعث ہے۔[۱]

درُودِ جامع ابراہیمی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○
اَللّٰھُمَّ وَتَرَحَّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ
عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○
اَللّٰھُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ
عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○
اَللّٰھُمَّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ
عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

ترجمہ: الٰہی! درُود بھیج ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر جس طرح تُو نے درُود بھیجا ہمارے آقا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ہمارے آقا ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، بے شک تُو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

الٰہی! برکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر

---

[۱] علامہ حبیب البشر خیری،
کتاب: اللھم صل علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم، (ناشر: سیرت فاؤنڈیشن، لاہور) ص ۱۲۴

جس طرح تُو نے برکتیں نازل فرمائیں ہمارے آقا ابراہیم (علیہ السلام) اور ہمارے آقا ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، بے شک تُو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

الٰہی! رحمتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر جس طرح تُو نے رحمتیں نازل فرمائیں ہمارے آقا ابراہیم (علیہ السلام) اور ہمارے آقا ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، بے شک تُو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

میرے اللہ! مہربانی فرما ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر جس طرح تُو نے مہربانی فرمائی ہمارے آقا ابراہیم (علیہ السلام) اور ہمارے آقا ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، بے شک تُو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

یا اللہ! اور سلام بھیج ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر جس طرح تُو نے سلام بھیجا ہمارے آقا ابراہیم (علیہ السلام) اور ہمارے آقا ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، بے شک تُو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

فضائل: یہ ابراہیمی درُود جامع الفاظ میں ہے جسے محمد بن سلیمان الجزولی نے دلائل الخیرات میں لکھا ہے۔ یہ درُود نہایت جامع فوائد کا حامل ہے۔ اِسے پڑھنے سے دُنیا و آخرت میں بھلائی حاصل ہوگی، عذابِ دوزخ سے چھٹکارا ملے گا، خطائیں معاف ہوں گی اور خاتمہ بالخیر ہوگا۔ اِس درُود پاک کی برکت سے درُود پڑھنے والے کی عبادت کے ذوق وشوق میں اضافہ ہوگا اور لوگوں میں معزز اور مکرم ہو جائے گا۔[۱]

مندرجہ بالا درُود شریف سے متعلق حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ پر شمار کیا اور فرمایا کہ جبرائیلؑ نے میرے ہاتھ پر شمار کیا اور جبرائیلؑ نے کہا کہ میں اسی طرح اللہ رب العزت جل جلالہ سے یہ کلمات لے کر آیا ہوں۔[۲]

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہ، ص ۳۷۲

[۲] شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی، القول البدیع (اردو، ضیاء پبلی کیشنز) ص ۶۸

درودِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابن حبان، حاکم، الدار قطنی، البیہقی اور اہل سنت کے امام احمد، حضرت عبداللہ بن مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھ کر کہنے لگا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (عام حالات میں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا تو ہم نے جان لیا مگر نماز میں کس طرح پڑھیں؟ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہو گئے، یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ یہ شخص یہ سوال نہ پوچھتا تو اچھا تھا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم درود بھیجو تو یوں کہو:[1]

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○
وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○"

ترجمہ: الٰہی! درود بھیج ہمارے سردار اور اُمّی نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر جیسے تُو نے درود بھیجا ہمارے سردار ابراہیم (علیہ السلام) پر، بے شک تُو خوبیوں سے سراہا ہُوا بزرگ ہے۔ اور برکت نازل فرما ہمارے سردار اور اُمّی نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر، جیسے برکت نازل فرمائی تُو نے ابراہیم (علیہ السلام) پر، بے شک تُو خوبیوں سے سراہا ہُوا بزرگ ہے۔

یہ درود کیونکہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود تعلیم کیا تھا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے منسوب ہے۔

---

[1] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہ، ص ۷۰ ۳ بحوالہ ابن حبان وحاکم۔ حصن حصین، ص ۷ ۱۳ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی، القول البدیع (ضیاء پبلی کیشنز)، ص ۵۹

حبیبِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دُرود پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا اِبْرَاھِیْمَ
وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

ترجمہ: الٰہی! دُرود بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر جس طرح تُو نے دُرود بھیجا ہمارے آقا و مولا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور برکتیں نازل فرما ہمارے آقا و مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور ہمارے و آقا و مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر جس طرح تُو نے برکت دی ہمارے آقا و مولا ابراہیم (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل کو، بے شک تُو تمام جہانوں میں تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی دُرود شریف کے جو الفاظ ''نسائی'' میں رقم ہیں اُنھیں مؤلف دلائل الخیرات نے مندرجہ بالا انداز میں بیان کیا ہے۔[۱]

اِس دُرود پاک کے الفاظ بھی دُرودِ ابراہیمی جیسے ہیں اور اِس کے فیوض و برکات بھی وہی ہیں جو دُرودِ ابراہیمی کے ہیں۔ بقولے، یہ دُرود بھی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تعلیم فرمایا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام سے منسوب ہے۔

---

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہٖ، ص ۳۷۱۔ سنن نسائی جلد اوّل
محمد بن سلیمان الجزولی، دلائل الخیرات (مطبوعہ کانپور)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک اور درُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ

وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ○

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

ترجمہ: الٰہی! درُود نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر
جیسے تُو نے درُود نازل فرمایا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر
اور برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر
جیسے تُو نے برکتیں نازل فرمائیں ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر
اور رحمت بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر
جیسے تُو نے رحمت بھیجی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر
(تُو) تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

فضائل: یہ بھی درُودِ ابراہیمی ہے۔ اِس درُود کے الفاظ میں لفظ ''رحمت'' کا اضافہ ہے۔ یہ درُود ایک حدیثِ مبارکہ میں اِسی طرح مذکور ہُوا ہے۔ جو شخص اِس درُود شریف کو پڑھے گا اُسے درُودِ ابراہیمی والے فیوض و برکات ہی حاصل ہوں گے۔[1]

بقولے، یہ درُود بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم فرمایا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے منسوب ہے۔

---

[1] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہ، ص ۳۷۴

درودِ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًی وَّلَهٗ جَزَآءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَآءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ
مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصّٰلِحِيْنَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○

ترجمہ: اے میرے اللہ! اپنے (برگزیدہ) بندے اور رسول نبی اُمّی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر درُود نازل فرما، الٰہی! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر ایسا درُود نازل فرما جو تیری رضا کا ذریعہ ہو اور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے لیے پورا بدلہ ہو اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حق کی ادائیگی ہو اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو وسیلہ اور فضیلت اور مقامِ محمود عطا فرما کہ جس کا تُو نے وعدہ کیا ہے اور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو ایسی جزا عطا فرما جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے شایانِ شان ہو اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو اُن سب سے افضل بدلہ عطا فرما جو تُو نے کسی نبی کو اُس کی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اُس کی اُمت کی طرف سے عطا فرمایا اور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے تمام برادران انبیا و صالحین پر درُود نازل فرما اے ارحم الرّاحمین۔

فضائل: روایات میں مذکور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ درُود پاک بھی پڑھا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ لہٰذا جو شخص صبح و شام یہ درُود پڑھے گا، بے انتہا ثواب پائے گا اور سعادت دارین حاصل کرے گا۔ اِس درُود پاک کا وِرد دینی اور دُنیاوی فلاح کے لیے بہت موثر ہے۔[۱]

---

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہٖ، ص ۳۷۶

دُرودِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی حَبِیْبِكَ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ○

ترجمہ: الٰہی! دُرودوسلام اور برکت بھیج اپنے حبیب مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر اوراُن کی آل (علیہم السلام) پراور سلامتی۔

فضائل: اِس دُرود پاک کو پڑھنے والا نیک صفات کا حامل ہو جاتا ہے۔ باکثرت پڑھنے والے کا دِل روشن ہوگا اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں سرشار رہے گا۔ صبح وشام یا ہر نماز کے بعد پڑھنے سے ذِلت ورسوائی سے پناہ حاصل ہوتی ہے، عظمت وبزرگی نصیب ہوتی ہے اور ادنیٰ سے اعلیٰ مرتبہ تک رسائی حاصل ہوجاتی ہے۔ یہ دُرود پاک پڑھ کر حاکم یا افسر اعلیٰ کے رُوبرو جانے سے عزت حاصل ہوتی ہے۔ شدید بیمار کے سرہانے اِس دُرود پاک کو پڑھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے دُعا کی جائے تو دُعا مستجاب ہوگی اور بیمار شفا پائے گا۔[۱]

دُرودِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ
صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ خَلْقِ اللہِ ○

ترجمہ: یااللہ! دُرود بھیج ہمارے آقا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور ہمارے سرداراور تیرے برگزیدہ بندے اور رسول اُمیّ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر،
اتنی تعداد میں جتنی سانسیں لیتی ہے مخلوق،
اتنا دُرود جب تک قائم رہے اللہ کی مخلوق۔

فضائل: اِس دُرود پاک کے بھی بے شمار فضائل وفوائد ہیں۔ اِس کو عارفانِ وقت نے

---

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہٖ، ص ۳۰۵

درُودِ محمدی ﷺ کا نام اِس لیے دیا ہے کہ یہ دُرود حضور ﷺ کی شفقت کے حصول کا نہ صرف ایک بہترین ذریعہ ہے بلکہ ایک انمول راز بھی ہے۔ اِس درُود شریف کا چالیس یوم میں سوا لاکھ کی تعداد میں پڑھنا ہر قسم کی مشکل کا مجرب حل ہے۔ [۱]

درُودِ دیدارِ مصطفیٰ ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضَاہُ لَہٗ ۝

ترجمہ: الٰہی! درُود بھیج ہمارے سردار محمد (ﷺ) اور ہمارے سردار محمد (ﷺ) کی آل (علیہم السلام) پر جس طرح تجھے محبوب اور پسند ہے۔

فضائل: ''جذبُ القلوب'' میں ہے کہ جو شخص پاکیزگی اور طہارت کے ساتھ اِس درُود شریف کو ہمیشہ ۳۱۳ مرتبہ پڑھا کرے گا، اللہ تعالیٰ اُسے خواب میں حضورِ اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف فرمائے گا۔ اگر کوئی یہ نہ کر سکے تو ہر جمعہ کے روز نماز کے بعد مدینہ طیبہ کی طرف رُخ کر کے اِس دُرود پاک کو ہزار بار پڑھنے کا معمول بنا لے تو خواب میں زیارتِ سرورِ کائنات ﷺ نصیب ہوگی (ان شاء اللہ)۔ اِس درُود پاک کی ایک اہم خاصیت یہ بھی ہے کہ اِس کا کثرت سے پڑھنا حضور ﷺ کی شفقت کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ مسلسل تین سال تک یہ درُود پاک ۴۱۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھنے سے مقامِ حضوری حاصل ہوجاتا ہے۔ ''مزرع الحسنات'' میں درج ہے کہ اِس درُود شریف کو پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ [۲]

---

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہ ص ۳۱۴

[۲] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہ ص ۳۱۰ بحوالہ: جذبُ القلوب، مزرع الحسنات

درودِ علی علیہ السلام

صَلَوٰاتُ اللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ○

ترجمہ: اللہ اور فرشتوں اور انبیا اور رسولوں اور تمام مخلوق کا دُرود ہمارے آقا اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر ہو اور رحمتیں اور برکتیں۔

فضائل: روایت ہے کہ بروز جمعہ ایک سو مرتبہ یہ دُرود پاک پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ پوری مخلوق کی تعداد کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے، اُس کو روزِ قیامت سرورِ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معیت حاصل ہوگی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔[۱]

دُرودِ رحمت و برکت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّارْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ
وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

ترجمہ: یا اللہ! دُرود نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اور برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر

---

[۱] مفتی محمد امین، آبِ کوثر (ادارہ تبلیغ الاسلام)، ص ۲۸۲

اور رحمت نازل فرما محمد (صلى الله عليه وآله وسلم) اور محمد (صلى الله عليه وآله وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر
جیسا دُرود اور برکت اور رحمت نازل کی تُو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر،
بے شک تُو خوبیوں سے سراہا گیا بزرگ ہے۔

فضائل: اس دُرود کو دُرودِ ابراہیمی بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا ذکر احادیث میں بھی کیا گیا ہے۔ اِس دُرود پاک کا پڑھنا باعثِ رحمت و برکت ہے۔ جو شخص اپنے دنیاوی معاملات اور دینی زندگی میں خیر و برکت کا طالب ہو اُسے چاہیے کہ وہ روزانہ یہ دُرود پانچ یا سات مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے، ان شاء اللہ رحمتِ الٰہی ہوگی اور ہر کام سنور جائے گا۔[۱]

دُرودِ منیر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ
وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ
فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
وَعَدَدَ مَا ذَكَرَكَ بِهٖ خَلْقُكَ فِيْمَا مَضٰى وَعَدَدَ مَا هُمْ ذَاكِرُوْنَكَ
بِهٖ فِيْمَا بَقِيَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ وَّ شَهْرٍ وَّ جُمُعَةٍ وَّ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ وَّ سَاعَةٍ مِّنَ السَّاعَاتِ وَشَمٍّ وَّ نَفَسٍ
وَّ طَرْفَةٍ وَّ لَمْحَةٍ مِنَ الْاَبَدِ اِلَى الْاَبَدِ وَاٰبَادِ الدُّنْيَا وَاٰبَادِ الْاٰخِرَةِ وَاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ لَا
يَنْقَطِعُ اَوَّلُهٗ وَلَا يَنْفَدُ اٰخِرُهٗ ○

ترجمہ: الٰہی! دُرود بھیج ہمارے آقا محمد (صلى الله عليه وآله وسلم) اور ہمارے آقا محمد (صلى الله عليه وآله وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر

---

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہ، ص ۳۶۷

جیسے تُو نے درُود بھیجا ہمارے آقا ابراہیم (علیہ السلام) اور ہمارے آقا ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر اور برکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر جیسے تُو نے برکتیں نازل فرمائیں ہمارے آقا ابراہیم (علیہ السلام) اور ہمارے آقا ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، سارے جہانوں میں بے شک تُو ہی خوبیوں سے سراہا گیا بزرگ ہے، (درُود بھیج) اپنی مخلوقات کی تعداد کے برابر اور اپنی ذات کی رِضا کے برابر اور اپنے عرش کے وزن کے برابر اور اپنے کلمات کی روشنائی کے برابر اور اُن کے برابر جنھوں نے تیرا ذِکر کیا تیری مخلوق سے گزشتہ زمانے میں اور اُن کے برابر جو تیرا ذِکر کرنے والے ہیں آنے والے ہر سال میں اور ہر مہینہ میں اور ہر جمعہ اور ہر دن اور ہر رات ہر گھڑی میں سب گھڑیوں سے اور ہر سُونگھنے میں اور سانس لینے میں اور آنکھ جھپکنے میں، ہر لمحہ میں ابتدائے زمانہ سے لے کر انتہائے زمانہ تک اور دُنیا کے سارے زمانوں اور آخرت کے سارے زمانوں بلکہ اِس سے بھی زیادہ، نہ منقطع ہو اُس کی ابتدا اور انتہا۔

فضائل: فخر الدین رازی نے فرمایا کہ درُود پاک پڑھنے کا حکم اِس لیے دیا گیا ہے تاکہ انسان کی رُوح جو کہ جبلی طور پر ضعیف ہے، اللہ تعالیٰ کے انوار کی تجلیات قبول کرنے کی استعداد حاصل کر سکے۔ جس طرح آفتاب کی کرنیں مکان کے روشندان سے اندر جھانکتی ہیں تو اُس سے مکان کے درُ و دیوار روشن نہیں ہوتے لیکن مکان کے اندر پانی کا طشت یا آئینہ رکھ دیا جائے اور آفتاب کی کرنیں اُس پر پڑیں تو اُس کے عکس سے مکان کی چھت اور در و دیوار چمک اُٹھیں گے، یوں ہی اُمت کی رُوحیں اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے ظلمت کدہ میں پڑی ہوئی ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رُوحِ پُر نور کے انوار سے روشنی حاصل کر کے اپنے باطن کو چمکا لیتی ہیں، پس یہ استفادہ صرف درُود پاک پڑھنے سے ہوتا ہے۔ اس لیے جو شخص اپنے باطن کو روشن کرنے کا خواہاں ہو تو اُسے چاہیے کہ اس درُود پاک کا وِرد کرے کیونکہ اس کا وِرد انسان کے باطن کو روشن کر دیتا ہے۔[۱]

---

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہ، ص ۳۶۲ بحوالہ فخر الدین رازی

صلوٰۃ برائے اہل قبور

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ مَادَامَتِ الصَّلَوَاتُ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ مَادَامَتِ الْبَرَکَاتُ
وَصَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ
وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ
وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ
وَصَلِّ عَلٰی صُوْرَۃِ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ فِی الصُّوَرِ
وَصَلِّ عَلٰی تُرْبَۃِ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ فِی التُّرَابِ
وَصَلِّ عَلٰی نُوْرِ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَنْوَارِ
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

ترجمہ: الٰہی! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) پر رحمتیں نازل فرما جب تک تیری صلوٰۃ ہے
اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) پر رحمتیں نازل فرما جب تک تیری برکات ہیں
اور رُوحِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) کی ارواح پر رحمتیں نازل فرما
اور جسدِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) کے اجساد پر رحمتیں نازل فرما
اور قبرِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) کی قبور پر رحمتیں نازل فرما
اور صورتِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) کی صورتوں پر رحمتیں نازل فرما
اور تربتِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) کی تربتوں پر رحمتیں نازل فرما
اور نورِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) کے انوار پر رحمتیں نازل فرما
اپنی رحمتوں سے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

فضائل: یہ صلوٰۃ وادی السّلام قُم کے قبرستان کے دروازے پر لکھی ہوئی ہے۔ امام رضا علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جو شخص اِس صلوٰۃ کو قبرستان میں پڑھے گا اُس کے دس سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور اہلِ قبور پر ساٹھ سال تک عذاب نہیں آئے گا۔ اگر کسی قبر پر اِس کی تلاوت کی جائے تو قیامت تک اُس قبر پر عذاب نہیں ہوگا بشرطیکہ کسی کا حق صاحبِ قبر کی گردن پر نہ ہو۔ [۱]

دُرودِ انعام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ اَنْعَامِ اللّٰہِ وَاَفْضَالِہٖ ○

ترجمہ: یا الٰہی! دُرود و سلام اور برکت بھیج ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السّلام) پر جتنا کہ تیرا انعام اور بیشمار فضل و کرم ہے۔

فضائل: دُرودِ انعام کے پڑھنے سے دِین و دُنیا کی بے شمار نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔ جو شخص چاہے کہ اُس پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمت رہے اور وہ دُنیاوی مال و دولت سے بے نیاز ہو جائے، اُسے چاہیے کہ اِس دُرود پاک کو کثرت سے پڑھے۔ بے اولاد شخص ہر جمعہ کے بعد مسجد میں بیٹھ کر ایک سو گیارہ مرتبہ یہ دُرود پاک پڑھے اور پھر سجدے میں سر رکھ کر بارگاہِ الٰہی میں دُعا کرے۔ ان شاء اللہ دُعا مستجاب ہوگی اور وہ اولاد سے نوازا جائے گا۔ مرحوم اقربا کی راحتِ قبر کے لیے اِس دُرود شریف کو چالیس یوم تک روزانہ پانچ سو بار پڑھنے سے ان شاء اللہ اُنھیں عذابِ قبر سے حفاظت ہوگی اور قبر مثلِ جنت بنا دی جائے گی۔ [۲]

---

[۱] خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود و سلام کی برکتیں، ص ۱۶۸

[۲] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہ، ص ۳۴۰

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی صلوٰۃ

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں جب تم مسجد سے گزرو تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجو۔[1] حضرت انس بن مالکؓ، جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت یہ صلوٰۃ پڑھو۔[2]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ ○

ترجمہ: یااللہ! دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) پر۔

مختصر صلوٰۃ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمْ ○

ترجمہ: دُرود ہو اللہ کے حبیب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر اور سلامتی۔

فضائل: یہ مختصر صلوٰۃ اپنی جگہ ایک مکمل صلوٰۃ ہے اور اس کے فضائل ایک جامع صلوٰۃ سے کم نہیں ہیں۔ دُرود شریف جیسا بھی ہو مقبول ہے بشرطیکہ ناقص نہ ہو اور ہماری سوچ سے بھی زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے اگرچہ یہ مختصر ہی کیوں نہ ہو۔

مختصر مگر بہترین صلوٰۃ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ○

ترجمہ: یااللہ! دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) پر۔

---

[1] ابن قیم (متوفی ۷۵۱ ق)، جلاء الافہام

[2] خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود و سلام کی برکتیں، ص ۲۰۸، الوسیلہ، ص ۹۰

فضائل: حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے کہ جو شخص یہ دُرود بھیجتا ہے تو خداوند متعال اُس کو شہداء کا اجر عطا فرماتا ہے۔ وہ شخص روزِ قیامت گناہوں سے اِس طرح پاک ہوگا جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے متولد ہُوا ہو۔[1]

مندرجہ بالا صلوٰۃ کثیر تعداد میں دُرود پڑھنے کے خواہشمند لوگوں کے لیے ایک خاص تحفہ ہے کیونکہ مختصر ترین ہونے کے باوجود مکمل اور نقص سے پاک ہے اور کم سے کم وقت میں بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں با آسانی پڑھی جاسکتی ہے۔ اِسے یاد رکھنا اور چلتے پھرتے، گاڑی چلاتے اور کام کاج کے دوران میں پڑھنا بہت آسان ہے۔ مختصر ہونے کے باوجود اِس صلوٰۃ کے فضائل کسی طرح کم نہیں ہیں۔ اِس صلوٰۃ کی ایک بڑی شان یہ بھی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ صلوٰۃ کیسے پڑھی جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ صلوٰۃ تعلیم فرمائی تھی۔

ایک خاص صلوٰۃ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک دیہاتی حاضر ہُوا اور آتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک انوکھا سلام کیا۔ اُس کا سلام سُن کر رسُول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کو اپنے پاس بٹھا لیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اِس شخص کو اپنے ساتھ لگا کر کیوں بٹھایا، اِس میں کیا راز و حکمت پنہاں ہے؟ محبوبِ خدا سرورِ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرائیل (علیہ السلام) نے خبر دی ہے کہ یہ شخص مجھ پر ایسی صلوٰۃ بھیجتا ہے جو اس سے پہلے کسی نے نہیں بھیجی۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ یہ کونسی صلوٰۃ بھیجتا ہے؟ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی صلوٰۃ یہ ہے:[2]

---

[1] خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود و سلام کی برکتیں، ص ۱۷۷۔ جامع الاخبار، ص ۷۰

[2] علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد و علی آلہ وصحبہ و بارک وسلم، بحوالہ: الحذب الاعظم علامہ یوسف بن اسمعیل، سعادۃ الدارین، ص ۴۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ○

ترجمہ: الٰہی! ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر درُود بھیج زمانہ اوّل و آخر اور عالم ملکوت میں روزِ محشر تک۔

ثوابِ عظیم کی صلوٰۃ

جَزَی اللّٰهُ عَنَّا سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا هُوَ اَهْلُهٗ○

ترجمہ: یا اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر اتنی رحمتیں نازل فرما جس کے وہ مستحق ہیں۔

فضائل: عبدالوہاب شعرانی نے ''میزان'' میں نقل کیا ہے کہ جو شخص اِس درُود شریف کو ایک بار پڑھے گا، اتنا ثواب پائے گا کہ اگر ایک ہزار فرشتے ستر دن تک یا ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس ثواب کو لکھیں تو نہ لکھ سکیں۔[۱]

شیخ ابوالفضل قرمسانی کا درُود

بروایتے، شیخ ابوالفضل قرمسانی بن زیرک کے پاس ایک شخص خراسان سے آیا اور کہا، ''مجھے خواب میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ جب ہمدان جاؤ تو ابوالفضل بن زیرک کو میرا اسلام کہو، میں نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اُس پر یہ کرم کس وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ روزانہ مجھ پر سو بار درُود پڑھتا ہے۔'' چنانچہ اُس شخص نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلامِ مبارک پہنچایا اور ابوالفضل قرمسانی سے پوچھا کہ آپ کون سا درُود پڑھتے ہیں؟ شیخ نے مندرجہ ذیل درُود شریف سُنایا۔[۲]

---

[۱] اوراد و وظائف (آزاد پبلشرز)، ص ۳۷۶ بحوالہ: عبدالوہاب شعرانی، میزان

[۲] یوسف بن اسماعیل، سعادۃ الدارین، ص ۱۲۴

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلِّمْ عَنَّا مَاھُوَ اَھْلُہٗ○

ترجمہ: الٰہی! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُمّی نبی پر درُود بھیج اور آلِ محمد (علیہم السلام) پر

یا اللہ! حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اتنی جزا دے جس کے وہ اہل ہیں۔

درُودِ ماہی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

خَیْرِ الْخَلَائِقِ وَاَفْضَلِ الْبَشَرِ وَشَفِیْعِ الْاُمَمِ یَوْمَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ

وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

وَصَلِّ عَلٰی کُلِّ الْمَلٰئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ

وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ط

بِرَحْمَتِکَ وَبِفَضْلِکَ وَبِکَرَمِکَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

یَاقَدِیْمُ یَادَآئِمُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاوِتْرُ یَا اَحَدُ یَاصَمَدُ یَامَنْ لَّمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ○

ترجمہ: یا اللہ! درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) پر

جو مخلوق میں سب سے بہتر اور افضل بشر ہیں اور یوم حشر ونشر میں اُمت کے شفیع ہیں

اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) پر معلوم اعداد کی حد تک درُود بھیج

اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) پر درُود اور برکت اور سلامتی ہو

اور تمام انبیا اور رسولوں پر دُرُود بھیج

اور تمام مقرب ملائکہ اور صالح بندوں پر زیادہ سے زیادہ دُرُود اور سلام بھیج

ساتھ اپنی رحمت اور اپنے فضل اور اپنے کرم کے، اے سب سے زیادہ کرم کرنے والے! اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! ساتھ اپنی رحمت کے، اے قدیم! اے ہمیشہ رہنے والے! اے زندہ! اے قائم! اے وتر! اے احد! اے بے نیاز! نہ جس کی کوئی اولاد نہ وہ کسی کی اولاد، نہ جس کا کوئی ہم پلہ، وہ اکیلا ہے ساتھ اپنی رحمت کے، اے رحم کرنے والے! رحم کر۔

فضائل: روایت ہے کہ دُرُودِ ماہی ہر مصیبت، پریشانی، آفت، دشمن کے حملے، حاسد کے حسد، شیاطین کے شر اور آسیب وغیرہ سے حفاظت کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ اِس دُرُود پاک کے پڑھنے والے کی حفاظت کے لیے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ غیب سے سامان پیدا فرماتا ہے۔ ہر نماز کے بعد صرف ایک مرتبہ مسلسل چار ماہ تک پڑھنے سے عزت اور بلند مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ رمضان کے پورے مہینے میں روزانہ نمازِ عشاء کے بعد اکتالیس بار پڑھنے سے رسول گرامی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ اِس دُرُودِ پاک کو قید میں پڑھنے سے رہائی عطا ہوتی ہے۔ تا حیات روزانہ پڑھنے والے پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔ یہ دُرُود پاک اُس مچھلی سے منسوب ہے جس پر چولہے کی آگ بے اثر ہو گئی تھی اور اُسے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا۔ (باب صلوٰۃ اور مچھلی، صفحہ ۱۵۸ پر اُس مچھلی کا واقعہ بیان کیا جا چکا ہے۔)

روایت ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر مچھلی نے یہ دُرُود سنایا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا کہ یا علی (عَلَیْہِ السَّلَام)! اِس دُرُود کو لکھ لیں اور لوگوں کو تعلیم کریں یہ دُرُود پڑھنے والے پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے گی۔ [۱]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ○

---

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہٖ، ص ۱۷۶

درودِ قادریہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ
وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ○

ترجمہ: یا اللہ! ہمارے سردار اور مولا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو کہ جود و کرم کا خزینہ ہیں اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر درُود و برکت اور سلام بھیج۔

فضائل: یہ درُود پاک سلسلہ قادریہ سے منسوب ہے۔ اکثر قادری بزرگ اِس درُود پاک کو پانچ سو گیارہ یا ایک سو گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔ یہ درُود رحمتِ خداوندی کا ایک خزانہ ہے۔ جو شخص اِس کو ایک سو گیارہ مرتبہ روزانہ تا حیات پڑھتا رہے گا، وہ رحمتِ خداوندی سے مالا مال ہو جائے گا۔ ایک خدا رسیدہ شخص کا کہنا ہے کہ جو اِس درُود پاک کو روزانہ کم از کم ایک بار ہی پڑھ لے تو ان شاء اللہ اُس کو مندرجہ ذیل سات نعمتیں حاصل ہوں گی۔

۱) رزق میں برکت ہوگی۔

۲) کام میں آسانی ہوگی۔

۳) کسی کی محتاجی نہ ہوگی۔

۴) مخلوقِ خدا اُس سے محبت کرے گی۔

۵) وقتِ نزع کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا۔

۶) جان کنی کی سختی سے نجات ملے گی۔

۷) قبر میں وسعت حاصل ہوگی۔

علاوہ ازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب اور زیارت کے لیے بھی یہ درُود شریف بہت موثر سمجھا جاتا ہے۔[۱]

---

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہ، ص ۱۸۱

درُودِ ہزارہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ○

ترجمہ: یااللہ! درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) پر ہر ایک ذرے کے عوض دس کروڑ بار اور برکت دے اور سلام بھیج۔

فضائل: درُود ہزارہ طالبانِ روحانیت کا محبوب درُود ہے کیونکہ بقولے، اِس درُود سے سالکین کو رُوحانی منازل طے کرنے میں بہت آسانی ہو جاتی ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خاص شفقت وعنایات اور توجہ حاصل ہوتی ہے۔ یہ درُود زیارت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے بہت موثر ہے۔ لہٰذا، جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کا خواہش مند ہو تو اُسے چاہیے کہ ماہِ رمضان میں روزانہ تہجد کے وقت ایک ہزار مرتبہ پڑھے، ان شاء اللہ بہت جلد زیارت سے سرفراز ہوگا۔ اِسے ایک بار پڑھنے سے ہزار نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور ایک سو حاجات پوری ہوتی ہیں۔ دنیاوی فیوض وبرکات حاصل کرنے کے لیے اسے ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھنا بہت بہتر ہے۔ غم وفکر اور مشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لیے نمازِ فجر کے بعد ایک سو مرتبہ پڑھنا چاہیے ان شاء اللہ دِل کو سکون حاصل ہوگا اور تمام مشکلات دُور ہو جائیں گی۔ وسعتِ رزق اور قرض کی ادائیگی کے لیے نمازِ عشاء کے بعد تین سو تیرہ مرتبہ پڑھنا مجرب ہے۔ جو شخص قرض کے بوجھ سے دبا ہُوا ہو اُس کے لیے اِس درُود پاک کا پڑھنا نہایت مفید ہے۔ بروزِ جمعہ ایک ہزار مرتبہ پڑھنے والا ان شاء اللہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ درُود پاک خاندانِ چشتیہ کے اکثر بزرگوں کے معمول کے وظائف میں سے ہے۔[۱]

---

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہٖ، ص ۱۶۴

درودِ دس ہزارہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَکَرَّ الْجَدِیْدَانِ وَاسْتَقْبَلَ الْفَرْقَدَانِ وَبَلِّغْ رُوْحَهٗ وَاَرْوَاحَ اَهْلِ بَیْتِهٖ مِنَّا التَّحِیَّةَ وَالسَّلَامَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ کَثِیْرًا ○

ترجمہ: الٰہی رحمتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جب تک رات دن آتے جاتے رہیں اور ایک کے بعد ایک دن اور رات آئیں اور جب تک ستارے آتے جاتے اور گردش کرتے رہتے ہیں اور ہماری طرف سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رُوح اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اہل بیت (علیہم السلام) کی روحوں پر تحیت اور برکت اور بہت سلام نازل فرما۔

فضائل: علما کا کہنا ہے کہ اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے دس ہزار بار پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے اسی لیے اِسے دُرودِ دس ہزارہ کہتے ہیں۔[1]

دُرودِ لکھا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَحْمَةِ اللّٰهِ ○

الٰہی! دُرود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر
اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اپنی رحمتوں کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ فَضْلِ اللّٰهِ ○

---

[1] اوراد و وظائف (آزاد پبلشرز)، ص ۳۷۴

الٰہی! درود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر
اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اپنے فضل کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ خَلْقِ اللہِ ○

الٰہی! درود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر
اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اپنی مخلوقات کی تعداد کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَآئِقِ ○

الٰہی! درود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر
اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر مخلوق کی سانسوں کی تعداد کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ عِلْمِ اللہِ ○

الٰہی! درود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر
اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اپنے علم کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کَلِمٰتِ اللہِ ○

الٰہی! درود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر
اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اپنے کلمات کی تعداد کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کَرَمِ اللہِ ○

الٰہی! درود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر

اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اپنے کرم کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حُرُوْفِ کَلَامِ اللّٰہِ ○

الٰہی! درود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر

اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اپنے حروفِ کلمات کی تعداد کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ قَطَرَاتِ الْاَمْطَارِ ○

الٰہی! درود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر

اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر بارش کے قطرات کی تعداد کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ ○

الٰہی! درود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر

اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر درختوں کے پتوں کی تعداد کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَمْلِ الْقِفَارِ ○

الٰہی! درود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر

اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر ریت کے ذروں کی تعداد کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا خُلِقَ فِی الْبِحَارِ ○

الٰہی! درود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر

اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر سمندروں کی مخلوق کی تعداد کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْحُبُوْبِ وَالثِّمَارِ ○

الٰہی! درُودوسلام بھیج ہمارے سرداراور مولامحمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر

اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر بیجوں اور پھلوں کی تعداد کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ ○

الٰہی! درُودوسلام بھیج ہمارے سرداراور مولامحمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر

اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر راتوں اور دنوں کی تعداد کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَآ اَظْلَمَ عَلَیْہِ الَّیْلُ وَاَشْرَقَ عَلَیْہِ النَّھَارِ ○

الٰہی! درُودوسلام بھیج ہمارے سرداراور مولامحمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اُن اشیا کی تعداد کے برابر جن پر رات نے تاریکی اور دن نے روشنی کی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ ○

الٰہی! درُودوسلام بھیج ہمارے سرداراور مولامحمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اُن نفوس کی تعداد کے برابر جنہوں نے اُن پر درُود بھیجا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ ○

الٰہی! درُودوسلام بھیج ہمارے سرداراور مولامحمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اُن کی تعداد کے برابر جنہوں نے درُود نہیں بھیجا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمٰوٰتِ○

الٰہی! درُود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر

اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر آسمانوں کے ستاروں کی تعداد کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ○

الٰہی! درُود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر

اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر دُنیا اور آخرت کی تمام اشیا کی تعداد کے برابر

فضائل: یہ درُود پاک حصولِ معرفت اور مغفرت کے لیے بہت اکسیر ہے۔ مرحوم آباؤاجداد کی مغفرت کے لیے روزانہ گیارہ مرتبہ مسلسل چالیس روز تک پڑھ کر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حضور اُن کی بخشش کے لیے دُعا کریں۔ بے شک وہ غفور الرَّحیم ہے۔ علاوہ ازیں یہ درُود پاک دینی و دُنیاوی حاجات کی برآوری کا موثر و مجرب ذریعہ ہے۔ صرف ایک بار روزانہ پڑھ لینے سے فلاحِ دارین نصیب ہوتی ہے۔ نمازِ تہجد کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھنے سے تنگدستی دُور ہوتی ہے اور رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ جس گھر میں یہ درُود شریف پڑھا جائے وہاں سے نفاق کا خاتمہ ہوجاتا ہے، لڑائی جھگڑا اور بدسلوکی رخصت ہوجاتی ہے اور باہمی محبت و اتفاق اور برکت پیدا ہوجاتی ہے۔[۱]

---

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہٖ، ص ۱۸۲

دُرودِ باطن

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۝

ترجمہ: الٰہی! اپنے اُمّی نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود بھیج اور ان کی آل (علیہم السلام) پر اور سلامتی اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰۃ اور سلام۔

فضائل: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمّی ہیں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی بھی شخص سے کوئی علم نہیں سیکھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود ہر علم عطا فرمایا۔ اِس لیے جو شخص اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لفظ اُمّی سے صفت بیان کرے تو اللہ تعالیٰ اِس کے بدلے میں اُس شخص کو بھی اپنے غیبی علم سے فیضیاب فرماتا ہے یعنی اُس پر اسرارِ ربی اور علمِ باطن بذریعہ کشف کھلنے لگتے ہیں اور اُس کا ظاہر و باطن پاکیزہ ہو جاتا ہے۔ اِس درُود شریف کو رات دن کثرت سے پڑھنے سے انسان سیف زبان ہو جاتا ہے اور اُس کی ہر دُعا بارگاہِ ربُ العزت میں قبول ہوتی ہے۔ نمازِ جمعہ کے بعد رُو بہ مدینہ کھڑے ہو کر اِس درُود پاک کو پڑھنے سے دِین و دُنیا میں فلاح حاصل ہوتی ہے۔[۱]

ایک اہم وضاحت: عام لغت میں لفظ ''اُمّی'' کا مطلب ہے ''اَن پڑھ۔'' بعض متعصب اور بد بخت لوگ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے لیے لفظ اُمّی انھیں معانی میں استعمال کرتے ہیں یعنی غیر تعلیم یافتہ (معاذ اللہ)۔ وہ بھول جاتے ہیں یا دانستہ بھلا دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم کا شہر ہیں اور تمام علوم کے چشمے دراصل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے ہی پھوٹتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلا شُبہ کسی دُنیاوی درس گاہ یا کسی معلّم سے تعلیم حاصل نہیں کی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود معلّمِ اعظم ہیں اور خالقِ کائنات نے بلاواسطہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کائنات کے تمام علوم سے سرفراز فرمایا ہے۔

---

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب صلوا علیہ وآلہ، ص ۳۰۶

درُودُ العابدین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مِّلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَۃِ

وَارْحَمْ مُّحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِّلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَۃِ

وَاجْزِ مُحَمَّدًا وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِّلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَۃِ

وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِّلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَۃِ ۝

ترجمہ: الٰہی! حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر اتنی رحمت نازل فرما کہ دُنیا اور آخرت بھر جائیں اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور اُن کی آل (علیہم السلام) کو اتنی جزا عطا فرما کہ اِس سے دُنیا اور آخرت بھر جائیں اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر اتنی سلامتی نازل فرما کہ دُنیا اور آخرت بھر جائیں۔

فضائل: یہ درُود شریف مشہور بزرگ حضرت معروف کرخی کا خاص وظیفہ تھا۔ آپ نے یہ درُود کثرت سے پڑھا بلکہ اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت یہی درُود آپ کا ورِدِ زبان رہا۔ آپ اپنے عقیدت مندوں کو بھی یہ درُود پاک پڑھنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ منقول ہے کہ آپ نے اس درُود پاک کے بے شمار اسرار دیکھے۔ پروردگارِ عالم اس درُود پاک کے پڑھنے والے کو اپنی خاص رحمت سے مالا مال فرماتا ہے۔ اگر کوئی شخص ذہن میں کسی حاجت کا تصور کر کے یہ درُود پاک اکتالیس روز تک روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھے تو ان شاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔ اگر کوئی صاحبِ کشف بننے کا آرزومند ہو تو اُسے چاہیے کہ نمازِ تہجد کے بعد اس درُود پاک کو کثرت سے پڑھے۔ بفضل خدا اُس پر کشف کے دروازے کھل جائیں گے اور روحانی درجات میں کمال حاصل ہوگا۔ مسجد میں بیٹھ کر اسے گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ دِل گناہوں سے پاک ہو جائے گا اور ہر مقصد اور امتحان میں کامیابی نصیب ہوگی۔ اِس درُود پاک کو نماز کے بعد اکیس مرتبہ روزانہ چالیس دن تک پڑھنے سے مقصد کیسا بھی ہو، اللہ کے فضل سے پورا ہوگا۔[۱]

---

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہٖ ص ۳۳۱

درودِ نجاتِ وبا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ کُلِّ دَآءٍ وَّدَوَآءٍ وَّبِعَدَدِ کُلِّ عِلَّۃٍ وَّشِفَآءٍ ○

ترجمہ: یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر تمام بیماریوں کی دوا کی تعداد کے مطابق اور تمام بیماریوں اور شفا کی تعداد کے برابر۔

فضائل: یہ درود شریف وباؤں سے نجات حاصل کرنے کا بہت موثر ذریعہ ہے، اگر کہیں کوئی لاعلاج وبا پھیل جائے تو یہ درود پاک سوالاکھ مرتبہ پڑھنے سے اُس وبا سے بفضل خداوند تعالیٰ نجات حاصل ہوگی۔ روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک خدا رسیدہ بندے کے علاقے میں ایسی ہی وبا پھوٹ پڑی اور بہت سی اموات واقع ہوگئیں۔ رُسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس بزرگ کے خواب میں تشریف لائے تو اُنھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں فریاد کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنھیں یہ درود پاک پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ بزرگ نے اِس درود پاک کو کثرت سے پڑھا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کرم سے وہ علاقہ وبا سے پاک ہوگیا۔ اِس لیے اس درود کو درودِ نجاتِ وبا کہا جاتا ہے۔[1]

درودِ کمالیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْکَامِلِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
کَمَا لَا نِھَایَۃَ لِکَمَالِكَ وَعَدَدَ کَمَالِہٖ ○

ترجمہ: الٰہی! ہمارے سردار حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نبی کامل پر اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر درود وسلام اور برکتیں بھیج ایسی جیسی کہ تیرے کمال کی انتہا نہیں اور اُن کے کمال کا شمار نہیں۔

---

[1] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوعلیہ وآلہ، ص ۲۳۳

فضائل: دُرودِ کمالیہ میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے محبوب ﷺ کے بے انتہا کمال کا ذِکر ہے پس اس درُود کے پڑھنے سے روحانیت میں کمال حاصل ہوتا ہے اسی لیے اسے درُود کمالیہ کہا جاتا ہے۔ بہت سے صوفیا نے اِس درُود کو بہت پسند کیا اور اسے اپنے معمول کے وظائف میں شامل کیا۔ اللہ کا محبوب بندہ بننے کے لیے اِسے دس بار ہر نماز کے بعد پڑھنا چاہیے۔ اگر اِس درُود کو روزانہ سو بار نمازِ فجر کے بعد اور سو بار نمازِ عشاء کے بعد پڑھا جائے تو ان شاء اللہ تمام روحانی اسرار کھل جائیں گے اور بہت زیادہ ثواب حاصل ہوگا۔ اِس درُود پاک کے پڑھنے سے بیماریوں سے شِفا ملتی ہے۔ خدانخواستہ کسی کو نسیان کا مرض لاحق ہو تو اس درُود پاک کی بدولت بفضلِ الٰہی بیماری ختم ہو جائے گی اور قوتِ حافظہ درست ہوگی۔[۱]

ایک اور درُودِ کمالیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ
مِثْلَ کَمَالِ اللّٰہِ وَ کَمَا یَلِیْقُ بِکَمَالِہٖ ○

ترجمہ: الٰہی! صلوٰۃ وسلام اور برکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد (ﷺ) پر اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر اس قدر کہ جس قدر تیرا کمال ہے اور جس قدر تیرے کمال کے لائق ہے۔

فضائل: اس درُود شریف کو بھی ''صلوٰۃِ کمالیہ'' کہا جاتا ہے۔ حضرت شیخ احمد الصاوی فرماتے ہیں کہ یہ صلوٰۃ طریقت والوں کی مشہور صلوٰۃ میں سے ایک ہے، اِس کو ہر نماز کے بعد دس دفعہ پڑھا جاتا ہے اور اس کا ثواب بے انتہا ہے۔ شیخ محمد ابن عابدین اپنے شیخ ابوالمواھب ابن الشیخ عبدالباقی حنبلی بن علامہ احمد المقری مالکی سے نقل کرتے ہیں کہ یہ صلوٰۃِ کمالیہ چودہ ہزار صلوٰۃ کے ثواب کے ہم وزن و ہم پلہ ہے۔[۲]

---

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہ، ص ۳۱۵

[۲] حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد و علی آلہ وصحبہ و بارک وسلم، ص ۱۵۱

درودِ حصولِ عزت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدِ الرَّفِیْعِ مَقَامُہٗ الْوَاجِبِ تَعْظِیْمُہٗ وَاِحْتِرَامُہٗ صَلٰوۃً لَّا تَنْقَطِعُ
اَبَدًا وَّلَا تَفْنٰی سَرْمَدًا وَّلَا تَنْحَصِرُ عَدَدًا ○

ترجمہ: یااللہ! درُود و سلام بھیج اور برکتیں نازل فرما ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر اور ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر جن کا مقام بہت بلند ہے، جن کی تعظیم اور احترام فرض ہے، ایسا درُود بھیج جو کبھی منقطع نہ ہو اور کبھی فنا نہ ہو اور جسے کوئی شمار نہ کر سکے۔

فضائل: یہ درُود حصولِ عزت و عظمت کے لیے بہت اکسیر ہے، جو شخص اِسے روزانہ فجر کی نماز کے بعد پڑھے، اللہ تعالیٰ اُس کی عزت میں اضافہ فرما دیتا ہے اور ہر شخص اُسے احترام کی نظر سے دیکھتا ہے۔ تلاوتِ کلام اللہ کے شروع اور آخر میں پڑھنا دِل کی پاکیزگی کا باعث بنتا ہے۔ جب کسی اجتماع میں جائیں تو اِس درُود کو وہاں پڑھتے رہیں، ان شاء اللہ بحفاظت واپس لوٹیں گے۔ اگر کسی کے خلاف کوئی مقدمہ چل رہا ہو تو عدالت جاتے ہوئے یہ درُود شریف پڑھے اور جب جج کے سامنے پیش ہو تو دِل میں اِس کا وِرد کرے، ان شاء اللہ مقدمے میں کامیابی ہوگی۔ دورانِ ملازمت میں اگر کوئی شخص تنگ کرتا ہو تو دفتر میں اپنی جگہ پر بیٹھ کر کام شروع کرنے سے پہلے اکیس بار پڑھیں اور یہ عمل اکتالیس دن تک جاری رکھیں، ان شاء اللہ تنگ کرنے والا شخص مہربان ہو جائے گا۔[۱]

---

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہٖ، ص ۳۵۲

دُرُودِ زاہدین

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
اَكْرَمِ الْكُرَمَاءِ مِنْ عِبَادِكَ وَاَشْرَفِ الْمُنَادِيْنَ لِطُرُقِ رَشَادِكَ
وَسِرَاجِ اَقْطَارِكَ وَبِلَادِكَ صَلٰوةً لَّا تَفْنٰى وَلَا تَبِيْدُ
تُبَلِّغُنَا بِهَا كَرَامَةَ الْمَزِيْدِ ○

ترجمہ: الٰہی! دُرود اور سلام بھیج اور برکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) اور ہمارے آقا محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی آل (علیہم السلام) پر جو تیرے بندوں میں بزرگ تر لوگوں سے بھی بزرگ ترین ہیں اور پکارنے والوں میں سب سے اشرف ہیں، جو تیری ہدایت کے راستوں کی طرف بلاتے ہیں اور تیرے ملکوں اور شہروں کا آفتاب ہیں، ایسا دُرود بھیج جو نہ فنا ہو اور نہ ہی ختم ہو، پہنچا (اُنھیں) برکتوں سے مزید عزتوں تک۔

فضائل: یہ دُرودِ زاہد اور متقی لوگوں کا پسندیدہ دُرود شریف ہے۔ اِسے پڑھنے والا زہد و تقویٰ کی راہ پر گامزن ہو جاتا ہے اور جوں جوں اِس کی کثرت کرتا ہے سیّدِ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا خادم بن جاتا ہے، اُس پر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خاص توجہ ہو جاتی ہے اور جس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی توجہ ہو جائے اُس کی دُنیا بھی سنور جاتی ہے اور آخرت بھی۔ لہٰذا جو شخص اِس دُرود کو کثرت سے پڑھے گا ان شاء اللہ تعالیٰ اُسے بے انتہا عزت اور برکت حاصل ہو گی اور زُہد و تقویٰ میں بے مثل ہو جائے گا۔[۱]

۞

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہٖ ص ۳۵۳

درودِ طالبین

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَاءَ نَفْسِہٖ وَ
زِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ وَ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَکُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہٖ
الْغَافِلُوْنَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَعِتْرَتِہٖ الطَّاھِرِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا○

ترجمہ: یا الٰہی! درُود بھیج ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر بعد اپنی مخلوق کے اور بمقدار اپنی رضا کے اور بوزن اپنے عرش کے اور برابر اپنے کلمات کی روشنائی کے اور جس طرح وہ ان کے شایان شایان ہیں اور جب کہ یاد کریں آپ کو یاد کرنے والے اور غافل رہیں آپ کے ذِکر سے غفلت برتنے والے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی اہل بیت (علیہم السلام) پر اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی پاک اولاد (علیہم السلام) پر اور سلام۔

فضائل: یہ درُود طالبانِ حق کا توشہ ہے لہٰذا جو شخص یہ چاہے کہ وہ رضائے الٰہی کا سچا طالب بنے اور اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہو تو اُسے چاہیے کہ یہ درُود اپنے معمولات میں شامل کرے اور اِسے کثرت سے پڑھے۔ اِس درُود پاک کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ تین انمول تحفوں سے نوازتا ہے۔

پہلا تحفہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے اپنی خصوصی رحمت سے مالا مال کر دیتا ہے۔

دُوسرا تحفہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس پر اپنا روحانی فضل و کرم کرتا ہے اور وہ حصولِ روحانیت کی راہ پر گامزن ہو جاتا ہے۔

تیسرا تحفہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے اپنی شفقت سے نوازتا ہے اور وہ عالمِ روحانیت میں ترقی پاتا ہے۔ اِس کے علاوہ اِس درُود پاک کو ستر مرتبہ روزانہ اکتالیس دن تک پڑھنا، بفضلِ الٰہی حاجات پوری ہونے کے لیے بہت مجرب ہے۔[۱]

---

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہٖ، ص ۳۵۴

درُودِ مسکرم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَ عَرُوْسِ مَمْلُکَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَخَاتِمِ اَنْبِیَآئِكَ صَلٰوۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰی بِبَقَآئِكَ صَلٰوۃً تُرْضِیْكَ وَ تُرْضِیْہِ وَ تَرْضٰی بِھَا عَنَّا یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ○ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِسَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامُ○

ترجمہ: الٰہی! درُود بھیج حضرت محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) پر اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی آل (علیہم السلام) پر جو تیرے انوار کا سمندر ہیں اور تیرے اسرار کی کان ہیں، جو تیری توحید کی دلیل کی زبان ہیں اور تیری مملکت کے دُولہا ہیں اور تیری بارگاہِ عزت کے امام ہیں اور تیرے انبیا کے خاتم ہیں، ایسا درُود بھیج جو ہمیشہ رہے تیرے دوام تک اور باقی رہے تیری بقا تک، جو راضی کردے تجھ کو اور راضی کردے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کو اور راضی ہو جائے تُو اس کی برکت سے ہم سے یا ارحم الرَّاحمین۔ اے میرے اللہ! اے مالک حِل وحرام کے اور مالک مشعرحرام کے اور مالک بیت الحرام کے اور مالک رُکن اور مقام کے، پہنچا ہمارے آقا اور مولا محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کو ہماری طرف سے سلام۔

فضائل: یہ درُود بہترین فوائد کا حامل ہے۔ جو شخص اِسے کثرت سے پڑھے اُسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص انعام ملتے ہیں یعنی اس درُود پاک کو پڑھنے والے پر اسرار و رموز ظاہر ہوں گے اور اُسے سچے خواب نظر آئیں گے، اُسے گھر بار میں عزت حاصل ہوگی، اُس سے اللہ راضی ہو جائے گا، اُسے حج بیتُ اللہ کی سعادت حاصل ہوگی اور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت سے مشرف ہوگا اور اُس کے گھر، کاروبار اور دیگر کاموں میں برکت پیدا ہو جائے گی۔ جو شخص حصولِ روحانیت کی غرض سے اِسے نمازِ عشاء کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھے اُسے رہبرِ کامل مل جائے گا جو اُسے روحانیت کی منازل پر گامزن کردے گا۔[۱]

---

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہ، ص ۳۵۶

درُودِ حفاظت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
عَدَدَ مَآ اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُكَ وَ جَرٰی بِہٖ قَلَمُكَ وَسَبَقَتْ بِہٖ مَشِیْئَتُكَ
وَصَلَّتْ عَلَیْہِ مَلٰٓئِكَتُكَ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِكَ بَاقِیَۃً بِفَضْلِكَ وَاِحْسَانِكَ اِلٰی
اَبَدِ الْاَبَدِ اَبَدًا اَلَّا نِهَایَۃَ لِاَبَدِیَّتِہٖ وَلَا فَنَآءَ لِدَیْمُوْمِیَّتِہٖ ○

ترجمہ: اے میرے اللہ! درُود بھیج ہمارے آقا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور ہمارے آقا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر بعد داُس کے جسے تیرے علم نے احاطہ کیا ہے اور بعد داُس کے جسے تیرے قلم نے لکھا ہے اور بعد داُس کے جو پہلے ہو چکا ہے ساتھ اُس کے ارادہ تیرا، اور بعدد اُس کے جتنا درُود بھیجا ہے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر تیرے فرشتوں نے، ایسا درُود جو ہمیشہ رہنے والا ہے تیرے دوام کے ساتھ، باقی رہنے والا ہے تیرے فضل واحسان سے ابد تک کہ جس کی ابدیت کی کوئی حد نہیں اور جس کے دوام کو فنا نہیں۔

فضائل: عبادات اور یادِ الٰہی سے غافل کرنے کے لیے اکثر فتنے اور آزمائشیں وارد ہُوا کرتی ہیں۔ اس درُود کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ اس کے وِرد کرنے والے پر کوئی ابتلا اور فتنہ نہیں آتا اور حفاظتِ الٰہی اُس کے شاملِ حال ہو جاتی ہے۔ اس لیے جب بھی ذِکر کرنے بیٹھیں تو پہلے ایک مرتبہ یہ درُود پڑھ لیں تو ان شاء اللہ امانِ الٰہی حاصل رہے گی۔ [۱]

درُودِ بلندیٔ درجات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
اَكْرَمِ خَلْقِكَ وَسِرَاجِ اُفُقِكَ وَاَفْضَلِ قَآئِمٍ بِحَقِّكَ الْمَبْعُوْثِ بِتَیْسِیْرِكَ وَرِفْقِكَ
صَلٰوۃً یَّتَوَالٰی تَكْرَارُھَا وَتَلُوْحُ عَلَی الْاَكْوَانِ اَنْوَارُھَا ○

---

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہ، ص ۳۶۰

ترجمہ: یا اللہ! درُود وسلام بھیج اور برکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر جو تیری سب مخلوق سے معزز ہیں اور تیرے اُفق کے آفتاب ہیں اور تیرے حق کے قائم کرنے والوں میں سے افضل ہیں اور بھیجے گئے ہیں آسانی اور نرمی کے ساتھ، ایسا درُود بھیج جو مسلسل دہرایا جاتا رہے اور چمکیں سب مخلوق پر اُس کے انوار۔

فضائل: یہ درُود درجات کی بلندی کا بہترین ذریعہ ہے۔ جو شخص یہ درُود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر اپنی خاص رحمت نازل فرماتا ہے، اُس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اُس کے درجات بلند کر دیتا ہے۔ جو شخص گیارہ مرتبہ روزانہ اِس درُود پاک کو پڑھنے کا معمول بنا لے اللہ تعالیٰ اُس کے ہر کام میں آسانی پیدا کر دیتا ہے اور اُسے لوگوں میں عزت سے نوازتا ہے۔ [۱]

درُودِ چشتیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ
اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ ○

ترجمہ: الٰہی! صلوٰۃ وسلام بھیج ہمارے سردار اور مولیٰ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور ہمارے سردار اور مولا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر جیسے تُو نے اُنھیں محبوب کیا اور راضی ہُوا، جیسا کہ اُن پر درُود بھیجنے کا حکم ہے۔

فضائل: یہ درُود حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے بہت اکسیر ہے۔ جسے حبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاصل ہو جائے سمجھ لیجئے کہ دُنیا اور آخرت میں اُس کا بیڑا پار ہے۔ بقولے، یہ درُود چشتیہ نظامیہ سلسلہ کے معروف بزرگوں کے معمول کے وظائف میں سے ہے۔ وہ یہ درُود پاک خود بھی کثرت سے پڑھا کرتے تھے اور اپنے عقیدت مندوں کو بھی اِس کے پڑھنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ [۲]

---

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہ، ص ۳۶۱

[۲] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہ، ص ۳۶۵

دُرودِ اعتصام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ مَمْدُوْحٍ بِقَوْلِكَ
وَاَشْرَفِ دَاعٍ لِّلْاِعْتِصَامِ بِحَبْلِكَ وَخَاتِمِ اَنْبِیَآئِكَ
وَرُسُلِكَ صَلٰوۃً تُبَلِّغُنَا فِی الدَّارَیْنِ عَمِیْمَ فَضْلِكَ
وَكَرَامَةَ رِضْوَانِكَ وَوَصْلِكَ○

ترجمہ: یا الٰہی! درُود و سلام اور برکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر جو اُن سب سے افضل ہیں جن کی تعریف تُو نے اپنے کلام سے کی ہے اور اُن سب سے افضل ہیں جنہوں نے تیری رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کی دعوت دی ہے اور تیرے انبیا اور رسولوں کے خاتم ہیں، ایسا درُود کہ پہنچا دے ہمیں دونوں جہانوں میں تیرے علم وفضل تک اور تیری خوشنودی کی عزت تک اور تیرے وصال تک۔

فضائل: یہ درُود شریف مدینہ طیبہ کے زائرین کے لیے ایک انمول تحفہ ہے۔ زائرین مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت یہ درُود شریف پڑھیں، پھر مسجدِ نبوی میں داخل ہوتے ہوئے پڑھیں اور پھر روضۂ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری کے وقت پڑھیں اور ریاض الجنتہ میں بیٹھ کر روزانہ گیارہ مرتبہ اِس کا وِرد کریں ان شاء اللہ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ اِس کے علاوہ رات کو سوتے وقت یہ درُود شریف ایک بار پڑھنا بہت خیر و برکت کا باعث ہے۔ اگر کسی شخص پر ناحق کوئی الزام لگ جائے تو ایک سو گیارہ مرتبہ روزانہ گیارہ دن تک پڑھے، ان شاء اللہ الزام سے بری ہوگا۔ ہر نماز کے بعد باقاعدگی سے ایک بار پڑھنے سے ایمان میں حد درجہ استقامت حاصل ہوتی ہے۔[۱]

---

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہ، ص ۳۴۷

درودِ تُنَجِّیۡنَا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

صَلٰوۃً تُنَجِّیۡنَا بِھَا مِنۡ جَمِیۡعِ الۡاَھۡوَالِ وَالۡاٰفَاتِ وَتَقۡضِیۡ لَنَا بِھَا جَمِیۡعَ الۡحَاجَاتِ

وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنۡ جَمِیۡعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرۡفَعُنَا بِھَا عِنۡدَكَ اَعۡلَی الدَّرَجَاتِ

وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقۡصَی الۡغَایَاتِ مِنۡ جَمِیۡعِ الۡخَیۡرٰتِ فِی الۡحَیَاتِ وَبَعۡدَ الۡمَمَاتِ

اِنَّكَ مُجِیۡبُ الدَّعۡوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَیَا قَاضِیَ الۡحَاجَاتِ وَیَا کَافِیَ الۡمُھِمَّاتِ

وَیَا دَافِعَ الۡبَلِیَّاتِ وَیَا حَلَّ الۡمُشۡکِلَاتِ

اَغِثۡنِیۡ اَغِثۡنِیۡ اَغِثۡنِیۡ یَا اِلٰھِیۡ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ○

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ہے۔

الٰہی! ہمارے سردار حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر ایسی رحمت و برکت نازل فرما جس سے ہمیں تمام ڈر، خوف اور آفتوں سے نجات حاصل ہو جائے اور جس کی برکت سے ہماری تمام حاجتیں پوری ہو جائیں اور جس کی بدولت ہم تمام گناہوں سے پاک وصاف ہو جائیں اور جس کے وسیلہ سے ہم تیری بارگاہ میں اعلیٰ درجوں پر فائز ہو جائیں اور جس کے ذریعے ہم زندگی کی تمام نیکیوں اور مرنے کے بعد کی تمام اچھائیوں سے بخوبی فائدہ حاصل کریں، بے شک اے اللہ پاک! آپ ہماری دُعاؤں کے قبول فرمانے والے ہیں اور ہمارے درجات بلند کرنے والے اور ہماری حاجات کو بر لانے والے اور ہماری بلاؤں کو دُور کرنے والے اور ہماری سخت مشکلات کو حل کرنے والے ہیں۔ میری فریاد کو پہنچیں اور اِسے اپنے حضور تک رسائی عطا فرمائیں، میری عرض کو قبول فرمائیں یقیناً آپ ہی ہر چیز پر قادر ہیں۔

فضائل: صَلٰوۃً تُنَجِّیۡنَا یا درُودِ نجات وہ درُود شریف ہے جسے پڑھنے سے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے اور ہر مہم میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اِس درُود پاک کے بے شمار فضائل

ہیں، بزرگانِ دین نے اسے بارہا پڑھا اور نہایت فائدہ مند پایا۔ جو شخص اِس دُرود پاک کو ادب واحترام سے قبلہ رُو ہو کر ہر روز تین سو بار پڑھے اللہ کے فضل سے اُس کی سخت سے سخت مشکل آسان ہو جائے گی۔ ''دلائل الخیرات'' میں ہے کہ جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کا شوق ہو وہ خالص نیت سے، نمازِ عشاء کے بعد ایک ہزار بار یہ دُرود پڑھے اور بستر کو معطر کر کے باوضو سو جائے، ان شاء اللہ چالیس روز کے اندر زیارت نصیب ہو گی۔ اگر اللہ کرم کرے تو ہو سکتا ہے ایک ہفتہ میں ہی مُراد بر آئے۔ ایک خدا رسیدہ بزرگ کا کہنا ہے کہ جو شخص یہ دُرود پاک صبح و شام دس دس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہو گا، اُس کے قہر سے نجات ملے گی، برائیوں سے بچے گا اور غم دُور ہوں گے۔ اِس دُرود پاک کی ایک خاص فضیلت یہ ہے کہ جو شخص بیماری سے تنگ آ چکا ہو اور معالجوں سے مایوس ہو گیا ہو، وہ اِسے کثرت سے پڑھے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے شِفایاب ہو گا۔ مولانا فاکہانی نے کتاب'' قمرمنیر'' میں ایک بزرگ شیخ موسیٰ کا واقعہ بیان کیا ہے۔ شیخ موسیٰ کہتے ہیں کہ ہم ایک قافلے کے ساتھ بحری جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ جہاز طوفان کی زد میں آ گیا۔ یہ طوفان قہرِ خداوندی بن کر جہاز کو ہلانے لگا۔ ہم لوگ یقین کر بیٹھے کہ چند لمحوں کے بعد جہاز ڈوب جائے گا اور ہم لقمہء اجل بن جائیں گے کیونکہ ملاحوں نے بھی یہ سمجھ لیا تھا کہ ایسے تند و تیز طوفان سے کوئی قسمت والا جہاز ہی بچتا ہے۔ شیخ فرماتے ہیں کہ افراتفری کے اس عالم میں مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا۔ چند لمحے غنودگی طاری ہوئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ماہِ بطحا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے اور مجھے حکم دیا کہ تم اور تمھارے ساتھی یہ دُرود ہزار بار پڑھو۔ میں بیدار ہُوا، اپنے دوستوں کو جمع کیا، وضو کیا اور دُرود پڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی ہم نے تین سو بار دُرود پاک پڑھا تھا کہ طوفان کا زور کم ہونے لگا۔ آہستہ آہستہ طوفان رُک گیا، آسمان صاف ہو گیا اور سمندر کی سطح پُر امن ہو گئی۔ [۱]

---

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہ، ص ۱۷۴ بحوالہ: دلائل الخیرات و قمر منیر نزہۃ الناظرین، ص ۱۳۱۔ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۲۱۹

درودِ عاشقین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَحْبُوْبِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْھَاشِمِیِّ الْقُرَشِیِّ الذَّکِیِّ الْمَدَنِیِّ الْعَرَبِیِّ

وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحِجَازِیِّ الْحَرَمِیِّ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ ○

ترجمہ: اے میرے اللہ! درُود اور سلام بھیج ہمارے سردار اور ہمارے محبوب اور ہمارے والی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہاشمی قریشی پاک مدنی عربی پر اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اور ہمارے حبیب حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) بن عبداللہ بن عبدالمطلب اُمّی نبی حجازی حرم والے پر، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حسن و جمال کے مطابق۔ [۱]

فضائل: رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل علیہم السلام کی محبت ہی دُنیا اور آخرت کا خزینہ ہے۔ اِس درُود پاک کو پڑھنے سے اِن ارفع و اعلیٰ اور پاک ہستیوں سے محبت پیدا ہوتی ہے اور اِس کی کثرت اس محبت کو مودّت کے درجے تک لے جاتی ہے جس کی وجہ سے دُنیا بھی سنور جاتی ہے اور آخرت بھی۔ اس درُود شریف کو زیادہ سے زیادہ مرتبہ پڑھنا چاہیے تاکہ دِل میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و آلِ محمد علیہم السلام کی محبت، عشق کی منازل طے کرتی ہوئی مودّت کے عظیم وارفع درجے تک پہنچ جائے۔ یاد رکھیں کہ کبھی کبھار بہت زیادہ مقدار میں کوئی صالح عمل کرنے سے بہتر ہے کہ نسبتاً کم مقدار میں وہ عمل کرلیا جائے لیکن مسلسل کیا جائے۔ اس لیے درُود شریف کو کبھی کبھار بہت زیادہ مقدار میں پڑھ لینے سے بہتر ہے کہ اسے روزانہ، بلاناغہ پڑھا جائے اور اتنی تعداد میں پڑھا جائے جس کو معمول بنایا جاسکے۔ اس درُود شریف کا عمل مخصوص تعداد میں، مخصوص وقت اور مخصوص مقام پر کیا جائے تو بے شمار اضافی فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں۔

---

[۱] ڈاکٹر منصور اسلم ڈار، کتاب: صلوا علیہ وآلہٖ، ص ۳۷۹

درُودِ مقبول الرَّسُول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ
صَلَاۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَّ ھُوَ لَھَا اَھْلٌ ○

ترجمہ: الٰہی! ہمارے آقا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر صلوٰۃ بھیج، ایسی بے نظیر صلوٰۃ جو اُن کے شایانِ شان ہو اور بے نظیر درُود کے لائق اُنہی کی ذات ہے۔

فضائل: حضرت حافظ سخاوی نے اپنی کتاب ''القول البدیع'' میں لکھا ہے کہ مجھے اِس درُود کی کثرت نے وہ عظیم فائدہ بخشا ہے جس کے بیان سے میری زبان گُنگ ہے اور وہ دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کو یہ درُود شریف کثرت سے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔[۱]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ○

---

[۱] علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد و علی آلہ وصحبہ و بارک وسلم، (ناشر: سیرت فاؤنڈیشن، لاہور)، ص ۱۵۴ بحوالہ: القول البدیع

دعائے سلامتی و تعجیل امامِ زمان علیہ السلام

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ الْحَسَنِ
صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَآئِهٖ
فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ كُلِّ سَاعَةٍ
وَلِيًّا وَّحَافِظًا وَّقَآئِدًا وَّنَاصِرًا وَّدَلِيْلًا وَّعَيْنًا
حَتّٰى تُسْكِنَهٗ اَرْضَكَ طَوْعًا وَّتُمَتِّعَهٗ فِيْهَا طَوِيْلًا ○
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ ○

دُعا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ○

اللہ رحمن الرحیم سے دُعا ہے کہ وہ صدقہ اپنے حبیب جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمد علیہم السلام، کتاب ''صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ'' کی صورت میں پیش کردہ یہ نذرانۂ صلوٰۃ وسلام قبول فرمائے۔ ہماری، ہمارے والدین، بہن بھائی، ازواج واولاد، اقربا، دوست احباب اور تمام اہلِ ایمان کی خطائیں معاف فرمائے، ہمیں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک آل علیہم السلام کی مودّت اور شفاعت نصیب فرمائے، ہر قسم کے رنج وغم، مصائب وآلام، عذابِ قبر، عذابِ برزخ، عذابِ جہنم اور شیطان مردود کے شر سے پناہ عطا فرمائے، دین و دُنیا کی تمام نعمتوں سے سرفراز فرمائے، کثرتِ صلوٰۃ وسلام اور اعمالِ صالح کی توفیق عطا فرمائے۔ بے شک وہ ایسا خدا ہے جیسا ہمیں پسند ہے، وہ ہمیں ایسا انسان بنائے جیسا اُسے پسند ہے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ○

تمت

سیّد حماد رضا بخاری کی اسلامی کتب

بلغ العلیٰ بکمالہ

(حیات طیبہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

صلوا علیہ وآلہ

(فضائل دُرود، دُعا و مناجات)

رَبَّنَا

(قرآنی دُعائیں اور منتخب مناجات)

ناخدا

(حیاتِ سیّد الشہدا امام حسین علیہ السلام)

(جلد آرہی ہے، ان شاءاللہ)

مؤلف: سیّد حمّاد رضا بخاری